سونا چاندی

حضرت متی کی معرفت

سیدنا یسوع المسیح کی انجیل

جملہ حقوق محفوظ ہیں۔

مفت کاپی حاصل کریں

یہ کتاب برائے فروخت نہیں ہے

اور اسکا بیچنا و خرید نا ممنوع ہے

مطالعے سے پہلے ہدایات

متی کی معرفت انجیل کو مزید جاننے کے لئے ، ہم نے اس میں منفرد فیچر متعارف کروائے ہیں۔ یہ فیچر کلام مقدس کو سمجھنے میں آپ کی مدد کریں گے اور آپ کے روحانی سفر میں آپ کے رہنما ہوں گے۔

آپ کے سفر کے لیے

آپ حاشیے میں حوصلہ افزا عقیدتی نوٹ دیکھیں گے۔ ان میں سے ہر ایک صورتحال، مشاہدہ، فیضیابی، اور اطلاق کا سیکشن ہے۔

صورتِ حال

باب کے سیاق و سباق پر ایک سرسری نظر ڈالتی ہے۔ یہ اس سوال کا جواب دیتا ہے اور کہ ان حوالہ جات میں کیا واقعات رونما ہو رہے ہیں اور کہ در حقیقت کیا ہو رہا ہے۔

مشاہدہ

عمل اور عملی نقطہ نظر کی وضاحت کے لیے ہے: ان لوگوں کے عمل میں کون سی سچائی یا سبق نمایاں ہے؟

فیضیابی

باب میں پائے جانے والے ایک نقطہ یا سبق کو لیتا ہے اور اس کی تشریح یا وضاحت کرتا ہے۔ یہ تحریریں اور فیض مرکزی نکتہ کو واضح کرتے ہیں اور ایک عصری پیغام دیتے ہیں جو آپ کی نجی زندگی اور عقیدت میں یا کسی گروپ کے ساتھ اشتراک کے لیے کارآمد ہو گا۔

اطلاق

کلام کے اس پیغام کو گھر تک پہنچاتا ہے اور صحیح سوالات پوچھنے میں آپ کی مدد کرتا ہے: کہ میں نے جو اس باب میں سے سیکھا ہے اسے میں کیسے استعمال کر سکتا ہوں؟ کیا میری زندگی میں کوئی ایسی چیز ہے جس سے میں نے جو کچھ سیکھا ہے اس کی بنیاد پر تبدیل کرنا چاہیے؟

تعارف

سیدنا یسوع المسیح نے جناب متی میں کیا دیکھا
آپ جان کر حیران رہ جائیں گے۔

وہ ٹیکس وصول کرنے والا تھا۔ کسی بھی دور میں یہ شعبہ پسندیدہ نہیں رہا ہے، اور خاص طور پر جناب یسوع المسیح کے دور میں تو ہرگز بھی نہیں۔ ٹیکس وصولی والے فلسطین کے غدار تھے۔ اور جب تک ان کا مطلوبہ ہدف پورا نہ ہوتا وہ اپنے ہی لوگوں سے ٹیکس وصولی کرتے اور روم کو دے دیتے۔ تو وہ جیسے بھی اور جتنا بھی چاہتے روم کو خوش کرنے کی خاطر ٹیکس لگا کر اپنا کوٹہ پورا کرتے تھے۔

لوگ ٹیکس والوں کو آتا دیکھ کر منہ پھیر لیتے تھے اور ان سے نفرت کرتے تھے

جناب متی صرف ٹیکس والوں میں سے ہی نہیں تھے بلکہ وہ لوگوں سے براہِ راست ٹیکس وصول کرنے والے تھے۔ کچھ ٹیکس والے چھپ چھپا کے اپنا کام کرتے تھے۔ وہ براہ راست وصول کرنے والوں کو اجرت پر رکھ لیتے تھے۔ جناب متی نے اپنا کام خود ہی کیا۔ وہ تو پھر فلسطینیوں کا خون چوسنے والوں میں سے تھے۔ اس نے اپنی شاندار لینڈ کروزر گاڑی شہر کے اشرافیہ کے علاقوں میں کھڑی کی اور ان کے درمیان اپنا کرسی میز رکھ کر ٹیکس کی وصولی کی۔

وہ اسی جگہ پر تھا جب سیدنا یسوع نے اسے بلایا

کتاب کے بارے میں

مصنف:

حضرت متی رسول، ٹیکس جمع کرنے والے، جو بعد میں سیدنا مسیح کے شاگرد بنے

تاریخ تصنیف:

۶۰ عیسوی

کلیدی موضوع

- خدا تعالیٰ نے اپنے لوگوں کے لیے نجات دہندہ کے وعدے کو پورا کیا۔
- اپنی بادشاہی کے بارے میں خُدا تعالیٰ کے خیالات لوگوں کے تصورات سے مختلف ہوتے ہیں۔
- سیدنا یسوع المسیح مکمل طور پر کامل انسان اور خدا تھے۔
- سیدنا یسوع المسیح کی خدمت اور قربانی نے دنیا کو ہمیشہ کے لیے بدل دیا۔

کلیدی کردار

سیدنا یسوع المسیح، حضرت یوسف، مقدسہ مریم، شاگرد اور حضرت یوحنا بپتسمہ دینے والے۔

کلیدی آیت:

”اس لیے جاؤ اور تمام قوموں کو شاگرد بناؤ، انہیں باپ اور بیٹے اور روح القدس کے نام سے بپتسمہ دو“ (متی ۱۹:۲۸)

مشمولات:

I. سیدنا مسیح کی پیدائش اور تیاری
۱:۱۔۱۱:۴

II. گلیل میں سیدنا یسوع المسیح کی خدمت
۱۲:۴۔۳۴:۲۰

III. سیدنا یسوع المسیح کے زمین پر آخری ایام ۱:۲۱۔۲۰:۲۸

آپ متعجب ہوں گے کہ سیدنا یسوع نے متی میں کیا دیکھا۔ اور اس لمحے ہی آپ اور حیران ہوں گے کہ جناب متی نے سیدنا یسوع میں کیا دیکھا۔ میرا مطلب، خداوند یسوع المسیح کو دیکھیں، اُن کے ناخنوں میں مٹی جمی ہوئی، سخت چنڈیوں والے ہاتھ، اُن کے جوتوں میں سوراخ، اُن کا کوئی ہیڈ کوارٹر نہیں، کوئی دفتر نہیں، کوئی کمیٹی نہیں، نہ کسی مقامی چرچ سے جان پہچان اور نہ ہی کوئی عہدہ تھا۔

کاہن یا مذہبی رہنما انہیں بات کرنے کا کوئی موقع بھی نہ دیتے۔ اُن کے پیروکار تو گودیوں پر مزدوری کرنے والے تھے اور مذہبی تعلیم حاصل کرنے والوں کے مقابلے بالکل ہی اناڑی اور جاہل لگتے تھے۔

اب یہ شخص مسیح ہونے کا دعویٰ کرتا ہے؟

یہ دونوں عجیب جوڑا ہیں۔ آپ حیران ہی ہوں گے کہ ان دونوں نے ایک دوسرے میں کیا دیکھا۔ جو بھی تھا، کچھ نہ کچھ تو تھا۔ جناب متی نے بلاہٹ سنی اور پھر کبھی واپس نہیں گیا۔ اس نے اپنی بقیہ زندگی لوگوں کو قائل کرنے میں صرف کر دی کہ یہ بڑھئی ہی بادشاہ ہے۔ سیدنا یسوع نے بھی بلاہٹ دی اور اس سے کبھی نہیں پھرے اور انہوں نے اپنی جان بھی حضرت متی جیسے لوگوں کے لئے قربان کر دی۔ اور سیدنا یسوع المسیح ہمیں بھی قائل کرتے ہیں کہ جیسے حضرت متی کے لئے جگہ ہے ویسے ہی ہمارے لئے بھی ہے۔

باب 1

یِسُوع مسیح کا نسب نامہ

(1) یِسُوع مسیح اِبنِ داوُد اِبنِ ابرہام کا نسب نامہ۔

(2) ابرہام سے اِضحاق پَیدا ہُوَا اور اِضحاق سے یعقُوب پَیدا ہُوَا
اور یعقُوب سے یہُوداہ اور اُس کے بھائی پَیدا ہُوئے۔ (3) اور یہُوداہ
سے فارص اور زارح تمر سے پَیدا ہُوئے۔ اور فارص سے حصرون
پَیدا ہُوَا اور حصرون سے رام پَیدا ہُوَا۔ (4) اور رام سے عمّی نداب
پَیدا ہُوَا اور عمّی نداب سے نحسون پَیدا ہُوَا اور نحسون سے سلمون
پَیدا ہُوَا۔ (5) اور سلمون سے بوعز راحب سے پَیدا ہُوَا اور بوعز سے
عوبید رُوت سے پَیدا ہُوَا اور عوبید سے یسّی پَیدا ہُوَا۔ (6) اور یسّی سے
داوُد بادشاہ پَیدا ہُوَا۔ اور داوُد سے سُلیمان اُس عَورت سے پَیدا ہُوَا
جو پہلے اُورِیّاہ کی بیوی تھی۔

(7) اور سُلیمان سے رحُبعام پَیدا ہُوَا اور رحُبعام سے اَبِیّاہ پَیدا
ہُوَا اور اَبِیّاہ سے آسا پَیدا ہُوَا۔ (8) اور آسا سے یہوسفط پَیدا ہُوَا اور
یہوسفط سے یُورام پَیدا ہُوَا اور یُورام سے عُزِیّاہ پَیدا ہُوَا۔ (9) اور عُزِیّاہ
سے یُوتام پَیدا ہُوَا اور یُوتام سے آخز پَیدا ہُوَا اور آخز سے حِزقِیاہ
پَیدا ہُوَا۔ (10) اور حِزقِیاہ سے مُنسّی پَیدا ہُوَا اور مُنسّی سے امُون پَیدا
ہُوَا اور امُون سے یُوسیاہ پَیدا ہُوَا۔ (11) اور گرِفتار ہو کر بابل جانے
کے زمانہ میں یُوسیاہ سے یکُونیاہ اور اُس کے بھائی پَیدا ہُوئے۔

(12) اور گرِفتار ہو کر بابل جانے کے بعد یکُونیاہ سے سیالتی
ایل پَیدا ہُوَا اور سیالتی ایل سے زرُبّابُل پَیدا ہُوَا۔ (13) اور زرُبّابُل

آپ کے سفر کے لیے

۱:۱-۲۵

صورتِ حال

چونکہ جناب متی نے یہ انجیل خاص طور پر یہودیوں کے لئے تحریر کی ہے، تو پھر وہ اس انجیل کو سیدنا مسیح کے شجرہ نسب سے شروع کرتے ہیں کہ وہ حضرت داؤد بادشاہ اور حضرت ابراہیم (ابرہام) کی نسل سے ہیں۔

مشاہدہ

جناب یوسف سیدنا مسیح کے مافوق الفطرت حمل میں ٹھہرنے اور پیدائش کو سمجھنے سے قاصر ہیں اور نہایت مشکل اور تذبذب میں ہیں۔

فیضیابی

جناب متی ہمیں سیدنا مسیح کے زمینی باپ یوسف کو بڑھئی کے طور متعارف کرواتے ہیں۔ دیکھیں متی ۱۳: ۵۵۔ وہ ناصرت میں ایک چھوٹے سے گھر میں نہایت ہی خوش و خرم زندگی بسر کرتے تھے۔ کیا وہ درست انتخاب تھے؟ کیا خدا تعالیٰ کے لئے اس سے بہتر انتخابات نہیں تھے؟ یروشلیم سے ایک پڑھا لکھا کاہن یا پھر فریسوں میں سے کوئی سکالر؟ جناب یوسف ہی کیوں؟ جواب کا اہم حصہ تو ان کی ساکھ اور وقار میں ہی پنہاں ہے وہ سیدنا یسوع کے لئے ہر چیز سے دستبردار ہو جاتے ہیں، "پس اُس کے شَوہر یُوسف نے جو راستباز تھا اور اُسے بدنام کرنا نہیں چاہتا تھا اُسے چُپکے سے چھوڑ دینے کا اِرادہ کیا۔" ۱۹ آیت۔

سے اَبی ہُود پَیدا ہُوا اور اَبی ہُود سے اِلیاقیم پَیدا ہُوا اور اِلیاقیم سے عازور پَیدا ہُوا۔ (14) اور عازور سے صدوق پَیدا ہُوا اور صدوق سے اخیم پَیدا ہُوا اور اخیم سے اِلی ہُود پَیدا ہُوا۔ (15) اور اِلی ہُود سے اِلیعزر پَیدا ہُوا اور اِلیعزر سے متّان پَیدا ہُوا اور متّان سے یعقُوب پَیدا ہُوا۔

(16) اور یعقُوب سے یُوسف پَیدا ہُوا۔ یہ اُس مریم کا شَوہر تھا جِس سے یِسُوع پَیدا ہُوا جو مسیح کہلاتا ہے۔

(17) پس سب پُشتیں ابرہام سے داؤُد تک چَودہ پُشتیں ہُوئیں اور داؤُد سے لے کر گِرفتار ہو کر بابُل جانے تک چَودہ پُشتیں اور گِرفتار ہو کر بابُل جانے سے لے کر مسیح تک چَودہ پُشتیں ہُوئیں۔

یِسُوع مسیح کی پَیدائش

(18) اب یِسُوع مسیح کی پَیدائش اِس طرح ہُوئی کہ جب اُس کی ماں مریم کی منگنی یُوسف کے ساتھ ہو گئی تو اُن کے اکٹّھے ہونے سے پہلے وہ رُوحُ القُدس کی قُدرت سے حامِلہ پائی گئی۔ (19) پس اُس کے شَوہر یُوسف نے جو راستباز تھا اور اُسے بدنام کرنا نہیں چاہتا تھا اُسے چُپکے سے چھوڑ دینے کا اِرادہ کیا۔ (20) وہ اِن باتوں کو سوچ ہی رہا تھا کہ خُداوند کے فرشتہ نے اُسے خواب میں دِکھائی دے کر کہا "اَے یُوسف اِبنِ داؤُد! اپنی بِیوی مریم کو اپنے ہاں لے آنے سے نہ ڈر کیونکہ جو اُس کے پیٹ میں ہے وہ رُوحُ القُدس کی قُدرت سے ہے۔ (21) اُس کے بیٹا ہو گا اور تُو اُس کا نام یِسُوع رکھنا کیونکہ وُہی اپنے لوگوں کو اُن کے گُناہوں سے نجات دے گا۔"

"ایک عادل اور راست باز شخص" کے طور پر مقدس متی ولی یوسف کی حیثیت کو تسلیم کرتے ہیں۔ ناصرت شہر نے انہیں راست باز اور پارسا ہونے کا مقام خاص عطا کیا اور وہ وہاں ان نظروں سے دیکھے جاتے تھے جیسے ہم کسی بزرگ، ڈیکن، یا بائبل کلاس ٹیچر کو دیکھتے ہیں ۔ مقدس یوسف کو غالباً اپنے موقف اور مقام و مرتبے پر فخر تھا، لیکن مقدسہ مریم کے اعلان نے اسے خطرے میں ڈال دیا تھا کہ "میں حاملہ ہوں"۔

اب کیا؟ اس کی منگیتر عیب دار اور داغدار ہے۔ جب کہ وہ راستباز، پرہیز گار ہے۔ ایک طرف پھر شریعت ہے۔ دوسری طرف اس کی محبت ہے۔ شریعت کہتی ہے کہ اسے سنگسار کرو۔ محبت کہتی ہے اسے معاف کر دو۔ حضرت یوسف بیچ منجدھار میں پھنس چکے ہیں۔

پھر فرشتہ آتا ہے۔ مریم کا بڑھتا ہوا پیٹ وجہِ تشویش نہیں بلکہ باعثِ مسرت ہے۔ "وہ خدا کے بیٹے کو اپنے پیٹ میں اٹھائے ہوئے ہے،" فرشتہ اعلان کرتا ہے۔ لیکن کون مانے گا اور کون یقین کرے گا؟

حضرت یوسف کی داڑھی کے نیچے پسینے کی مالا بنتی ہے۔ وہ گومگو کی حالت میں ہیں اور تذبذب کا شکار ہیں۔ جھوٹ بولے اور کمیونٹی میں اپنا مقام برقرار رکھے یا سچ بولے اور اپنی ساکھ و مقام کو در گور کر دے۔ وہ اپنا فیصلہ کرتے ہیں۔ "یوسف ۔۔۔ اپنی بیوی کو اپنے ہاں لے گیا، اور اسے اس وقت تک نہ جانا جب تک کہ اس نے اپنے پہلوٹھے بیٹے کو جنم نہ دے دیا۔ متی ۲۴ اور ۲۵ آیت

حضرت یوسف نے اپنی تورات کی تعلیم کو

سیدنا یسوع المسیح بائبل میں

یسوع: وہ ہماری طرح انسان بن کر آئے

زیادہ تر خاندان اپنے خاندانی راز کو پوشیدہ رکھتے ہیں۔ زیادہ تر لوگ دھوکہ دینے والے چچا، تایا، ماما یا پھر پھوپھی اور خالہ کے بارے میں بات نہیں کرتے ہیں۔ اس طرح کی کہانیاں خاندان کے دوبارہ اتحاد اور اکٹھ کے موقعے پر بیان نہیں کی جاتی ہیں اور خاندانی ریکارڈ کا حصہ نہیں بنائی جاتی ہیں۔

لیکن یہ تب ہی ممکن ہے جب تک آپ خدا کے چنیدہ نہ ہوں۔ سیدنا یسوع نئے عہد نامے کے پہلے باب میں اپنے شجرۂ نسب کے بوسیدہ پھل دکھاتا ہے۔ آپ بمشکل حضرت متی کی انجیل میں اترے ہی ہیں اور صرف اپنے پاؤں کا انگوٹھا ہی تر کیا ہے اور جب آپ سیدنا یسوع کا نسب نامہ پڑھتے ہیں تو محسوس کرتے ہیں کہ انکا تعلق تو ایسے خاندان سے ہے جو خدا سے بھی خوب واقف ہے اور ساتھ ساتھ دنیا کی رعنایوں اور رنگینوں سے بھی خوب آشنا ہے۔ راحب یریحو کی ایک فاحشہ تھی۔ ان کے پردادا حضرت یعقوب نہایت ہی دھوکے باز اور آوارہ مزاج تھے کہ اگر آج کے دور میں ہوتے تو ضرور کسی کی ضمانت پر ہوتے اور ان کے پاؤں کو جی پی ایس ٹریکر لگا ہوتا۔ حضرت داؤد کی شخصیت پکاسو کی پینٹنگ جیسی بے قاعدہ تھی- ایک دن وہ زبور لکھتے اور دوسرے ہی دن اپنے سب سے بہترین سپہ سالار کی بیوی کو بہکاتے نظر آتے ہیں۔

لیکن کیا سیدنا یسوع المسیح نے اپنا نام اس فہرست سے مٹا دیا؟

بالکل بھی نہیں۔ آپ کو لگتا ہوگا کہ انہوں نے اپنا نام نکال دیا ہوگا۔ ان مصالحے دار کہانیوں سے تو آپ آج رات ہی تفریح کا پورا سیزن لکھ سکتے ہیں۔

سیدنا یسوع نے اپنے خاندان کے گندے کپڑوں کو پڑوس کے کپڑے سوکھانے والی تار پر کیوں لٹکایا؟ کیونکہ آپ کے خاندان میں بھی کچھ ایسا ہی ہے۔ ایک چچا جو کبھی جیل میں رہا ہوگا۔ ایک باپ جو کبھی گھر نہیں آیا اور اپنے بچوں کو اکیلا چھوڑ دیا۔ ایک دادا یا دادی جسکا غیر عورت یا مرد سے تعلق رہا ہوگا۔ مختلف اور سنگین گناہوں سے آلودہ رشتے دار۔

اگر آپ کے شجرے میں خراب پھل ہیں، تو پھر سیدنا یسوع المسیح چاہتے ہیں آپ بھی جانیں کہ ”میرے شجرے میں بھی ایسے لوگ موجود ہیں۔“

انہوں نے ایک قابلِ اعتراض شجرۂ نسب کے ساتھ گمنام گاؤں میں، مظلوم لوگوں کے درمیان ایک نظرانداز قوم میں پرورش پائی۔ ایک اکیلی ماں۔ ایک عام سا مزدور ایک عام سی شکل و صورت والا جوان۔ کیا آپ اسے پہچان سکتے ہیں؟ کھجور کی چھت کے ساتھ گارے مٹی سے بنا ایک سادہ سا گھر؟ ہاں، صحن میں چند مرغیوں اور بھیڑ بکریوں کے ساتھ سائے میں کرسیاں مرمت کرنے والا ایک خوب رو نوجوان۔ لیکن کام اتنا جانتا ہے کہ آپ کے پانی کے نل کی بھی مرمت کر سکتا ہے۔

لیکن وہ ہر وقت موجود ہے

”پس اُس کو سب باتوں میں اپنے بھائیوں کی مانِند بننا لازِم ہُوا تاکہ اُمّت کے گُناہوں کا کفّارہ دینے کے واسطے اُن باتوں میں جو خُدا سے عِلاقہ رکھتی ہیں ایک رَحم دِل اور دِیانت دار سردار کاہِن بنے۔ کیونکہ جِس صُورت میں اُس نے خُود ہی آزمائش کی حالت میں دُکھ اُٹھایا تو وہ اُن کی بھی مدد کر سکتا ہے جِن کی آزمائش ہوتی ہے۔“ عبرانیوں ۲:۱۷-۱۸

ایک حاملہ منگیتر اور خلاف شرع بیٹے کے لیے بدل دیا اور شاگردی کا بڑا فیصلہ کیا۔ اُنہوں نے رب العزت کے منصوبے کو اپنے منصوبے سے برتر سمجھا۔

اطلاق

خدا کا منصوبہ آپ کی شخصیت، صلاحیتوں اور مستقبل کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔ آج ہی خدا سے دعا کریں کہ وہ گواہ بننے، نئی تفویضات کو قبول کرنے، اور ایمان میں بڑھنے کے لیے آپ کی مدد کرے۔

(22) یہ سب کُچھ اِس لِئے ہُوَا کہ جو خُداوند نے نبی کی معرفت
کہا تھا وہ پُورا ہو کہ۔ (23) ”دیکھو ایک کنواری حامِلہ ہو گی اور
بیٹا جنے گی اور اُس کا نام عِمّانُوایل رکھیں گے جِس کا ترجمہ ہے خُدا
ہمارے ساتھ۔“

(24) پس یُوسف نے نیند سے جاگ کر وَیسا ہی کِیا جَیسا خُداوند
کے فِرشتہ نے اُسے حُکم دِیا تھا اور اپنی بیوی کو اپنے ہاں لے آیا۔
(25) اور اُس کو نہ جانا جب تک اُس کے بیٹا نہ ہُوَا اور اُس کا نام یِسُوع
رکھّا۔

آپ کے سفر کے لیے

۲:۱-۲۳

صورتِ حال

سیدنا یسوع المسیح حضرت داؤد بادشاہ کی نسل سے ہیرودیس کے عہدِ حکومت میں پیدا ہوئے۔ رومیوں نے ہیرودیس کو یہودیہ پر حکمرانی کے لئے تعینات کیا۔

مشاہدہ

سیدنا یسوع المسیح کی پیدائش پر ملا جلا ردعمل ہوا، مشرق کے مجوسی انہیں سجدہ کرنے کے لئے دور دراز سے آئے جب کہ ہیرودیس بادشاہ انہیں قتل کرنے کے درپے تھا۔

فیضیابی

ہو سکتا ہے کہ آپ پہلے ہی باخبر ہوں۔ ہو سکتا ہے کہ آپ کوئی فیصلہ لینے ہی والے ہوں۔ اور یہ بات آپ کو بہت پریشان کر رہی ہو۔

باب 2

مشرق سے آنے والے مجوسی

(1) جب یِسُوع ہیرودیس بادشاہ کے زمانہ میں یہُودیہ کے
بَیت لحم میں پَیدا ہُوَا تو دیکھو کئی مجُوسی پُورب سے یروشلیم میں یہ
کہتے ہُوئے آئے کہ۔ (2) یہُودِیوں کا بادشاہ جو پَیدا ہُوَا ہے وہ کہاں
ہے؟ کیونکہ پُورب میں اُس کا ستارہ دیکھ کر ہم اُسے سِجدہ کرنے
آئے ہیں۔

(3) یہ سُن کر ہیرودیس بادشاہ اور اُس کے ساتھ یروشلیم کے
سب لوگ گھبرا گئے۔ (4) اور اُس نے قَوم کے سب سردار کاہِنوں
اور فقیہوں کو جمع کر کے اُن سے پُوچھا کہ مسیح کی پَیدائش کہاں
ہونی چاہئے؟

(5) اُنہوں نے اُس سے کہا یہُودیہ کے بَیت لحم میں کیونکہ نبی
کی معرفت یُوں لِکھا گیا ہے کہ

مجوسی

ہر سال، تھینکس گیونگ (شکرانے کا دن) کے فوراً بعد وہ ظاہر ہوتے ہیں۔ یہ گھڑی کی طرح ہیں۔ ہمیشہ تین ہوتے ہیں اور اونٹوں پر سوار ہوتے ہیں۔ وہ شاہانہ لباس زیب تن کرتے ہیں اور تحائف لے کر نہایت دھیمے انداز میں شاہانہ تیاری کے ساتھ لمبے سفر پر روانہ ہوتے ہیں

کرسمس کے عقلمند آدمی۔ اتنے پراسرار۔ اتنے غیر متوقع۔ جادو کی طرح۔۔۔ یا کم از کم مجوسیوں کی طرح۔۔۔ وہ وہاں تھے اور پھر۔۔۔ پوف! وہ غائب ہوگئے تھے۔ ایسا ہی ہونا چاہیے کیونکہ متی کی معرفت انجیل کا دوسرا باب ہمیں ان غیر ملکی زائرین کے بارے میں اتنی کم تفصیلات فراہم کرتا ہے لیکن ہم نے خود ہی کچھ تفصیلات کھوج نکالی ہیں۔

حضرت متی رسول کا کہنا ہے کہ وہ "مشرق سے آئے ہیں" (متی ۲: ۱) اور انہیں میگوئی (magai) کہتے ہیں، جو میگس (magus) کی جمع ہے۔ جیسا کہ بہت سے لوگوں نے فرض کیا ہے اس لفظ کا مطلب بادشاہ نہیں ہے۔ یہ فارسی پجاری طبقے یا بابل کے نجومیوں کی وضاحت کے لیے استعمال ہوتا تھا۔ بنیادی طور پر وہ ماہرین جنھوں نے سائنس اور جادو، فلسفے اور مذہب کو ملایا۔ علمی عرفان کے لئے جنھوں نے مافوق الفطرت معاملات کی بصیرت کے لیے آسمانوں کا مطالعہ کیا۔ اسکالرز، دماغی ماہرین، فلسفی اور نجومی وغیرہ ان کے ناموں کے بعد بہت سے حروف کا استعمال کیا جاتا تھا اور بہت سے علمی، ادبی، سائنسی اور فلسفی ناموں سے جانا جاتا تھا۔

کیونکہ انہوں نے سیدنا یسوع کو تین تحفے پیش کیے تھے۔ سونا، لوبان اور مر۔ یہ بڑے پیمانے پر فرض کیا جاتا ہے کہ تین آدمی تھے۔ تاہم، جناب متی رسول نے کبھی بھی ان کی تعداد واضح نہیں کی۔ کچھ انہیں میلچیور، کیسپر اور بالتھزار کہتے ہیں (Melchior, Casper and Balthazar)۔ پھر بھی جناب متی رسول نے کبھی ان کا نام نہیں لیا۔ سچ کہا جائے، تو ہماری چھٹیوں کی زیادہ تر پیشکشیں قیاس آرائیوں اور خیال آفرینی پر ہی مبنی ہوتی ہیں۔

جناب متی رسول ان کے کچھ مخفی الفاظ کا حوالہ دیتے ہیں، "ہم نے مشرق میں اس کا ستارہ دیکھا ہے اور اس کی عبادت کرنے آئے ہیں" (متی ۲:۲)۔ ہم نہیں جانتے کہ "اس کا ستارہ" کا کیا مطلب ہے۔ اور ہم بالکل نہیں جانتے کہ انہوں نے کیا دیکھا، آسمانوں میں کچھ نشانیاں؟ سیاروں کا ایک مجموعہ؟ ایک دم دار ستارہ؟ کوئی بھی یقین سے نہیں کہہ سکتا۔

تاہم، ہم جانتے ہیں کہ "عبادت" کا کیا مطلب ہے۔ ہم بالکل جانتے ہیں کہ انہوں نے کیا کیا۔ جتنی بھی قیمتی تحقیق یا اہم تجربات یا منصوبوں پر وہ کام کر رہے تھے، انہوں نے کسی بیش قیمت کے لئے ان سب چیزوں کو ایک طرف رکھ دیا۔ الوداع کہہ کر وہ مغرب کی طرف اِس طرح چل دیئے جیسے ان کی زندگیوں کا انحصار اسی پر ہے۔

مطیع و تابع؟ فرض شناس، تعمیلِ حکم کرنے والا؟ بالکل نہیں۔ جناب مقدس متی کا مجوسیوں کے بارے میں بیانہ دیکھیں جب وہ اپنے پورے دل، طاقت اور

جان سے بچے کو ڈھونڈ رہے تھے تو "وہ بے حد خوش ہوئے۔ اور جب وہ گھر میں پہنچے تو انہوں نے چھوٹے بچے کو اس کی ماں مریم کے ساتھ دیکھا، اور گر کر اسے سجدہ کیا" (متی ۲:۱۰۔۱۱)۔

اگر سیدنا مسیح کی پیدائش کا منظر ان متجسس روحوں اور پُر امید کھلی آنکھوں کی مانند آپ کی عکاسی نہیں کرتا ہے۔۔۔تو پھر آپ کو ایک نئے کی ضرورت ہے۔

کیا ایسا نہیں ہوتا ہے؟ آپ اپنا ہی راستہ لیتے ہیں اور خود کو اپنے راستے کا ماہر سمجھتے ہیں تب ایک آواز آتی ہے "مجھے تمھاری ضرورت ہے اور یہ سب چھوڑ کر

۔۔۔اپنے خاندان کے ہمراہ کسی دوسرے وطن چلو میں نے تمھارے لئے وہاں خاص کام رکھا ہے۔"

۔۔۔معاف کرو، یہ پرواہ کئے بغیر کہ کس نے آپ کو کتنا نقصان پہنچایا یا دل آزاری کی ہے۔ پرواہ ہے تو صرف یہ کہ آگے بڑھو اور پل تعمیر کرو۔

۔۔۔خوشخبری دو، اس بلاک میں ایک نیا خاندان آیا ہے، ان کی کسی سے بھی کوئی جان پہچان نہیں ہے، جاؤ اور انہیں ملو

۔۔۔قربانی دو، یتیم خانے کی اس ماہ کی قسط ادا نہیں ہوئی۔ ان کے پاس رقم نہیں ہے۔ پچھلے ہفتے جو بونس ملا ہے اُسے یاد رکھیں۔

بلا کسی نوعیت سے قطع نظر، اس کے نتائج ایک ہی ہیں خانہ جنگی۔ اگر چہ آپ کا دل ہاں

(6) "اَے بیت لحم یہوداہ کے علاقے تُو یہوداہ کے حاکموں میں ہرگز سب سے چھوٹا نہیں۔ کیونکہ تُجھ میں سے ایک سردار نکلے گا جو میری اُمّت اِسرائیل کی گلہ بانی کرے گا۔"

(7) اِس پر ہیرودیس نے مجُوسیوں کو چُپکے سے بُلا کر اُن سے
تحقیق کی کہ وہ ستارہ کِس وقت دِکھائی دِیا تھا۔ (8) اور یہ کہہ کر
اُنہیں بیت لحم کو بھیجا کہ جا کر اُس بچّے کی بابت ٹھیک ٹھیک دریافت کرو اور جب وہ مِلے تو مُجھے خبر دو تاکہ مَیں بھی آ کر اُسے سِجدہ کرُوں۔

(9) وہ بادشاہ کی بات سُن کر روانہ ہُوئے اور دیکھو جو ستارہ
اُنہوں نے پُورب میں دیکھا تھا وہ اُن کے آگے آگے چلا۔ یہاں
تک کہ اُس جگہ کے اُوپر جا کر ٹھہر گیا جہاں وہ بچّہ تھا۔ (10) وہ
ستارے کو دیکھ کر نہایت خُوش ہُوئے۔ (11) اور اُس گھر میں پُہنچ کر
بچّے کو اُس کی ماں مریم کے پاس دیکھا اور اُس کے آگے گِر کر سِجدہ
کِیا اور اپنے ڈِبّے کھول کر سونا اور لُبان اور مُر اُس کو نذر کِیا۔

حضرت یوسف، سیدنا یسوع المسیح کے زمینی باپ

حضرت داؤد بادشاہ کی نسل میں سے (دیکھیں متی ۱:۱۔۱۶) اگرچہ پیشے سے وہ ایک بڑھئی تھے۔ جناب یوسف نہایت مضبوط جسامت کے مالک اور نہایت خاموش طبع تھے۔ انہوں نے اپنے اعمال کو اپنے لیے بولنے دیا۔

ہم اُن سے متی ۲ باب ۱۳ آیت میں ملتے ہیں، جب اُنہیں ابھی نہایت ہی نا قابلِ فہم اور بُری خبر ملی تھی۔ اُن کی ہونے والی دلہن مقدسہ مریم نے انہیں بتایا کہ وہ حاملہ ہے۔ اس کے بعد مقدسہ مریم نے اگلی ہی سانس میں قسم کھائی کہ وہ کبھی کسی مرد کے ساتھ نہیں رہی اور یہ کہ ان کے رحم میں بچہ خدا کی طرف سے ہے۔

حضرت یوسف کا ردعمل ظاہر کر رہا ہے کہ انہوں نے فوراً اپنے دو تین دوستوں کو یہ بات بتانے یا مشورہ کرنے کے لئے نہیں بلایا۔ انہوں نے سوشل میڈیا پر بھی پوسٹ نہیں کیا۔ اس کی بجائے انہوں نے خاموشی سے احترام کے ساتھ اور چپکے سے رشتہ توڑنے کا فیصلہ کیا۔

لیکن پھر رات کو ایک فرشتہ اُن کے پاس آیا اور مقدسہ مریم کی بات پر مہر ثبت کی۔ ابتدائی جھٹکے کے بعد آپ کو لگتا ہے کہ انہوں نے لاکھوں سوالات پوچھے ہوں گے یا خدا سے التجا کی ہو گی کہ وہ کسی اور جوڑے کو چن لے یا شاید اس کے بارے میں ولاگ پوسٹ کریں کہ ان کی زندگی کتنی مشکل ہونے والی ہے۔ نہیں، حضرت یوسف نے خاموشی سے یہ سب کچھ قبول کیا اور مقدسہ مریم کو ان کے قول کے موافق ہی قبول کیا اور انہیں اپنی بیوی کے طور پر قبول کیا۔

وہ سیدنا مسیح کی پیدائش کے وقت وہاں موجود تھے اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ یہ سب گھبراہٹ سے ہی قبول کر رہے ہوں گے۔ آٹھ دن بعد جب وہ مقدسہ مریم اور بچے سیدنا یسوع کو یروشلیم کی ہیکل میں وقف کرنے کے لیے لائے تو انہوں نے پرجوش شمعون اور حناہ کی باتیں غور سے سنی۔

حضرت یوسف کا ذکر دانشمندوں یعنی مجوسیوں کے دورے کے دوران نہیں کیا گیا ہے (دیکھیں متی ۲: ۱۔۱۱)۔ تاہم، یہ درج ہے کہ اس کے فوراً بعد انہیں ایک اور فرشتے نے تنبیہ کی "دیکھو، خُداوند کا ایک فرشتہ یوسف کو خواب میں ظاہر ہوا اور کہا، "اُٹھ، چھوٹے بچے اور اُس کی ماں کو لے کر مصر بھاگ جا اور جب تک میں نہ کہوں وہیں رہنا۔ کیونکہ ہیرودیس اس بچے کو تلاش کرنے کو ہے تاکہ اسے ہلاک کرے۔" (متی ۲: ۱۳)۔ پس یوسف اٹھا اور بچے اور اسکی ماں کو ساتھ لیکر مصر کو روانہ ہو گیا۔ (دیکھیں متی ۲: ۱۴۔۱۵)

اناجیل میں مقدس یوسف کا آخری ذکر اُس وقت ہے جب سیدنا یسوع بارہ سال کے تھے جب یہ پاک خاندان فسح کے لیے یروشلم گیا تھا۔ ایک بڑے گروپ کے ساتھ سفر کرتے ہوئے مقدس یوسف اور مقدسہ مریم نے انجانے میں اپنے سب سے بڑے بیٹے کے بغیر ہی گھر واپسی کا سفر شروع کیا۔ پورے تین دن گزرے چکے تھے جب وہ سیدنا مسیح کو ڈھونڈتے ہوئے

واپس مڑے تو انہوں نے آپ کو ہیکل میں علماء، فہقیوں اور فریسیوں کو تعلیم دیتے ہوئے پایا۔

مقدسہ مریم نے اپنے پیارے لال اور قیمتی بیٹے کی غیر یقینی موت جس سے وہ واقف تھیں کی کبھی حوصلہ افزائی نہیں کی، جسے وہ اور جناب یوسف جانتے تھے اور جس کے بارے میں وہ دونوں فکر مند اور پریشان بھی تھے۔ لیکن پھر بھی حضرت یوسف خاموش رہے۔

مزے کی بات یہ ہے کہ ولی یوسف کا کلام مقدس میں کوئی بھی لفظ یا بیان نہیں ہے۔ بے شک، جب آپ کی زندگی وفاداری اور فرمانبرداری کا مظہر ہو تو پھر کچھ کہنے کی کیا ضرورت ہے

کہہ سکتا ہے، لیکن آپ کے پاؤں کہتے ہیں نہیں۔ بہانے موسم خزاں کی ہوا میں سنہری پتوں کی طرح جھڑ سکتے ہیں۔ یہ میرا ہنر نہیں ہے۔ یہ وقت ہے کہ کوئی اور چارج سنبھال لے۔ ابھی نہیں، میں کل اس پر پہنچ جاؤں گا

لیکن آخر کار آپ بغیر پتوں کے ایک درخت کو گھورتے رہ گئے اور ایک مشکل انتخاب آپ کے سامنے ہے۔ اس کی مرضی یا آپ کی؟

اطلاق

میں سیدنا یسوع بادشاہ کو کیسے جواب دوں؟ کیا میں اس کی عبادت کروں؟ کیا اس کا جنم، موت اور جی اٹھنا مناؤں؟ میں اسے پیش کرنے کے لئے کیا لاؤں؟ سیدنا یسوع المسیح کو دعا، عبادت اور خدمت کا تحفہ پیش کریں

(12) اور ہیرودیس کے پاس پھر نہ جانے کی ہدایت خواب میں پا کر دُوسری راہ سے اپنے مُلک کو روانہ ہُوئے۔

مِصر کو ہجرت

(13) جب وہ روانہ ہو گئے تو دیکھو خُداوند کے فِرشتے نے یُوسف کو خواب میں دِکھائی دے کر کہا

"اُٹھ۔ بچّے اور اُس کی ماں کو ساتھ لے کر مِصر کو بھاگ جا اور جب تک کہ مَیں تُجھ سے نہ کہُوں وہیں رہنا کیونکہ ہیرودیس اِس بچّے کو تلاش کرنے کو ہے تا کہ اِسے ہلاک کرے۔"

(14) پس وہ اُٹھا اور رات کے وقت بچّے اور اُس کی ماں کو ساتھ لے کر مِصر کو روانہ ہو گیا۔ (15) اور ہیرودیس کے مَرنے تک وہیں رہا تا کہ جو خُداوند نے نبی کی معرفت کہا تھا وہ پُورا ہو کہ مِصر میں سے مَیں نے اپنے بیٹے کو بُلایا۔

بچّوں کا قتلِ عام

(16) جب ہیرودیس نے دیکھا کہ مجُوسیوں نے میرے ساتھ ہنسی کی تو نہایت غُصّے ہُوا اور آدمی بھیج کر بیت لحم اور اُس کی سب سرحدّوں کے اندر کے اُن سب لڑکوں کو قتل کروادِیا جو دو دو برس کے یا اِس سے چھوٹے تھے۔ اُس وقت کے حِساب سے جو اُس نے مجُوسیوں سے تحقِیق کی تھی۔ (17) اُس وقت وہ بات پُوری ہُوئی جو یرِمیاہ نبی کی معرفت کہی گئی تھی کہ۔

(18) "رامہ میں آواز سُنائی دی۔ رونا اور بڑا ماتم ۔ راخِل
اپنے بچّوں کو رو رہی ہے اور تسلّی قبُول نہیں کرتی اِس
لِئے کہ وہ نہیں ہیں۔"

مِصر سے ناصرت میں واپسی

(19) جب ہیرودیس مَر گیا تو دیکھو خُداوند کے فِرشتہ نے مِصر میں یُوسف کو خواب میں دِکھائی دے کر کہا کہ۔ (20) "اُٹھ اِس بچّے اور اِس کی ماں کو لے کر اِسرائیل کے مُلک میں چلا جا کیونکہ جو بچّے کی جان کے خواہاں تھے وہ مَر گئے۔" (21) پس وہ اُٹھا اور بچّے اور اُس کی ماں کو ساتھ لے کر اِسرائیل کے مُلک میں آ گیا۔ (22) مگر جب سُنا کہ اَرخلاؤس اپنے باپ ہیرودیس کی جگہ یہُودیہ میں بادشاہی کرتا ہے تو وہاں جانے سے ڈرا اور خواب میں ہدایت پا کر گلِیل کے عِلاقہ کو روانہ ہو گیا۔

(23) اور ناصرت نام ایک شہر میں جا بسا تاکہ جو نبیوں کی معرفت کہا گیا تھا وہ پُورا ہو کہ

"وہ ناصری کہلائے گا۔"

باب 3

یُوحنّا بپتِسمہ دینے والے کی مُنادی

(1) اُن دِنوں میں یُوحنّا بپتِسمہ دینے والا آیا اور یہُودیہ کے
بیابان میں یہ مُنادی کرنے لگا کہ۔ (2) ”توبہ کرو کیونکہ آسمان کی
بادشاہی نزدِیک آگئی ہے۔“ (3) یہ وُہی ہے جِس کا ذکر یسعیاہ نبی کی
معرفت یُوں ہُوا کہ

”بیابان میں پُکارنے والے کی آواز آتی ہے کہ خُداوند کی راہ
تیّار کرو۔ اُس کے راستے سِیدھے بناؤ۔“

(4) یہ یُوحنّا اُونٹ کے بالوں کی پوشاک پہنے اور چمڑے کا
پٹکا اپنی کمر سے باندھے رہتا تھا اور اِس کی خوراک ٹِڈّیاں اور جنگلی
شہد تھا۔ (5) اُس وقت یروشلیِم اور سارے یہُودیہ اور یَردن کے
گِرد و نواح کے سب لوگ نِکل کر اُس کے پاس گئے۔ (6) اور اپنے
گُناہوں کا اِقرار کرکے دریائے یَردن میں اُس سے بپتِسمہ لِیا۔

(7) مگر جب اُس نے بہُت سے فرِیسیوں اور صدُوقیوں
کو بپتِسمہ کے لِئے اپنے پاس آتے دیکھا تو اُن سے کہا کہ اَے سانپ
کے بچّو! تُم کو کِس نے جتا دِیا کہ آنے والے غضب سے بھاگو؟۔
(8) پس توبہ کے موافِق پھل لاؤ۔ (9) اور اپنے دِلوں میں یہ کہنے کا
خیال نہ کرو کہ ابرہام ہمارا باپ ہے کیونکہ مَیں تُم سے کہتا ہُوں کہ
خُدا اِن پتّھروں سے ابرہام کے لِئے اَولاد پَیدا کر سکتا ہے۔ (10) اور
اب درختوں کی جڑ پر کُلہاڑا رکھّا ہُوا ہے۔ پس جو درخت اچھّا پھل
نہیں لاتا وہ کاٹا اور آگ میں ڈالا جاتا ہے۔ (11) مَیں تو تُم کو توبہ کے

آپ کے سفر کے لیے

۳:۱۔۱۷

صورتِ حال

جنابِ یسوع کے دور میں اسرائیل میں دو مرکزی مذہبی فرقے موجود تھے۔ فریسی زیادہ تر مذہبی جبکہ صدوقی زیادہ تر سیاسی تھے۔ اور یہ دونوں ہی فرقے سیدنا یسوع المسیح کی نفرت میں متحد تھے۔

مشاہدہ

سچی توبہ ہماری زندگیوں میں خداوند یسوع المسیح کی راہ تیار کرتی ہے

فیضیابی

اُس کی موجودگی میں اُسے کوئی بھی بھیڑ سے الگ نہ کر پاتا لیکن وہ بھی دوسروں کی مانند قطار میں کھڑا ہے اور اپنی باری کا انتظار کر رہا ہے۔ دوسروں کی مانند ہی وہ بھی بیابان میں پکارنے والے کی آواز سن رہا تھا۔

بپتسموں کے درمیان ہی جناب یوحنا اصطباغی جوش و خروش سے تبلیغ کر رہے ہیں۔ غصیلے، سنہرے اور آتشی چہرے سے وہ دریائے یردن کے نیلگوں پانی میں کمر تک ڈوبے اور کھڑے سب لوگوں کو پانی میں بلا رہے ہیں۔ ”اور وہ یَردن کے سارے گرد و نواح میں جا کر گُناہوں کی مُعافی کے لِئے توبہ کے بپتسمے کی مُنادی کرنے لگا۔“ (لوقا ۳:۳)۔

بپتسمہ کوئی نیا عمل نہیں تھا۔ یہ کسی بھی غیر قوم کا یہودی مذہب میں داخل ہونے یا قبول کرنے کی ضروری شرط یا رسم تھی۔ بپتسمہ غیر چیندہ دوسرے درجے اور ناپاک لوگوں کے لئے تھا نہ

لِئے پانی سے بپتِسمہ دیتا ہُوں لیکن جو میرے بعد آتا ہے وہ مُجھ سے زورآور ہے ۔ مَیں اُس کی جُوتیاں اُٹھانے کے لائِق نہیں ۔ وہ تُم کو رُوحُ القُدس اور آگ سے بپتِسمہ دے گا۔ (12) اُس کا چھاج اُس کے ہاتھ میں ہے اور وہ اپنے کھلیان کو خُوب صاف کرے گا اور اپنے گیہُوں کو تو کھتّے میں جمع کرے گا مگر بُھوسی کو اُس آگ میں جلائے گا جو بُجھنے کی نہیں۔

خداوند یِسُوع مسیح کا بپتِسمہ

(13) اُس وقت یِسُوع گلِیل سے یَردن کے کنارے یُوحنّا کے پاس اُس سے بپتِسمہ لینے آیا۔ (14) مگر یُوحنّا یہ کہہ کر اُسے منع کرنے لگا کہ مَیں آپ تجھ سے بپتِسمہ لینے کا مُحتاج ہُوں اور تُو میرے پاس آیا ہے ؟۔

(15) یِسُوع نے جواب میں اُس سے کہا

اب تُو ہونے ہی دے کیونکہ ہمیں اِسی طرح ساری راستبازی پُوری کرنا مُناسِب ہے۔

اِس پر اُس نے ہونے دِیا۔

(16) اور یِسُوع بپتِسمہ لے کر فی الفَور پانی کے پاس سے اُوپر گیا اور دیکھو اُس کے لِئے آسمان کُھل گیا اور اُس نے خُدا کے رُوح کو کبُوتر کی مانِند اُترتے اور اپنے اُوپر آتے دیکھا۔

(17) اور دیکھو آسمان سے یہ آواز آئی کہ

”یہ میرا پیارا بیٹا ہے جِس سے مَیں خُوش ہُوں۔“

کہ پاک، صاف ستھرے اور اعلیٰ درجے کے پسندیدہ یہودیوں کے لئے ۔ اب مسئلہ یہ ہے کہ یوحنا اصطباغی یہودیوں اور غیر یہودیوں کے درمیان تفریق سے انکار کرتے ہیں۔ اُن کے نزدیک ہر دل کو ہی توبہ کی ضرورت ہے۔

ہر دل کو توبہ کی ضرورت ہے سوائے ایک دل کے؛ اس لئے ہی جناب یوحنا اصطباغی حیران رہ جاتے ہیں جب وہ سیدنا مسیح کو پانی میں اترتے دیکھتے ہیں۔

جنابِ یوحنا کی ہچکچاہٹ قابل فہم ہے۔ بپتسمہ کی تقریب خدا کے بیٹے کو تلاش کرنے کے لئے ایک عجیب جگہ ہے۔ انہیں بپتسمہ دینے والے ہونا چاہئے نہ کہ بپتسمہ پانے والے۔ سیدنا مسیح کیوں بپتسمہ لینا چاہیں گے ؟ انہیں بپتسمہ لینے کی ضرورت کیوں ہو گی ؟

تو اس کی وجہ ہے چونکہ میں اور آپ گناہوں کا قرض ادا نہیں کر سکتے جب کہ سیدنا مسیح نے یہ ادا کیا۔ ہم نے حکموں اور عدوں کو توڑا ہے اور اس سے بھی بڑھ کر ہم نے خدا کے دل کو توڑا ہے۔

لیکن سیدنا مسیح ہماری حالت دیکھتے ہیں ۔ ہمارا خدا کامل زندگی کی مانگ کرتا ہے اور ہر حکم کی کامل اطاعت اُسے مطلوب ہے ۔ وہ صرف بپتسمے کا حکم ہی نہیں دیتا بلکہ عاجزی، دیانت اور وفا کے احکامات کی تکمیل بھی اُسے درکار ہے۔ لیکن ہم انسان ایسا کرنے سے قاصر ہیں۔ لیکن سیدنا مسیح ایسا کر سکتے ہیں اور انہوں نے کیا بھی۔ دریائے اردن میں ان کا اترنا اور ڈوبنا ہمارے گناہوں میں اُن کے ڈوبنے کی تصویر ہے۔ اُن کا بپتسمہ اعلان ہے، ”مجھے قرض اتارنے دو۔“

آپ کا بپتسمہ جوابی وعدہ ہے کہ ” میرے قرض اتاریں۔“

باب 4

یِسُوع مسیح کی آزمائش

(1) اُس وقت رُوح یِسُوع کو جنگل میں لے گیا تا کہ اِبلیس
سے آزمایا جائے۔ (2) اور چالِیس دِن اور چالِیس رات فاقے کر کے
آخِر کو اُسے بُھوک لگی۔ (3) اور آزمانے والے نے پاس آ کر اُس
سے کہا اگر تُو خُدا کا بیٹا ہے تو فرما کہ یہ پتّھر روٹِیاں بن جائیں۔

(4) اُس نے جواب میں کہا لِکھا ہے کہ آدمی صِرف روٹی ہی
سے جِیتا نہ رہے گا بلکہ ہر بات سے جو خُدا کے مُنہ سے نِکلتی ہے۔

(5) تب اِبلیس اُسے مُقدّس شہر میں لے گیا اور ہَیکل کے
کنگُرے پر کھڑا کر کے اُس سے کہا کہ۔

(6) اگر تُو خُدا کا بیٹا ہے تو اپنے تئیں نیچے گرا دے کیونکہ لِکھا
ہے کہ وہ تیری بابت اپنے فرشتوں کو حُکم دے گا اور وہ تُجھے
ہاتھوں پر اُٹھا لیں گے اَیسا نہ ہو کہ تیرے پاؤں کو پتّھر سے ٹھیس
لگے۔

(7) یِسُوع نے اُس سے کہا

یہ بھی لِکھا ہے کہ تُو خُداوند اپنے خُدا کی آزمایش نہ کر۔

(8) پِھر اِبلیس اُسے ایک بُہت اُونچے پہاڑ پر لے گیا اور دُنیا
کی سب سلطنتیں اور اُن کی شان و شوکت اُسے دِکھائی۔ (9) اور اُس
سے کہا اگر تُو جُھک کر مُجھے سِجدہ کرے تو یہ سب کُچھ تُجھے دے
دُوں گا۔

اطلاق

کیا آپ نے سیدنا یسوع المسیح کی بپتسمے کے طریق کی پیروی کی ہے؟ اس پر دعائیہ غور کریں۔

آپ کے سفر کے لیے

۴:۱-۲۵

صورتِ حال

سیدنا مسیح جناب یوحنا کو کہہ رہے ہیں، کہ "کیوں کہ ہمیں اسی طرح ساری راستبازی پوری کرنا مناسب ہے۔"(متی ۳: ۱۵)۔ خداوند یسوع المسیح آئین و شریعت کی تعمیل کر کے، تبلیغ کر کے، شفاعطا کر کے اور شیطان کی آزمائش پر غلبہ پا کر رب العزت کی مرضی بجالائے۔

مشاہدہ

سیدنا یسوع المسیح نے اپنے شاگردوں کو سب سے زیادہ اجر والا کام دیا۔ انہوں نے انہیں سکھایا کہ وہ خدائے بزرگ و برتر کی خوشخبری کے ساتھ لوگوں تک پہنچیں۔

فیضیابی

جب میں ہائی اسکول میں تھا تو ہمارا خاندان ہر سال موسم بہار کے وقفے کے دوران مچھلی پکڑتا تھا۔ ایک سال میرا بھائی اور میری ماں نہیں جا سکے، اس لیے میرے والد نے مجھے ایک دوست کو مدعو کرنے کی اجازت دے دی ۔ میں نے فراز سے پوچھا وہ ایک اچھا دوست اور زبردست کھلاڑی تھا۔ اس نے اپنے والدین سے اجازت لے لی اور ہم نے

(10) یِسُوع نے اُس سے کہا
اَے شَیطان دُور ہو کیونکہ لِکھا ہے کہ تُو خُداوند اپنے خُدا کو
سِجدہ کر اور صِرف اُسی کی عبادت کر۔
(11) تب اِبلیس اُس کے پاس سے چلا گیا اور دیکھو فرشتے آ
کر اُس کی خِدمت کرنے لگے۔

یِسُوع گلِیل میں خِدمت شرُوع کرتا ہے

(12) جب اُس نے سُنا کہ یُوحنّا پکڑوا دِیا گیا تو گلِیل کو روانہ
ہُؤا۔ (13) اور ناصرت کو چھوڑ کر کفرنحُوم میں جا بسا۔ جو جِھیل کے
کنارے زبُولُون اور نفتالی کی سرحد پر ہے۔ (14) تاکہ جو یسعیاہ نبی
کی معرفت کہا گیا تھا وہ پُورا ہو کہ۔
(15) زبُولُون کا عِلاقہ اور نفتالی کا عِلاقہ دریا کی راہ یَردن کے
پار غَیر قَوموں کی گلِیل۔
(16) "یعنی جو لوگ اندھیرے میں بَیٹھے تھے اُنہوں نے
بڑی رَوشنی دیکھی اور جو مَوت کے مُلک اور سایہ میں
بَیٹھے تھے اُن پر رَوشنی چمکی۔"
(17) اُس وقت سے یِسُوع نے مُنادی کرنا اور یہ کہنا شرُوع کِیا
کہ تَوبہ کرو کیونکہ آسمان کی بادشاہی نزدِیک آ گئی ہے۔

چار شاگردوں کا چُناؤ

(18) اور اُس نے گلِیل کی جِھیل کے کنارے پِھرتے ہُوئے
دو بھائِیوں یعنی شمعُون کو جو پطرس کہلاتا ہے اور اُس کے بھائی اندر
یاس کو جِھیل میں جال ڈالتے دیکھا کیونکہ وہ ماہی گیر تھے۔ (19) اور

اپنے سفر کی منصوبہ بندی شروع کی۔ ہم نے اپنا ساز و سامان باندھا اور جھیل کی طرف روانہ ہو گئے۔

ہم رات کو دیر سے پہنچے کیمپ لگایا اور سنہری دھوپ اور اگلے دن کا خواب دیکھتے ہوئے بستر پر چلے گئے۔ لیکن رات کے وقت، غیر معمولی طور پر شمالی ہوائیں آئیں اور موسم ٹھنڈا ہو گیا! ہوا اتنی تیز تھی کہ اگلی صبح ہم بمشکل ہی اپنے کیمپ کا دروازہ کھول سکے۔ آسمان سرمئی تھا۔ جھیل پر سفید پوش پہاڑیوں کا ایک سلسلہ تھا۔ اس موسم میں مچھلی پکڑنے کا کوئی بھی طریقہ نہیں تھا۔

"کوئی مسئلہ نہیں" ہم نے کہا۔ ہم کیمپ میں دن نہیں گزاریں گے۔ آخرکار ہماری ہی اجارہ داری ہے۔ ہمارے پاس کچھ ڈائجسٹ اور کتابیں ہیں۔ ہم کچھ لطیفے جانتے ہیں۔ اگرچہ جو ہم کرنے آئے تھے وہ یہ تو نہیں تھا لیکن ہم اس وقت کا بہترین فائدہ اٹھائیں گے۔ اور مچھلی کل پکڑیں گے۔

لیکن اگلی صبح ہمیں ایک سرپرائز ملا۔ اگلی صبح ہوا نہیں تھی جس نے دروازہ کھولنا مشکل کر دیا تھا بلکہ یہ برف تھی! یہ ایک لمبا دن تھا اور پھر ایک لمبی اور سرد رات تھی۔

چونکہ ہم تھوڑے مایوس ہو چکے تھے تو اگلی صبح جب ہم کینوس پر ہوا کے تیز تھپڑوں کی آواز پر بیدار ہوئے تو ہم نے خوش ہونے کا بہانہ بھی نہیں کیا۔ ہم بالکل بدمزاج اور چڑ چڑے تھے۔ فراز ہر گزرتے لمحے کے ساتھ مزید چڑچڑا اور بدتہذیب ہو گیا تھا۔ میں نے سوچا کہ میں اس کے بارے میں اتنا غلط کیسے ہو سکتا ہوں کیوں کہ وہ مزید بدتمیزی پر اتر

یاس کو جِھیل میں جال ڈالتے دیکھا کیونکہ وہ ماہی گیر تھے۔ [19] اور
اُن سے کہا میرے پِیچھے چلے آؤ تو مَیں تُم کو آدم گیر بناؤں گا۔
[20] وہ فوراً جال چھوڑ کر اُس کے پِیچھے ہو لِئے۔

[21] اور وہاں سے آگے بڑھ کر اُس نے اَور دو بھائِیوں یعنی
زبدی کے بیٹے یعقُوب اور اُس کے بھائی یوحنّا کو دیکھا کہ اپنے باپ
زبدی کے ساتھ کشتی پر اپنے جالوں کی مرمّت کر رہے ہیں اور اُن
کو بُلایا۔ [22] وہ فوراً کشتی اور اپنے باپ کو چھوڑ کر اُس کے پِیچھے ہو
لِئے۔

شفا کے بارے میں خداوند یِسُوع کی تعلِیم

[23] اور یِسُوع تمام گلیل میں پِھرتا رہا اور اُن کے عِبادتخانوں
میں تعلِیم دیتا اور بادشاہی کی خُوشخبری کی مُنادی کرتا اور لوگوں کی
ہر طرح کی بیماری اور ہر طرح کی کمزوری کو دُور کرتا رہا۔ [24] اور
اُس کی شُہرت تمام سُوریہ میں پھیل گئی اور لوگ سب بیماروں کو جو
طرح طرح کی بیمارِیوں اور تکلِیفوں میں گرِفتار تھے اور اُن کو جِن
میں بدرُوحیں تِھیں اور مِرگی والوں اور مفلُوجوں کو اُس کے پاس
لائے اور اُس نے اُن کو اچّھا کِیا۔ [25] اور گلیل اور دِکُپُلِس اور
یروشلِیم اور یہُودیہ اور یَردن کے پار سے بے شمار لوگ اُس کے
پیچھے ہو لئے۔

آیا تھا۔ اب تو میرے والد صاحب کچھ بھی ٹھیک نہیں کر سکتے تھے۔ میں بھی حیران تھا کہ کوئی شخص اتنا بدمزاج کیسے ہو سکتا ہے جب کہ اس کا باپ تو نہایت ہی پر سکون اور تمیز دار آدمی تھا۔ ہم سارا دن ہی موڈ آف کئے بیٹھے رہے اور ہم نے اپنا سامان تک بھی نہ کھولا۔

اگلے دن اور بھی سردی تھی۔ ”ہم گھر جا رہے ہیں“ میرے والد کے پہلے الفاظ تھے اور کسی نے اعتراض تک بھی نہ کیا۔

میں نے اس ہفتے ایک مشکل سبق سیکھا۔ مچھلی پکڑنے کے بارے میں نہیں بلکہ لوگوں کے بارے میں۔

جب کسی کو مچھلیاں پکڑنے کو بلایا جائے اور وہ مچھلی نہیں پکڑتے تو وہ لڑتے جھگڑتے ہیں۔

لیکن اس کہانی کا دوسرا رخ نوٹ کریں جب جنہیں مچھلی پکڑنے کے لیے بلایا جاتا ہے وہ پکڑیں ۔۔۔تو پھلتے پھولتے اور ترقی پاتے ہیں!

اطلاق:

کیا خدا کی خدمت کے لئے آپ ایک وفادار کارکن ہیں؟ آپ کے لئے آسان کیا ہے کسی دوسرے سے اپنے ایمان کو سانجھا کریں یا پھر کسی دوسرے مسیحی کے ساتھ بحث و تکرار کریں؟ خدا تعالیٰ سے مدد مانگیں کہ وہ آپ کی آدم گیر بننے میں مدد کرے۔

باب 5

پہاڑی وعظ

(1) وہ اُس بڑے ہجوم کو دیکھ کر پہاڑ پر چڑھ گیا اور جب بیٹھ
گیا تو اُس کے شاگرد اُس کے پاس آئے۔ (2) اور وہ اپنی زُبان کھول
کر اُن کو یُوں تعلیم دینے لگا۔

مُبارک بادیاں

(3) مُبارک ہیں وہ جو دِل کے غرِیب ہیں کیونکہ آسمان کی
بادشاہی اُن ہی کی ہے۔
(4) مُبارک ہیں وہ جو غمگین ہیں کیونکہ وہ تسلّی پائیں گے۔
(5) مُبارک ہیں وہ جو حلیم ہیں کیونکہ وہ زمین کے وارِث
ہوں گے۔
(6) مُبارک ہیں وہ جو راستبازی کے بھُوکے اور پِیاسے ہیں
کیونکہ وہ آسُودہ ہوں گے۔
(7) مُبارک ہیں وہ جو رحمدِل ہیں کیونکہ اُن پر رحم کیا جائے
گا۔
(8) مُبارک ہیں وہ جو پاک دِل ہیں کیونکہ وہ خُدا کو دیکھیں
گے۔
(9) مُبارک ہیں وہ جو صُلح کراتے ہیں کیونکہ وہ خُدا کے بیٹے
کہلائیں گے۔
(10) مُبارک ہیں وہ جو راستبازی کے سبب سے ستائے گئے
ہیں کیونکہ آسمان کی بادشاہی اُن ہی کی ہے۔

آپ کے سفر کے لیے

۵:۱-۴۸

صورتِ حال

سیدنا یسوع نے یہ وعظ کفرنحوم کے قصبے کے قریب ایک پہاڑی پر دیا۔ (دیکھیں ۵ سے ۷ باب) اس کے علاوہ جنابِ متی رسول نے سیدنا یسوع کے چار اور عظیم وعظ بھی بیان کئے ہیں۔

(دیکھیں باب ۱۰، ۱۳، ۱۸، ۲۴ اور ۲۵)

مشاہدہ

سیدنا یسوع حضرت موسیٰ کی شریعت یا نبیوں کی تعلیم کو ختم کرنے کے لیے نہیں آئے بلکہ اُن کی باتوں کو پورا کرنے آئے۔ آپ نے ہمیں کامل بننے کے لیے تلقین کی جیسے کہ ہمارا آسمانی باپ کامل ہے۔

فیضیابی

مقدس خوشی آپ کے دل کے پچھلے دروازے سے آنے والی ہے۔ یہ وہی ہے جس کا آپ نے ہمیشہ خواب دیکھا تھا لیکن کبھی توقع نہیں کی تھی۔ یہ سچ ہے اور یہ بہت ہی اچھی ہے۔ اس میں خدا تعالیٰ آپ کا وکیل، آپ کا باپ، آپ کا سب سے بڑا پرستار، اور آپ کا بہترین دوست ہے۔ خدا تعالیٰ آپ کی طرف ہے، آپ کے دائیں بائیں ہے، آپ کے سامنے ہے، آپ کے دل میں ہے اور آپ کی ہر سمت سے حفاظت کرتا ہے۔ یہ وہ امید ہے جس کی آپ نے کبھی توقع بھی نہیں کی تھی یعنی زندگی کے رستے میں پھول ہی پھول۔

یہ نہایت پاک اور مقدس ہے کیونکہ صرف رب العزت ہی اسے عطا کر سکتا ہے۔ اور یہ ایسی خوشی ہے جو آپ کو ہلا کے رکھ دیتی ہے۔ اور یہ اتنی مقدس ہے کہ اسے کوئی چرا بھی نہیں سکتا۔ اور چونکہ یہ نہایت لذیز ہے اس لیے اس کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا۔

یہ وہی خوشی تھی جو بحر احمر میں رقص کرتی تھی۔ یہ وہی خوشی تھی جس نے یریحو میں نرسنگا پھونکا تھا۔ یہ وہی راز تھا جس نے مقدسہ مریم کو گانے پر مجبور کیا۔ یہ وہی حیرت تھی جس نے بہار کو ایسٹر کی صبح میں بدل دیا۔

یہ وہی مقدس خوشی ہے جس کا وعدہ سیدنا یسوع نے پہاڑی وعظ میں کیا ہے۔

نو بار وہ اِس کا وعدہ کرتا ہے۔ اور وہ ایک غیر متوقع ہجوم سے اس عہد کو دہراتا ہے۔

"وہ جو روح کے غریب ہیں --- وہ جو ماتم کرتے ہیں --- وہ جو حلیم ہیں --- وہ جو بھوکے پیاسے ہیں --- وہ جو رحم کرنے والے ہیں --- وہ جو دل کے پاکیزہ ہیں --- وہ جو صلح کرنے والے ہیں --- وہ جو ستائے جاتے ہیں --- (آیات ۳ تا ۱۰)

زائرین کے اس گروہ کے لیے خدا تعالیٰ نے ایک خاص نعمت کا وعدہ کیا ہے۔ ایک آسمانی خوشی کا۔ ایک مقدس لذت کا۔

اطلاق

آپ خدا تعالیٰ کے سامنے کامل ہونے کے لیے سیدنا یسوع کے حکم کی کیسے تعمیل کر رہے ہیں؟ کیا آپ جھوٹ، ہوس، دھوکہ، لالچ، یا

(11) جب میرے سبب سے لوگ تم کو لَعن طَعن کریں گے اور ستائیں گے اور ہر طرح کی بُری باتیں تُمہاری نِسبت ناحق کہیں گے تو تُم مُبارک ہو گے۔ (12) خُوشی کرنا اور نہایت شادمان ہونا کیونکہ آسمان پر تُمہارا اجر بڑا ہے اِس لئے کہ لوگوں نے اُن نبیوں کو بھی جو تُم سے پہلے تھے اِسی طرح ستایا تھا۔

نمک اور نُور

(13) تُم زمین کے نمک ہو لیکن اگر نمک کا مزہ جاتا رہے تو وہ کِس چِیز سے نمکِین کیا جائے گا؟ پِھر وہ کِسی کام کا نہیں سِوا اِس کے کہ باہر پھینکا جائے اور آدمیوں کے پاؤں کے نِیچے رَوندا جائے۔

(14) تُم دُنیا کے نُور ہو۔ جو شہر پہاڑ پر بسا ہے وہ چُھپ نہیں سکتا۔ (15) اور چراغ جلا کر پَیمانہ کے نِیچے نہیں بلکہ چراغ دان پر رکھتے ہیں تو اُس سے گھر کے سب لوگوں کو رَوشنی پُہنچتی ہے۔ (16) اِسی طرح تُمہاری رَوشنی آدمیوں کے سامنے چمکے تاکہ وہ تُمہارے نیک کاموں کو دیکھ کر تُمہارے باپ کی جو آسمان پر ہے تمجِید کریں۔

توریت کے بارے میں تعلِیم

(17) یہ نہ سمجھو کہ مَیں توَریت یا نبیوں کی کِتابوں کو منسُوخ کرنے آیا ہُوں۔ منسُوخ کرنے نہیں بلکہ پُورا کرنے آیا ہُوں۔ (18) کیونکہ مَیں تُم سے سچ کہتا ہُوں کہ جب تک آسمان اور زمِین ٹل نہ جائیں ایک نُقطہ یا ایک شوشہ توَریت سے ہرگز نہ ٹلے گا جب تک سب کُچھ پُورا نہ ہو جائے۔ (19) پس جو کوئی اِن چھوٹے سے

غور طلب : نئی مخلوق

حضرت متی کی معرفت انجیل کا پانچواں باب انسانی دل کی خدا کی جانب سے بنیادی اور جامد و فطری تشکیل نو کو بیان کرتا ہے۔

ترتیب کا مشاہدہ کریں۔ سب سے پہلے ہم تسلیم کرتے ہیں کہ ہم ضرورت مند ہیں (ہم روح کے غریب ہیں)۔ اگلی بات ہم اپنے غرور اور گھمنڈ سے توبہ کرتے ہیں (ہم ماتم کرتے ہیں)۔ ہم اپنا اختیار اور ہنکار چھوڑ کر سب کچھ خدا کے سپرد کر دیتے ہیں (ہم حلیم ہیں)۔ ہم اُس کی موجودگی کے لیے اِس قدر شکر گزار ہیں کہ ہم اُس کے لیے زیادہ ترستے ہیں (ہم بھوکے اور پیاسے ہیں)۔ جیسے جیسے ہم اُس کے قریب ہوتے جاتے ہیں ہم اُس کی مانند ہوتے جاتے ہیں۔ ہم دوسروں کو معاف کرتے ہیں (ہم رحیم ہیں)۔ ہم اپنا زاویہ نگاہ تبدیل کرتے ہیں (ہم دل کے خالص ہیں)۔ ہم دوسروں سے محبت کرتے ہیں (ہم امن پسند اور صلح پسند ہیں)۔ ہم ناانصافی برداشت کرتے ہیں (ہم ستائے جاتے ہیں)۔

یہ رویئے کی کوئی معمولی تبدیلی نہیں ہے۔ یہ پرانے ڈھانچے کا انہدام اور نئے کی تخلیق ہے۔ تبدیلی جتنی بنیادی، جامد اور فطری ہو گی خوشی اتنی ہی زیادہ ہو گی۔ اور اس کی ہر کوشش قابل قدر ہے کیونکہ یہ خُدا کی خوشی ہے۔

اور اگرچہ آپ کا دل کامل نہیں ہے لیکن یہ بالکل بوسیدہ بھی نہیں ہے۔ اور پھر آپ ناقابل تسخیر بھی نہیں ہیں کم از کم آپ کسی نہ کسی طرح اس سے جڑے ہوئے بھی ہیں۔

اور آپ شرطیہ کہہ سکتے ہیں کہ جس نے آپ کو بنایا وہی جانتا ہے کہ آپ کو کیسے پاک کرنا ہے۔۔۔ باطن سے بھی اور ظاہر سے بھی۔

مطالعے کے لئے رہنمائی

متی ۵:۲۔۱۲ پڑھیں

- زندگی میں دیرپا تبدیلیاں لانا مشکل کیوں ہے؟
- اگر ہم کہتے ہیں کہ ہم خدا پر بھروسہ کرتے ہیں تو پھر ہم اسے اپنے دلوں کو بدلنے کی اجازت دینے سے کیوں ہچکچاتے ہیں؟
- ان طریقوں کی وضاحت کریں جو خدا کسی شخص کے دل کی تشکیل نو اور تعمیر نو کے لیے استعمال کرتا ہے۔
- باطنی اور ظاہری تبدیلی کے درمیان فرق کی وضاحت کریں۔
- بری عادتوں کو ترک کرنے کے کچھ طریقے بتائیں۔
- ہم اپنے دلوں کو خُدا کی تبدیلی کے کام کے لیے کیسے قابل قبول بنا سکتے ہیں؟
- بچوں پر بھروسہ کرنے اور بڑوں سے مختلف طریقوں سے سیکھنے سے ہم کیا سیکھ سکتے ہیں؟
- آپ کو اپنی زندگی کی کس اکائی کو خدا کے تبدیل کرنے والے کام کے حوالے کرنے کی ضرورت ہے؟

چھوٹے حکموں میں سے بھی کسی کو توڑے گا اور یہی آدمیوں کو سِکھائے گا وہ آسمان کی بادشاہی میں سب سے چھوٹا کہلائے گا لیکن جو اُن پر عمل کرے گا اور اُن کی تعلیم دے گا وہ آسمان کی بادشاہی میں بڑا کہلائے گا۔ (20) کیونکہ مَیں تُم سے کہتا ہُوں کہ اگر تُمہاری راستبازی فقِیہوں اور فرِیسیوں کی راستبازی سے زِیادہ نہ ہو گی تو تُم آسمان کی بادشاہی میں ہرگز داخِل نہ ہو گے۔

غُصے کے بارے میں تعلیم

(21) تُم سُن چُکے ہو کہ اگلوں سے کہا گیا تھا کہ خُون نہ کرنا اور جو کوئی خُون کرے گا وہ عدالت کی سزا کے لائِق ہو گا۔ (22) لیکن مَیں تُم سے یہ کہتا ہُوں کہ جو کوئی اپنے بھائی پر غُصّے ہو گا وہ عدالت کی سزا کے لائِق ہو گا اور جو کوئی اپنے بھائی کو پاگل کہے گا وہ صدرعدالت کی سزا کے لائِق ہو گا اور جو اُس کو احمق کہے گا وہ آتشِ جہنّم کا سزاوار ہو گا۔ (23) پس اگر تُو قُربان گاہ پر اپنی نذر گُذرانتا ہو اور وہاں تجھے یاد آئے کہ میرے بھائی کو مُجھ سے کُچھ شِکایت ہے۔ (24) تو وہیں قُربان گاہ کے آگے اپنی نذر چھوڑ دے اور جا کر پہلے اپنے بھائی سے مِلاپ کر۔ تب آکر اپنی نذر گُذران۔ (25) جب تک تُو اپنے مُدّعی کے ساتھ راہ میں ہے اُس سے جلد صُلح کر لے۔ کہِیں اَیسا نہ ہو کہ مُدّعی تجھے مُنصِف کے حوالہ کر دے اور مُنصِف تجھے سِپاہی کے حوالہ کر دے اور تُو قَید خانے میں ڈالا جائے۔ (26) مَیں تجھ سے سچ کہتا ہُوں کہ جب تک تُو کَوڑی کَوڑی ادا نہ کر دیگا وہاں سے ہرگز نہ چُھوٹے گا۔

کذب گوئی کو زندگی سے کم کرتے جاتے ہیں؟ جب آپ ان فتنوں میں سے کسی ایک کا مقابلہ کرتے ہیں تو ہار ماننے کی بجائے دعا کریں، پرستش کے گیت گائیں یا کسی حفظ شدہ آیت کے بارے میں سوچیں۔ ہار ماننے کی بجائے خداتعالیٰ کی تعریف کریں۔

زِنا کے بارے میں تعلِیم

(27) تُم سُن چُکے ہو کہ کہا گیا تھا کہ زِنا نہ کرنا۔ (28) لیکن مَیں
تُم سے یہ کہتا ہُوں کہ جِس کِسی نے بُری خواہِش سے کِسی عَورت پر
نِگاہ کی وہ اپنے دِل میں اُس کے ساتھ زِنا کر چُکا۔ (29) پس اگر تیری
دہنی آنکھ تجھے ٹھوکر کھلائے تو اُسے نِکال کر اپنے پاس سے پھینک
دے کیونکہ تیرے لِئے یِہی بہتر ہے کہ تیرے اعضا میں سے ایک
جاتا رہے اور تیرا سارا بدن جہنّم میں نہ ڈالا جائے۔ (30) اور اگر تیرا
دہنا ہاتھ تجھے ٹھوکر کِھلائے تو اُس کو کاٹ کر اپنے پاس سے پھینک
دے کیونکہ تیرے لِئے یِہی بہتر ہے کہ تیرے اعضا میں سے ایک
جاتا رہے اور تیرا سارا بدن جہنّم میں نہ جائے۔

طلاق کے بارے میں تعلِیم

(31) یہ بھی کہا گیا تھا کہ جو کوئی اپنی بیوی کو چھوڑے اُسے
طلاق نامہ لکھ دے۔ (32) لیکن مَیں تُم سے یہ کہتا ہُوں کہ جو کوئی
اپنی بیوی کو حرام کاری کے سِوا کِسی اَور سبب سے چھوڑ دے وہ اُس
سے زِنا کراتا ہے اور جو کوئی اُس چھوڑی ہُوئی سے بیاہ کرے وہ زِنا
کرتا ہے۔

قَسموں کے بارے میں تعلِیم

(33) پھر تُم سُن چُکے ہو کہ اگلوں سے کہا گیا تھا کہ جُھوٹی قسم نہ
کھانا بلکہ اپنی قسمیں خُداوند کے لِئے پُوری کرنا۔ (34) لیکن مَیں تُم
سے یہ کہتا ہُوں کہ بِالکُل قسم نہ کھانا۔ نہ تو آسمان کی کیونکہ وہ خُدا کا
تخت ہے۔ (35) نہ زمِین کی کیونکہ وہ اُس کے پاؤں کی چَوکی ہے۔ نہ

یروشلیم کی کیونکہ وہ بُزرگ بادشاہ کا شہر ہے۔ (36) نہ اپنے سر کی قسم کھانا کیونکہ تُو ایک بال کو بھی سفید یا کالا نہیں کر سکتا۔ (37) بلکہ تُمہارا کلام ہاں ہاں یا نہیں نہیں ہو کیونکہ جو اِس سے زِیادہ ہے وہ بدی سے ہے۔

اِنتقام کے بارے میں تعلیم

(38) تُم سُن چُکے ہو کہ کہا گیا تھا کہ آنکھ کے بدلے آنکھ اور دانت کے بدلے دانت۔ (39) لیکن مَیں تُم سے یہ کہتا ہُوں کہ شرِیر کا مُقابلہ نہ کرنا بلکہ جو کوئی تیرے دہنے گال پر طمانچہ مارے دُوسرا بھی اُس کی طرف پھیر دے۔ (40) اور اگر کوئی تُجھ پر نالِش کر کے تیرا کُرتا لینا چاہے تو چوغہ بھی اُسے لے لینے دے۔ (41) اور جو کوئی تُجھے ایک کوس بیگار میں لے جائے اُس کے ساتھ دو کوس چلا جا۔ (42) جو کوئی تُجھ سے مانگے اُسے دے اور جو تُجھ سے قرض چاہے اُس سے مُنہ نہ موڑ۔

دُشمنوں سے مُحبّت

(43) تُم سُن چُکے ہو کہ کہا گیا تھا کہ اپنے پڑوسی سے مُحبّت رکھ اور اپنے دُشمن سے عداوت۔ (44) لیکن مَیں تُم سے یہ کہتا ہُوں کہ اپنے دُشمنوں سے مُحبّت رکھّو اور اپنے ستانے والوں کے لِئے دُعا کرو۔ (45) تاکہ تُم اپنے باپ کے جو آسمان پر ہے بیٹے ٹھہرو کیونکہ وہ اپنے سُورج کو بدوں اور نیکوں دونوں پر چمکاتا ہے اور راستبازوں اور ناراستوں دونوں پر مینہ برساتا ہے۔ (46) کیونکہ اگر تُم اپنے مُحبّت رکھنے والوں ہی سے مُحبّت رکھّو تو تُمہارے لِئے کیا اجر ہے؟ کیا محصُول لینے والے بھی اَیسا نہیں کرتے؟ (47) اور اگر تُم فقط اپنے

بھائیوں ہی کو سلام کرو تو کیا زِیادہ کرتے ہو؟ کیا غیر قوموں کے لوگ بھی اَیسا نہیں کرتے؟ (48) پس چاہئے کہ تُم کامِل ہو جَیسا تُمہارا آسمانی باپ کامِل ہے۔

باب 6

خَیرات کے بارے میں تعلیم

(1) خبردار اپنے راستبازی کے کام آدمیوں کے سامنے دِکھانے کے لِئے نہ کرو۔ نہیں تو تُمہارے باپ کے پاس جو آسمان پر ہے تُمہارے لِئے کُچھ اجر نہیں ہے۔ (2) پس جب تُو خَیرات کرے تو اپنے آگے نرسِنگا نہ بجوا جَیسے رِیاکار عِبادت خانوں اور کُوچوں میں کرتے ہیں تاکہ لوگ اُن کی بڑائی کریں۔ مَیں تُم سے سچ کہتا ہُوں کہ وہ اپنا اجر پا چُکے۔ (3) بلکہ جب تُو خَیرات کرے تو جو تیرا دہنا ہاتھ کرتا ہے اُسے تیرا بایاں ہاتھ نہ جانے۔ (4) تاکہ تیری خَیرات پوشِیدہ رہے۔ اِس صُورت میں تیرا باپ جو پوشِیدگی میں دیکھتا ہے تجھے بدلہ دے گا۔

دُعا کے بارے میں تعلیم

(5) اور جب تُم دُعا کرو تو رِیاکاروں کی مانند نہ بنو کیونکہ وہ عِبادت خانوں میں اور بازاروں کے موڑوں پر کھڑے ہو کر دُعا کرنا پسند کرتے ہیں تاکہ لوگ اُن کو دیکھیں۔ مَیں تُم سے سچ کہتا ہُوں کہ وہ اپنا اجر پا چُکے۔ (6) بلکہ جب تُو دُعا کرے تو اپنی کوٹھری میں جا اور دروازہ بند کر کے اپنے باپ سے جو پوشِیدگی میں ہے دُعا کر۔ اِس صُورت میں تیرا باپ جو پوشِیدگی میں دیکھتا ہے تجھے بدلہ

آپ کے سفر کے لیے

۶: ۱-۳۴

صورتِ حال

سیدنا یسوع نے خدا کو خوش کرنے، دعا اور روزہ رکھنے کے بارے میں سکھایا۔ انہوں نے خیرات دینے اور حقیقی دولت تلاش کرنے کے بارے میں بھی سکھایا۔

مشاہدہ

جب ہم سب سے پہلے خدا کی بادشاہی تلاش کرتے ہیں تو پھر ہمیں فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم پُر یقین ہو سکتے ہیں کہ وہ ہمارا خیال رکھے گا۔

فیضیابی

مقدس پولوس رسول نے جناب تیمتھیس سے فرمایا، "اِس مَوجودہ جہان کے دَولت مَندوں کو حکم دے کہ مغرور نہ ہوں اور ناپائیدار دَولت پر نہیں بلکہ خُدا پر اُمّید رکھّیں جو ہمیں لُطف اُٹھانے کے لئے سب چیزیں اِفراط سے دیتا ہے۔"

(۱ تیمتھیس ۶: ۱۷)

اس دنیا کے امیر۔ وہ تم ہو وہ میں ہوں۔ اگر آپ کے پاس اس صفحے کو پڑھنے کے لیے کافی تعلیم ہے، اور اس کتاب کے مالک ہونے

دے گا۔ (7) اور دُعا کرتے وقت غَیر قَوموں کے لوگوں کی طرح
بَک بَک نہ کرو کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ ہمارے بُہت بولنے کے سبب
سے ہماری سُنی جائے گی۔

(8) پس اُن کی مانند نہ بنو کیونکہ تُمہارا باپ تُمہارے مانگنے
سے پہلے ہی جانتا ہے کہ تُم کِن کِن چِیزوں کے مُحتاج ہو۔ (9) پس تُم
اِس طرح دُعا کِیا کرو کہ

اَے ہمارے باپ تُو جو آسمان پر ہے تیرا نام پاک مانا جائے۔
(10) تیری بادشاہی آئے۔ تیری مرضی جَیسی آسمان پر
پُوری ہوتی ہے زِمین پر بھی ہو۔
(11) ہماری روز کی روٹی آج ہمیں دے۔
(12) اور جِس طرح ہم نے اپنے قرض داروں کو مُعاف کِیا
ہے تُو بھی ہمارے قرض ہمیں مُعاف کر۔
(13) اور ہمیں آزمایش میں نہ لا بلکہ بُرائی سے بچا (کیونکہ
بادشاہی اور قُدرت اور جلال ہمیشہ تیرے ہی ہیں۔)
آمِین۔

(14) اِس لِئے کہ اگر تُم آدمیوں کے قصُور مُعاف کرو گے تو
تُمہارا آسمانی باپ بھی تُم کو مُعاف کرے گا۔ (15) اور اگر تُم
آدمیوں کے قصُور مُعاف نہ کرو گے تو تُمہارا باپ بھی تُمہارے
قصُور مُعاف نہ کرے گا۔

روزے کے بارے میں تعلِیم

(16) اور جب تُم روزہ رکھّو تو رِیاکاروں کی طرح اپنی صُورت

کے لیے کافی وسائل ہیں تو آپ ممکنہ طور پر ایک خوشحال شخص ہیں۔ اور یہ ٹھیک ہے۔ خوشحالی وفاداری کا ہی نتیجہ ہے (دیکھیں امثال ۲۲:۴)۔

حضرت پولُوس نے امیروں کو امیر ہونے پر مجرم نہیں ٹھہرایا۔ اس نے صرف احتیاط پر زور دیا۔

کامیابی کبھی ناکامی کو جنم نہیں دیتی۔

پیسہ صرف ایک مختصر مدت کے لئے ہے۔ پیسے کی فراوانی یا کمی صرف ایک زندگی کے لیے محسوس کی جائے گی اس لیے اس میں الجھ کر نہ جائیں۔

تصور کریں کہ آپ خانہ جنگی کے دوران مشرقی پاکستان میں رہ رہے تھے اور آپ نے بڑی تعداد میں کرنسی جمع کی تھی۔

واقعات کے ایک سلسلے کے ذریعے آپ کو یقین ہو گیا کہ مشرقی پاکستان بنگلہ دیش بننے والا ہے اور آپ کا پیسہ جلد ہی بیکار ہو جائے گا۔ آپ کیا کریں گے؟ اگر آپ عقلمند ہیں تو آپ فوراً اس کرنسی سے چھٹکارا پا لیں گے۔ آپ ہر ایک پیسہ اپنی کرنسی میں ڈالیں گے جو بھی نئی آنے والی ہے اور اپنے آپ کو جنگ کے خاتمے کے لئے تیار کریں گے۔

کیا آپ آسمانی کرنسی میں سرمایہ کاری کر رہے ہیں؟ عالمی معیشت گر رہی ہے۔ آپ کا بٹوہ جلد ہی بیکار کاغذوں سے بھرنے والا ہے۔ دنیا کی کرنسی کی کوئی قدر و قیمت نہیں ہو گی جب آپ جہان فانی سے کوچ کر جائیں گے یا جب سیدنا مسیح واپس آئیں گے اور یہ دونوں باتیں کسی بھی لمحے وقوع پذیر ہو سکتی ہیں۔ اگر آپ

اُداس نہ بناؤ کیونکہ وہ اپنا مُنہ بِگاڑتے ہیں تاکہ لوگ اُن کو روزہ دار جانیں۔ مَیں تُم سے سچ کہتا ہُوں کہ وہ اپنا اجر پا چُکے۔ (17) بلکہ جب تُو روزہ رکھّے تو اپنے سر میں تیل ڈال اور مُنہ دھو۔ (18) تاکہ آدمی نہیں بلکہ تیرا باپ جو پوشِیدگی میں ہے تجھے روزہ دار جانے۔ اِس صُورت میں تیرا باپ جو پوشِیدگی میں دیکھتا ہے تجھے بدلہ دے گا۔

آسمان پر خزانہ جمع کرنا

(19) اپنے واسطے زمِین پر مال جمع نہ کرو جہاں کَیڑا اور زنگ خراب کرتا ہے اور جہاں چور نقب لگاتے اور چُراتے ہیں۔ (20) بلکہ اپنے لِئے آسمان پر مال جمع کرو جہاں نہ کَیڑا خراب کرتا ہے نہ زنگ اور نہ وہاں چور نقب لگاتے اور چُراتے ہیں۔ (21) کیونکہ جہاں تیرا مال ہے وہیں تیرا دِل بھی لگا رہے گا۔

بدن کا چراغ

(22) بدن کا چراغ آنکھ ہے۔ پس اگر تیری آنکھ دُرست ہو تو تیرا سارا بدن رَوشن ہو گا۔ (23) اور اگر تیری آنکھ خراب ہو تو تیرا سارا بدن تارِیک ہو گا۔ پس اگر وہ رَوشنی جو تجھ میں ہے تارِیکی ہو تو تارِیکی کَیسی بڑی ہو گی!

خُدا اور دولت

(24) کوئی آدمی دو مالِکوں کی خِدمت نہیں کر سکتا کیونکہ یا تو ایک سے عداوت رکھّے گا اور دُوسرے سے مُحبّت۔ یا ایک سے مِلا رہے گا اور دُوسرے کو ناچِیز جانے گا۔ تُم خُدا اور دَولت دونوں کی خِدمت نہیں کر سکتے۔

اور میں زمینی خزانے جمع کرتے ہیں نہ کہ آسمانی تو اس کا کیا مطلب ہے کہ ہمارا بھروسہ کہاں ہے؟

شاندار دن تب ہوتے ہیں جب ہم اس پر بھروسہ کرتے ہیں۔

آپ کس پر بھروسہ کرتے ہیں؟ خدا پر یا کنگ مور (king more) پر؟ کنگ مور ایک نکما اور بدکردار حکمران ہے۔ وہ کبھی مطمئن نہیں ہوتا۔ اسے زنگ لگ جاتا ہے۔ وہ گل سڑ جاتا ہے۔ وہ اپنی قدر و قیمت کھو دیتا ہے۔ وہ انداز اور اسلوب سے ہٹ جاتا ہے۔ وہ جتنے بھی وعدے کرتا ہے ان میں سے ایک بھی پورا نہیں کر سکتا۔ کنگ مور آپ کا دل توڑ دے گا۔

لیکن بادشاہوں کا بادشاہ؟ وہ ہر بار آپ کو تھام لے گا۔

کیا آپ اپنی روزمرہ کی ضروریات کے بارے میں فکر مند ہوتے ہیں؟ ان اوقات کے بارے میں سوچیں جب اللہ تعالیٰ نے آپ کی ضروریات پوری کیں۔ اُس کا شکریہ ادا کریں کہ وہ آپ کی پروا کرتا ہے۔ خود کو اس پر مرکوز رکھیں۔

غور طلب: تفصیلات

جو آپ کے لیے اہم ہے رب العزت کے لیے اہمیت رکھتا ہے۔

آپ کو لگتا ہے کہ جب بڑی چیزوں کی بات آتی ہے تو یہ سچ ہے۔ جب موت، بیماری، گناہ، اور آفت جیسی بڑی مشکلات کی بات آتی ہے تو آپ سمجھتے ہیں کہ خدا کو پرواہ ہے۔

لیکن چھوٹی چیزوں کے بارے میں کیا ہے؟ بد مزاج اور بد معاش مالکان، ٹائر پینکچر یا کھوئے ہوئے پالتو جانوروں کے بارے میں کیا خیال ہے؟ ٹوٹے ہوئے برتنوں، جہازوں اور ریل گاڑیوں کی دیری، دانتوں میں درد، یا کریش ہارڈ ڈسک کے بارے میں کیا خیال ہے؟ کیا یہ خدا تعالیٰ کے لیے اہمیت رکھتے ہیں؟

اُس کے پاس چلانے کے لیے ایک وسیع و عریض کائنات ہے۔ اس کے پاس توازن رکھنے کے لیے سیارے، چاند، ستارے اور صدور اور بادشاہوں کی نگرانی ہے۔ اس کے پاس فکر کرنے کے لیے جنگیں اور قحط ہیں۔

"میں کون ہوتا ہوں کہ اُسے اپنے انگوٹھے کے بڑھتے ہوئے ناخنوں کے بارے میں بتاؤں؟"

مجھے خوشی ہے کہ آپ نے پوچھا۔ میں آپ کو بتاتا ہوں کہ آپ کون ہیں؟ اصل میں، مجھے اعلان کرنے دیں کہ آپ کون ہیں۔

آپ خدا تعالیٰ کے وارث ہیں۔

آپ ابدی ہیں۔

آپ کے پاس ایک تاج ہے۔

آپ ایک مقدس کاہن ہیں۔

آپ کو تخلیق سے پہلے ہی چنا گیا تھا۔

لیکن مندرجہ بالا میں سے کسی سے بھی زیادہ ۔۔۔ کسی بھی خطاب، لقب یا عہدے سے زیادہ اہم ۔۔۔ یہ سادہ سی حقیقت ہے کہ آپ خدا کے فرزند ہیں۔

"باپ نے ہم سے کَیسی مُحبّت کی ہے کہ ہم خُدا کے فرزند کہلائے۔" (۱یوحنا۳:۱)

مجھے یہ آخری جملہ بے حد پسند ہے! "ہم واقعی اس کے فرزند ہیں۔" یہ ایسے ہی ہے جیسے جناب یوحنا کو معلوم تھا کہ ہم میں سے کچھ سر ہلا کر کہیں گے، "میں اسکا فرزند نہیں ہوں۔ ہو سکتا ہے کہ مدر ٹریسا، بلی گراہم جیسے لوگ ہوں۔ لیکن میں نہیں۔" اگر یہ آپ کا احساس اور خیال ہے تو مقدس یوحنا نے یہ آیت آپ کے لئے ہی تحریر فرمائی ہے۔

"ہم واقعی اس کے فرزند ہیں۔"

نتیجتاً اگر کوئی چیز آپ کے لیے اہم ہے تو وہ خدا کے لیے بھی اہم ہے۔

تو آگے بڑھیں۔ رب العزت کو بتائیں کہ کیا دکھ اور تکلیف ہے۔ اُس سے بات کریں۔ وہ آپ کو پسِ پشت نہیں ڈالے گا۔ وہ ایسا نہیں سوچے گا کہ یہ بے توقی ہے۔ "کیونکہ ہمارا اَیسا سردار کاہِن نہیں جو ہماری کمزورِیوں میں ہمارا ہمدرد نہ ہو سکے بلکہ وہ سب باتوں میں ہماری طرح آزمایا گیا تَو بھی بے گُناہ رہا۔ پس آؤ ہم فضل کے تخت کے پاس دِلیری سے چلیں تاکہ ہم پر رَحم ہو اور وہ فضل حاصِل کریں جو ضرُورت کے وقت ہماری مدد کرے۔" (عبرانیوں۴:۱۵۔۱۶)

کیا خدا ہماری زندگی میں چھوٹی سے چھوٹی چیزوں کی پرواہ کرتا ہے؟ بہتر ہے کہ آپ یقین کریں۔

اگر یہ آپ کے لیے اہمیت رکھتا ہے تو یہ اُس کے لیے بھی اہمیت رکھتا ہے۔

مطالعے کے لیے رہنمائی

متی ۶:۲۵-۳۲ پڑھیں

- ایک بظاہر معمولی چیز کی وضاحت کریں جو آپ کے پورے دن کو برباد کر سکتی ہے۔
- دو چیزوں کے نام بتائیں جن کے بارے میں آپ واقعی، واقعی یقین رکھتے ہیں کہ خدا کے لیے بہت چھوٹی ہو سکتی ہیں۔
- آپ کے خیال میں لوگوں کو زندگی کی بنیادی ضروریات میں سے کن چیزوں کی زیادہ فکر ہوتی ہے؟
- بعض اوقات یہ یقین کرنا کیوں مشکل ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ ہماری زندگی کی چھوٹی سے چھوٹی تفصیلات کا بھی خیال رکھتا ہے؟
- اگر رب العزت ہماری ضروریات کو جانتا ہے تو ہم ان کی فکر کیوں کرتے ہیں؟
- وضاحت کریں کہ آپ کے لیے اس کا کیا مطلب ہے کہ آپ کو تخلیق سے پہلے ہی خدا تعالیٰ نے چن لیا تھا۔
- یہ یقین کرنا کہ خدا کے نزدیک آپ بہت ہی اہم ہیں، آپ کی بنیادی ضروریات کے بارے میں آپ کے رویے پر کیا اثر ڈالتا ہے؟
- آپ کی زندگی کے لیے خُدا کی فکر مندی پر، آپ کو سب سے زیادہ کیا حیران کر دیتا ہے؟
- اگر آپ خدا کی گود میں بیٹھے بچے ہوتے تو آپ اسے کس تکلیف کے بارے میں بتاتے؟

فکر اور پریشانی

(25) اِس لِئے مَیں تُم سے کہتا ہُوں کہ اپنی جان کی فِکر نہ کرنا
کہ ہم کیا کھائیں گے یا کیا پِئیں گے؟ اور نہ اپنے بدن کی کہ کیا پہنیں
گے؟ کیا جان خُوراک سے اور بدن پوشاک سے بڑھ کر نہیں؟
(26) ہوا کے پرِندوں کو دیکھو کہ نہ بوتے ہیں نہ کاٹتے۔ نہ کوٹھیوں
میں جمع کرتے ہیں تَو بھی تُمہارا آسمانی باپ اُن کو کھِلاتا ہے۔ کیا تُم
اُن سے زِیادہ قدر نہیں رکھتے؟ (27) تُم میں اَیسا کَون ہے جو فِکر کر
کے اپنی عُمر میں ایک گھڑی بھی بڑھا سکے؟
(28) اور پوشاک کے لِئے کیوں فِکر کرتے ہو؟ جنگلی سوسن
کے درختوں کو غَور سے دیکھو کہ وہ کِس طرح بڑھتے ہیں۔ وہ نہ
مِحنت کرتے نہ کاتتے ہیں۔ (29) تَو بھی مَیں تُم سے کہتا ہُوں کہ

سُلیمان بھی باوُجُود اپنی ساری شان و شوکت کے اُن میں سے کِسی
کی مانِند مُلبّس نہ تھا۔ (30) پس جب خُدا مَیدان کی گھاس کو جو آج
ہے اور کل تنُور میں جھونکی جائے گی اَیسی پوشاک پہناتا ہے تو اَے
کم اِعتقادو تُم کو کیوں نہ پہنائے گا؟

(31) اِس لِئے فِکرمند ہو کر یہ نہ کہو کہ ہم کیا کھائیں گے یا کیا
پِئیں گے یا کیا پہنیں گے؟ (32) کیونکہ اِن سب چِیزوں کی تلاش
میں غَیر قَومیں رہتی ہیں اور تُمہارا آسمانی باپ جانتا ہے کہ تُم اِن
سب چِیزوں کے مُحتاج ہو۔ (33) بلکہ تُم پہلے اُس کی بادشاہی اور اُس
کی راستبازی کی تلاش کرو تو یہ سب چِیزیں بھی تُم کو مِل جائیں گی۔
(34) پس کل کے لِئے فِکر نہ کرو کیونکہ کل کا دِن اپنے لِئے آپ فِکر
کرلے گا۔ آج کے لِئے آج ہی کا دُکھ کافی ہے۔

باب 7

دُوسروں کی عیب جوئی

(1) عیب جوئی نہ کرو کہ تُمہاری بھی عَیب جوئی نہ کی جائے۔
(2) کیونکہ جِس طرح تُم عَیب جوئی کرتے ہو اُسی طرح تُمہاری بھی
عیب جوئی کی جائے گی اور جِس پَیمانے سے تُم ناپتے ہو اُسی سے
تُمہارے واسطے ناپا جائے گا۔ (3) تُو کیوں اپنے بھائی کی آنکھ کے
تِنکے کو دیکھتا ہے اور اپنی آنکھ کے شہتِیر پر غَور نہیں کرتا؟ (4) اور
جب تیری ہی آنکھ میں شہتِیر ہے تو تُو اپنے بھائی سے کیونکر کہہ سکتا
ہے کہ لا تیری آنکھ میں سے تِنکا نِکال دُوں؟ (5) اَے رِیاکار پہلے
اپنی آنکھ میں سے تو شہتِیر نِکال پھر اپنے بھائی کی آنکھ میں سے تِنکے

آپ کے سفر کے لیے

۷:۱-۲۹

صورتِ حال

حضرت متی رسول نے سیدنا یسوع کے واعظ کے اختتام کو درج فرمایا ہے۔ سیدنا یسوع المسیح نے اپنے سننے والوں کو بلایا کہ وہ اس کی تعلیم کو عمل میں لائیں۔

مشاہدہ

سیدنا یسوع المسیح نے کہا کہ حقیقی راستہ جو زندگی کی طرف لے جاتا ہے وہ باطنی تبدیلی پر مبنی ہے نہ کہ ظاہری اعمال پر۔

کیا آپ اپنی دنیا میں تبدیلی لانا چاہتے ہیں؟ تو

کو اچّھی طرح دیکھ کر نِکال سکے گا۔

(6) پاک چیز کُتّوں کو نہ دو اور اپنے موتی سُوٗروں کے آگے نہ ڈالو۔ اَیسا نہ ہو کہ وہ اُن کو پاؤں تلے رَوندیں اور پلٹ کر تُم کو پھاڑیں۔

مانگنا، ڈھونڈنا اور کھٹکھٹانا

(7) مانگو تو تُم کو دِیا جائے گا۔ ڈُھونڈو تو پاؤ گے۔ دروازہ کھٹکھٹاؤ تو تُمہارے واسطے کھولا جائے گا۔ (8) کیونکہ جو کوئی مانگتا ہے اُسے مِلتا ہے اور جو ڈُھونڈتا ہے وہ پاتا ہے اور جو کھٹکھٹاتا ہے اُس کے واسطے کھولا جائے گا۔ (9) تُم میں اَیسا کَون سا آدمی ہے کہ اگر اُس کا بیٹا اُس سے روٹی مانگے تو وہ اُسے پتّھر دے؟ (10) یا اگر مچھلی مانگے تو اُسے سانپ دے؟ (11) پس جب کہ تُم بُرے ہو کر اپنے بچّوں کو اچّھی چِیزیں دینا جانتے ہو تو تُمہارا باپ جو آسمان پر ہے اپنے مانگنے والوں کو اچّھی چِیزیں کیوں نہ دے گا؟ (12) پس جو کُچھ تُم چاہتے ہو کہ لوگ تُمہارے ساتھ کریں وُہی تُم بھی اُن کے ساتھ کرو کیونکہ تَورَیت اور نبیوں کی تعلِیم یِہی ہے۔

تنگ دروازہ

(13) تنگ دروازے سے داخِل ہو کیونکہ وہ دروازہ چَوڑا ہے اور وہ راستہ کُشادہ ہے جو ہلاکت کو پُہنچاتا ہے اور اُس سے داخِل ہونے والے بُہت ہیں۔ (14) کیونکہ وہ دروازہ تنگ ہے اور وہ راستہ سُکڑا ہے جو زِندگی کو پُہنچاتا ہے اور اُس کے پانے والے تھوڑے ہیں۔

پرہیز گار اور پاک زندگی گزاریں

اپنے شریک حیات کے ساتھ وفادار رہیں۔

دفتر میں دھوکہ دہی اور بے ایمانی سے انکار کرنے والے بنیں

ایسے پڑوسی بنیں جو ہمسائیگی کے فرائض نبھائے

ایسے ملازم بنیں جو کام کرئے اور شکایت نہ کرئے۔

اپنے بل اپنے وسائل سے ہی ادا کریں۔

اپنا حصے کا کام بھرپور انداز سے کریں اور زندگی سے لطف اندوز ہوں۔

اپنے قول و فعل میں تضاد نہ رکھیں

۱۔ تھیسلنیکیوں ۴ باب اسکی ۱۱ اور ۱۲ آیت میں مقدس پولوس رسول کے الفاظ کی آخری سطر کو نوٹ کریں، "اور جِس طرح ہم نے تُم کو حکم دِیا چُپ چاپ رہنے اور اپنا کاروبار کرنے اور اپنے ہاتھوں سے محنت کرنے کی ہِمّت کرو۔ تاکہ باہِر والوں کے ساتھ شایستگی سے برتاؤ کرو اور کِسی چیز کے مُحتاج نہ ہو۔"

ایک پُرامن اور مطمئن زندگی غیر ایمان داروں کو مومنین کا احترام کرنے کی جانب مائل کرتی ہے۔ کیا ہوتا اگر مقدس یوحنا کی زندگی اُن کے الفاظ سے میل نہ کھاتی؟ کیا ہوتا اگر وہ توبہ کی تبلیغ کرتے اور خود بدکاری میں رہتے؟ کیا ہوتا اگر وہ خود تقدس اور توبہ کا مطالبہ کرتے اور خود بے ایمانی کی شہرت رکھتے؟ اگر مقدس یوحنا کی زندگی اُن کے الفاظ سے مطابقت نہ رکھتی تو کیا اُن کا پیغام دوسروں کے لیے بالکل بے فائدہ ہی نہ ٹھہرتا۔

سیدنا یسوع المسیح بائبل میں

سیدنا مسیح: واحد جو ہمیں قبول فرماتے ہیں

لیبلز۔ گذشتہ روز ایک ساتھی نے مجھے ایک لیبل دیا۔ ہم کچھ اخلاقی مسائل کے بارے میں ایک جاندار بحث میں پڑ گئے تھے۔ ہماری گفتگو میں کہیں اُس نے مجھ سے پوچھا کہ میں کیا کام کرتا ہوں؟ میں نے اسے بتایا کہ میں خدا تعالیٰ کا خادم ہوں اور اُس نے کہا اوہ، متعجب ہوا اور خاموش ہو گیا۔

میں کہنا چاہتا تھا نہیں، آپ ایسا نہ کریں۔ کیا آپ مجھے بھی اُسی کھاتے میں ڈالیں گے؟ میں ایسا خادم نہیں ہوں۔ میں میکس ہوں جو دوسرے خاموں کو سیکھاتا ہوں کیا آپ مجھے ان بھکاریوں اور منافقوں کے ساتھ اسی کھاتے میں ڈالیں گے؟ یہ مناسب نہیں ہے۔

لیبلز۔ اتنا آسان انہیں کسی بھی شخص پر لگا دیں اور آپ جانتے ہیں کہ کیا ہو گا۔

اگر خدا نے ہمارے ساتھ ایسا کیا تو کیا ہو گا؟ کیا ہو گا اگر خدا نے ہماری ظاہری شکل سے ہمارا فیصلہ کیا؟ کیا ہو گا اگر اس نے اس بنیاد پر ہمارا فیصلہ کیا کہ ہم کہاں پروان چڑھے ہیں؟ یا ہم روزی روٹی کے لیے کیا کام کرتے ہیں؟ یا وہ غلطیاں جو ہم نے جوانی میں کی تھیں؟ تو کیا ہو گا؟ وہ ایسا نہیں کرے گا کیا وہ ایسا کرے گا؟

"عیب جوئی نہ کرو کہ تمھاری بھی عیب جوئی نہ کی جائے۔ کیوں کہ جس طرح تم عیب جوئی کرتے ہو اُسی طرح تمھاری بھی عیب جوئی کی جائے گی اور جس پیمانے سے تم ناپتے ہو اُسی سے تمھارے واسطے ناپا جائے گا۔ (متی ۷: ۱۔ ۲)

الزام لگاتے اور عیب لگاتے وقت محتاط رہیں۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہمیں امتیاز نہیں کرنا چاہیے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہمیں کسی پر فتویٰ نہیں دینا چاہیے۔ جس پیمانے سے آپ بدولتِ فضل بخشتے ہیں اسی سے آپ کو بھی بخشا جائے گا۔

سیدنا یسوع المسیح نے جنمی اندھے کو ایک اور نظر سے دیکھا۔ اس سے بات چیت کرنے کی بجائے انہوں نے اُسے خدا تعالیٰ کی جانب سے ایک موقعے کے طور پر دیکھا۔ وہ اندھا کیوں تھا؟ تا کہ "خُدا کے کام اُس میں ظاہر ہوں" (یوحنا ۹: ۳)۔ کیا نقطہ نظر ہے! یہ اندھا آدمی تقدیر کا شکار نہیں تھا وہ تو ایک معجزے کا منتظر تھا۔ سیدنا یسوع المسیح نے اسے لیبل نہیں لگایا۔ انہوں نے اُس کی مدد کی۔ سیدنا یسوع المسیح کو ماضی کی نسبت مستقبل کی زیادہ فکر تھی۔

اس کہانی میں آپ کا سب سے زیادہ تعلق کس سے ہے؟ آپ میں سے بعض کا تعلق جنمی اندھے سے ہے۔ آپ موضوعِ گفتگو رہے ہیں۔ آپ کے ظاہر کو دیکھ کر آپ سے قطع تعلق کیا گیا ہے۔ آپ پر لیبل لگا دیا گیا ہے۔

اگر ایسا ہے تو جانیں کہ اس آدمی نے کیا سیکھا۔ جب سب آپ کو رد کرتے ہیں تو سیدنا مسیح آپ کو قبول فرماتے ہیں۔ جب باقی سب آپ کو چھوڑ دیتے ہیں تو سیدنا مسیح آپ کو ڈھونڈتے ہیں۔ جب کوئی بھی آپ کا ساتھ نہیں دیتا اور آپ کا انکار کر دیتا ہے تو سیدنا مسیح آپ کو اپنا لیتے ہیں۔ جب کوئی بھی آپ کو وقت نہیں دیتا اور بات نہیں کرتا تو سیدنا یسوع آپ کو ابدیت کے الفاظ دیتے ہیں۔

باقی لوگ آپ کا دوسرے مبصرین سے تعلق قائم کریں گے۔ آپ نے فیصلہ دے دیا ہے۔ آپ نے لیبل لگا دیا ہے۔ آپ نے حقائق جاننے سے پہلے ہی اعلان جرم کر دیا ہے۔ اگر یہ آپ ہیں تو مقدس یوحنا کی انجیل کا ۹ باب اس کی ۴ آیت دیکھیں اور سمجھیں کہ رب العزت کے کیا کام ہیں۔

"جِس نے مُجھے بھیجا ہے ہمیں اُس کے کام دِن ہی دِن کو کرنا ضرُور ہیں۔ وہ رات آنے والی ہے جِس میں کوئی شخص کام نہیں کر سکتا۔"

رب العزت کے کیا کام ہیں؟ لوگوں کو قبول کرنا۔ عیب نکالنے سے پہلے پیار کرنا۔ ملامت کرنے سے پہلے احتیاط کرنا۔

لیبل لگانے سے پہلے غور و خوص ضرور کرو۔

دَرخت اور اُس کا پھل

(15) جھُوٹے نبیوں سے خبر دار رہو جو تُمہارے پاس بھیڑوں
کے بھیس میں آتے ہیں مگر باطِن میں پھاڑنے والے بھیڑیے ہیں۔
(16) اُن کے پھلوں سے تُم اُن کو پہچان لو گے۔ کیا جھاڑِیوں سے
انگُور یا اُونٹ کٹاروں سے انجیر توڑتے ہیں؟ (17) اِسی طرح ہر ایک
اچھّا درخت اچھّا پَھل لاتا ہے اور بُرا درخت بُرا پھل لاتا ہے۔
(18) اچھّا درخت بُرا پَھل نہیں لا سکتا نہ بُرا درخت اچھّا پَھل لا سکتا
ہے۔ (19) جو درخت اچھّا پَھل نہیں لاتا وہ کاٹا اور آگ میں ڈالا جاتا
ہے۔ (20) پس اُن کے پَھلوں سے تُم اُن کو پہچان لو گے۔

یسوع سے واقفیت

(21) جو مُجھ سے اَے خداوند اَے خُداوند! کہتے ہیں اُن میں
سے ہر ایک آسمان کی بادشاہی میں داخِل نہ ہو گا مگر وُہی جو میرے
آسمانی باپ کی مرضی پر چلتا ہے۔ (22) اُس دِن بُہتیرے مُجھ سے
کہیں گے اَے خُداوند اَے خُداوند! کیا ہم نے تیرے نام سے
نبُوّت نہیں کی اور تیرے نام سے بدرُوحوں کو نہیں نِکالا اور تیرے
نام سے بُہت سے معجزے نہیں دِکھائے؟ (23) اُس وقت مَیں اُن
سے صاف کہہ دُوں گا کہ میری کبھی تُم سے واقفیت نہ تھی۔ اَے
بدکارو میرے پاس سے چلے جاؤ۔

چٹان پر گھر

(24) پس جو کوئی میری یہ باتیں سُنتا اور اُن پر عمل کرتا ہے وہ
اُس عقل مند آدمی کی مانِند ٹھہرے گا جِس نے چٹان پر اپنا گھر

ہمارے لئے بھی ایسا ہی ہے

لوگ ہماری باتوں اور کلام کو سننے سے زیادہ ہمارے اعمال اور کاموں پر غور کر رہے ہوتے ہیں۔

اسیسی کے مقدس فرانسس نے ایک بار ایک نوجوان راہب کو اپنے ساتھ شہر میں تبلیغ کے لیے مدعو کیا۔ اس زیر تربیت نوجوان کو یہ شاندار موقع ملا تھا۔ دونوں شہر کے لیے روانہ ہوئے، پہلے شہر کی اہم اور بڑی سڑک پر چلے، پھر کئی سائیڈ گلیوں میں اوپر اور نیچے چلے۔ انہوں نے تاجروں اور پھیری والوں سے بات چیت کی اور شہریوں کی خیر و عافیت پوچھی۔ کچھ دیر بعد وہ دوسرے راستے سے گرجے کی طرف لوٹ گئے۔

زیر تربیت لڑکے نے فرانسس کو اس کا اصل کام یاد دلایا۔ ”فادر، آپ بھول گئے ہیں کہ ہم تبلیغ کے لیے شہر گئے تھے۔“

”میرے بیٹے،“ انہوں نے جواب دیا، ”ہم نے تبلیغ کی ہے۔ ہمیں بہت سے لوگوں نے دیکھا ہے۔ ہمارے طرزِ عمل کو قریب سے دیکھا گیا ہے۔ ہمارے رویوں کو قریب سے دیکھا گیا ہے۔ ہمارے الفاظ کو سنا گیا ہے۔ اس طریقے سے ہی ہم نے صبح کا خطبہ دیا ہے۔“

مقدس یوحنا اپنے سے زیادہ سیدنا مسیح کے لیے آواز تھے۔ اُن کی زندگی اُن کے الفاظ سے میل کھاتی تھی۔ جب کسی شخص کے قول و فعل میں توازن ہو تو فیوژن دھماکہ خیز ہوتا ہے۔ لیکن جب کسی شخص کے قول و فعل میں تضاد ہو تو نتیجہ تباہ کن ہوتا ہے۔ لوگ ہمارے نام سے نہ جانیں کہ ہم مسیحی ہیں بلکہ اس

زندگی سے جو ہم جیتے ہیں اس سے جانیں کہ ہم مسیح کے ہیں۔

اطلاق

دوسرے آپ کی زندگی کے بارے میں کیا کہیں گے؟ آپ کس قسم کے ثمرات پیدا کر رہے ہیں؟ تین مخصوص اقدامات کے بارے میں سوچیں جو آپ مسیحی زندگی گزارنے کے لیے اٹھا سکتے ہیں۔

آپ کے سفر کے لیے

۸:۱-۳۴

صورتِ حال

مقدس متی رسول نے سیدنا یسوع المسیح کے معجزات درج کیے جن میں وہ لوگ شامل تھے جو بیمار، روگی اور علیل تھے۔

مشاہدہ

فطرت پر سیدنا یسوع المسیح کی قدرت کا اظہار ایک ایسا طریقہ تھا جس سے خُداوند نے اپنے آپ کو اپنے شاگردوں پر ظاہر کیا۔ یہ ایمان اور صلح وامن کی عکاسی کرتا ہے۔

بنایا۔ [25] اور مینہ برسا اور پانی چڑھا اور آندھیاں چلیں اور اُس گھر پر
ٹکریں لگیں لیکن وہ نہ گِرا کیونکہ اُس کی بُنیاد چٹان پر ڈالی گئی تھی۔

[26] اور جو کوئی میری یہ باتیں سُنتا ہے اور اُن پر عمل نہیں
کرتا وہ اُس بیوُقُوف آدمی کی مانِند ٹھہرے گا جس نے اپنا گھر ریت
پر بنایا۔ [27] اور مینہ برسا اور پانی چڑھا اور آندھیاں چلیں اور اُس
گھر کو صدمہ پُہنچایا اور وہ گر گیا اور بِالکُل برباد ہو گیا۔

یِسُوع کا اِختیار

[28] جب یِسُوع نے یہ باتیں ختم کیں تو اَیسا ہُوا کہ ہجوم اُس
کی تعلیم سے حَیران ہُوا۔ [29] کیونکہ وہ اُن کے فقیہوں کی طرح
نہیں بلکہ صاحبِ اِختیار کی طرح اُن کو تعلِیم دیتا تھا۔

باب 8

یِسُوع ایک کوڑھی کو شِفا دیتا ہے

[1] جب وہ اُس پہاڑ سے اُترا تو بُہت بڑا ہجوم اس کے پیچھے ہو
لیا۔ [2] اور دیکھو ایک کوڑھی نے پاس آ کر اُسے سِجدہ کِیا اور کہا ”
اَے خُداوند اگر تُو چاہے تو مُجھے پاک صاف کر سکتا ہے۔“

[3] اُس نے ہاتھ بڑھا کر اُسے چُھؤا اور کہا مَیں چاہتا ہُوں تُو
پاک صاف ہو جا۔ وہ فوراً کوڑھ سے پاک صاف ہو گیا۔

[4] یِسُوع نے اُس سے کہا خبردار کِسی سے نہ کہنا بلکہ جا کر
اپنے تئیں کاہِن کو دِکھا اور جو نذر مُوسیٰ نے مُقرّر کی ہے اُسے
گُذران تا کہ اُن کے لِئے گواہی ہو۔

یسُوع ایک رُومی صُوبے دار کے نَوکر کو شِفا دیتا ہے

(5) اور جب وہ کفرنحوم میں داخِل ہُؤا تو ایک صُوبے دار اُس کے پاس آیا اور اُس کی مِنّت کر کے کہا۔

(6) "اَے خُداوند میرا خادِم فالِج کا مارا گھر میں پڑا ہے اور نِہایت تکلِیف میں ہے۔"

(7) اُس نے اُس سے کہا مَیں آ کر اُس کو شِفا دُوں گا۔

(8) صُوبے دار نے جواب میں کہا "اَے خُداوند مَیں اِس لائِق نہیں کہ تُو میری چھت کے نِیچے آئے بلکہ صِرف زُبان سے کہہ دے تو میرا خادِم شِفا پا جائے گا۔ (9) کیونکہ مَیں بھی دُوسرے کے اِختیار میں ہُوں اور سِپاہی میرے ماتحت ہیں اور جب ایک سے کہتا ہُوں کہ جا تو وہ جاتا ہے اور دُوسرے سے کہ آ تو وہ آتا ہے اور اپنے نَوکر سے کہ یہ کر تو وہ کرتا ہے۔"

(10) یِسُوع نے یہ سُن کر تعجُّب کِیا اور پِیچھے آنے والوں سے کہا مَیں تُم سے سچ کہتا ہُوں کہ مَیں نے اِسرائیل میں بھی اَیسا اِیمان نہیں پایا۔ (11) اور مَیں تُم سے کہتا ہُوں کہ بہتیرے مشرق اور مغرب سے آ کر ابرہام اور اِضحاق اور یعقُوب کے ساتھ آسمان کی بادشاہی کی ضِیافت میں شرِیک ہوں گے۔ (12) مگر بادشاہی کے بیٹے باہر اندھیرے میں ڈالے جائیں گے۔ وہاں رونا اور دانت پِیسنا ہو گا۔ (13) اور یِسُوع نے صُوبے دار سے کہا جا جَیسا تیرا اِیمان ہے تیرے لِئے وَیسا ہی ہو اور اُسی گھڑی خادِم نے شِفا پائی۔

اگر آپ اپنا ایمان کھو دیتے ہیں، ہو سکتا ہے آپ اسے آہستہ آہستہ کھوئیں۔ اور بتدریج کھونے سے، آپ روحانی طور پر کمزور ہوتے جائیں گے۔ اور اگر آپ اپنے کمپاس سے رہنمائی نہیں لیتے تو راستہ بھٹکیں گے۔ آپ کے بادبان درست رستے پر نہیں رہیں گے۔ آپ کے مستول بھی بیکار ہوتے جائیں گے۔ اور سب سے بری بات یہ کہ آپ اپنی کشتی کو لنگر انداز کرنا بھول جائیں گے۔ اور اس سے پہلے کہ آپ یہ جان پائیں، آپ سمندر کی طوفانی لہروں میں ڈگمگا رہے ہوں گے۔

طوفان میں استحکام نئے پیغام سے نہیں بلکہ پرانے کو سمجھنے سے آتا ہے۔ سب سے زیادہ قابل اعتماد لنگر کے مقامات حالیہ دریافتیں نہیں ہیں بلکہ وقت کے ساتھ ساتھ آزمائی ہوئی سچائیاں ہیں۔ جن کی بنیاد بدلتی ہوئی ہواؤں کے تجربات کے بعد رکھی گئی ہے۔ اپنی روح کو اُن قابلِ اعتماد لنگر کے مقامات سے جوڑو تو کوئی لہر اتنی بڑی نہیں ہے کہ وہ تمہیں نیچا دکھا سکے۔

اطلاق

آپ کتنی وفاداری سے دعا کرتے ہیں؟ بائبل پڑھتے اور گرجہ گھر جاتے ہیں؟ کیا دُعا اور بائبل کا مطالعہ آپ کی زندگی کا باقاعدہ حصہ ہے یا کیا آپ صرف ہنگامی حالات میں ان کا سہارا لیتے ہیں؟ خدا سے دعا کریں کہ جب اُفق پر کوئی طوفان نہ ہو وہ تب بھی آپ کی زندگی کو خداوند یسوع المسیح میں لنگر انداز کرنے اور زیادہ وفادار بننے میں آپ کی مدد کرے۔

یِسُوع پطرس کی ساس کو شفا دیتا ہے

(14) اور یِسُوع نے پطرس کے گھر میں آ کر اُس کی ساس کو تپ میں پڑی دیکھا۔ (15) اُس نے اُس کا ہاتھ چُھؤا اور تپ اُس پر سے اُتر گئی اور وہ اُٹھ کھڑی ہُوئی اور اُس کی خِدمت کرنے لگی۔

یِسُوع بُہت لوگوں کو شِفا دیتا ہے

(16) جب شام ہُوئی تو اُس کے پاس بُہت سے لوگوں کو لائے جِن میں بدرُوحیں تِھیں۔ اُس نے رُوحوں کو زُبان ہی سے کہہ کر نِکال دِیا اور سب بیماروں کو اچّھا کر دِیا۔ (17) تاکہ جو یسعیاہ نبی کی معرفت کہا گیا تھا وہ پُورا ہو کہ

”اُس نے آپ ہماری کمزورِیاں لے لِیں اور بیمارِیاں اُٹھا لِیں۔“

یِسُوع کی شاگردی

(18) جب یِسُوع نے اپنے چَوگِرد بُہت ہجوم دیکھا تو پار چلنے کا حُکم دِیا۔ (19) اور ایک فقِیہہ نے پاس آ کر اُس سے کہا ”اَے اُستاد جہاں کہِیں تُو جائے گا مَیں تیرے پِیچھے چلُوں گا۔“

(20) یِسُوع نے اُس سے کہا کہ لومڑِیوں کے بھٹ ہوتے ہیں اور ہوا کے پرِندوں کے گھونسلے مگر اِبنِ آدم کے لِئے سر دھرنے کی بھی جگہ نہیں۔

(21) ایک اَور شاگرد نے اُس سے کہا اَے خُداوند مُجھے اِجازت دے کہ پہلے جا کر اپنے باپ کو دفن کرُوں۔

(22)یسُوع نے اُس سے کہا تُو میرے پیچھے چل اور مُردوں کو
اپنے مُردے دفن کرنے دے۔

یسُوع طوفان کو تھما دیتا ہے

(23)جب وہ کشتی پر چڑھا تو اُس کے شاگرد اُس کے ساتھ ہو
لِئے۔ (24)اور دیکھو جِھیل میں اَیسا بڑا طوفان آیا کہ کشتی لہروں میں
چُھپ گئی مگر وہ سوتا تھا۔ (25)اُنہوں نے پاس آ کر اُسے جگایا اور کہا

"اَے خُداوند ہمیں بچا! ہم ہلاک ہُوئے جاتے ہیں۔"

(26) اُس نے اُن سے کہا

اَے کم اِعتقادو! ڈرتے کیوں ہو؟

تب اُس نے اُٹھ کر ہوا اور پانی کو ڈانٹا اور بڑا امَن ہو گیا۔

(27)اور لوگ تعجُّب کر کے کہنے لگے یہ کِس طرح کا آدمی ہے
کہ ہوا اور پانی بھی اِس کا حُکم مانتے ہیں؟۔

یسُوع دو بدرُوح گرفتہ آدمیوں کو شِفا دیتا ہے

(28)جب وہ اُس پار گدرِینیوں کے مُلک میں پُہنچا تو دو آدمی
جِن میں بدرُوحیں تِھیں قبروں سے نِکل کر اُس سے مِلے۔ وہ اَیسے
تُند مزاج تھے کہ کوئی اُس راستہ سے گُذر نہیں سکتا تھا۔ (29)اور
دیکھو اُنہوں نے چِلاّ کر کہا "اَے خُدا کے بیٹے ہمیں تجھ سے کیا کام؟
کیا تُو اِس لِئے یہاں آیا ہے کہ وقت سے پہلے ہمیں عذاب میں
ڈالے؟"

(30) اُن سے کُچھ دُور بہُت سے سُورَوں کا غول چر رہا تھا۔
(31)پس بدرُوحوں نے اُس کی مِنّت کر کے کہا کہ اگر تُو ہم کو نِکالتا

ہے تو ہمیں سُوءروں کے غول میں بھیج دے۔

(32) اُس نے اُن سے کہا جاؤ۔ وہ نِکل کر سُوءروں کے اندر چلی گئیں اور دیکھو سارا غول کڑاڑے پر سے جھپٹ کر جِھیل میں جا پڑا اور پانی میں ڈُوب مَرا۔

(33) اور چرانے والے بھاگے اور شہر میں جا کر سب ماجرا اور اُن کا احوال جِن میں بدرُوحیں تِھیں بیان کِیا۔

(34) اور دیکھو سارا شہر یِسُوع سے مِلنے کو نِکلا اور اُسے دیکھ کر مِنّت کی کہ ہماری سرحدّوں سے باہر چلا جا۔

باب 9

یِسُوع ایک مفلُوج کو شِفا دیتا ہے

(1) پِھر وہ کشتی پر چڑھ کر پار گیا اور اپنے شہر میں آیا۔ (2) اور دیکھو لوگ ایک مفلُوج کو چارپائی پر پڑا ہُوا اُس کے پاس لائے۔ یِسُوع نے اُن کا اِیمان دیکھ کر مفلُوج سے کہا بیٹا خاطِر جمع رکھ تیرے گُناہ مُعاف ہُوئے۔

(3) اور دیکھو بعض فقِیہوں نے اپنے دِل میں کہا یہ کُفر بکتا ہے۔

(4) یِسُوع نے اُن کے خیال معلُوم کر کے کہا کہ تُم کیوں اپنے دِلوں میں بُرے خیال لاتے ہو؟ (5) آسان کیا ہے۔ یہ کہنا کہ تیرے گُناہ مُعاف ہُوئے یا یہ کہنا کہ اُٹھ اور چل پِھر؟ (6) لیکن اِس لِئے کہ تُم جان لو کہ اِبنِ آدم کو زمِین پر گُناہ مُعاف کرنے کا اِختیار

آپ کے سفر کے لیے

۹:۱-۳۸

صورتِ حال

جب سیدنا یسوع المسیح نے خدا کے بیٹے کے طور پر اپنا استحقاق کیا تو شریعت کے اساتذہ کو پریشان کر دیا۔ جب انہوں نے گناہوں کو معاف کیا، گنہگاروں کے ساتھ گھل مل گئے، مردوں کو زندہ کیا اور بیماروں کو شفا دی، تو اُس وقت مذہبی اساتذہ نے یہ خیال کیا کہ آپ کے اعمال ناقابل وضاحت اور نامناسب ہیں۔

مشاہدہ

خدا تعالیٰ کی بادشاہی آ چکی تھی۔ سیدنا یسوع المسیح نے اپنی قدرت کا استعمال بیماری، موت اور غریب انسانیت کے لئے اپنی ہمدردی ظاہر کرنے کے لئے کیا۔ ایک سچے دوست کے طور پر وہ ہماری ضروریات کو پورا کرتا ہے۔ وہ ہمیں

ہے (اُس نے مفلُوج سے کہا) اُٹھ۔ اپنی چارپائی اُٹھا اور اپنے گھر چلا
جا۔ (7) وہ اُٹھ کر اپنے گھر چلا گیا۔
(8) لوگ یہ دیکھ کر ڈر گئے اور خُدا کی تمجِید کرنے لگے جِس
نے آدمِیوں کو اَیسا اِختیار بخشا۔

متّی کو دعوت رسالت

(9) یِسُوع نے وہاں سے آگے بڑھ کر متّی نام ایک شخص کو
محصُول کی چَوکی پر بَیٹھے دیکھا اور اُس سے کہا میرے پِیچھے ہو
لے۔ وہ اُٹھ کر اُس کے پِیچھے ہو لِیا۔

(10) اور جب وہ گھر میں کھانا کھانے بَیٹھا تھا تو اَیسا ہُؤا کہ
بُہت سے محصُول لینے والے اور گُنہگار آ کر یِسُوع اور اُس کے
شاگِردوں کے ساتھ کھانا کھانے بَیٹھے۔ (11) فرِیسِیوں نے یہ دیکھ
کر اُس کے شاگِردوں سے کہا تُمہارا اُستاد محصُول لینے والوں اور
گُنہگاروں کے ساتھ کیوں کھاتا ہے؟

(12) اُس نے یہ سُن کر کہا کہ تندرُستوں کو طبِیب درکار نہیں
بلکہ بیماروں کو۔ (13) مگر تُم جا کر اِس کے معنی دریافت کرو کہ میں
قُربانی نہیں بلکہ رحم پسند کرتا ہُوں کیونکہ مَیں راستبازوں کو نہیں
بلکہ گنہگاروں کو بُلانے آیا ہُوں۔

روزے کے بارے میں سوال

(14) اُس وقت یُوحنّا کے شاگِردوں نے اُس کے پاس آ کر
کہا کیا سبب ہے کہ ہم اور فرِیسی تو اکثر روزہ رکھتے ہیں اور تیرے
شاگِرد روزہ نہیں رکھتے؟

اپنے مشن میں شامل ہونے اور اپنے آس پاس کے لوگوں تک پہنچنے کے لیے کہتا ہے۔

مجھے بتائیں یہ کہانیاں بائبل میں کیوں ہیں؟ اناجیل ایسے لوگوں کی کہانیوں سے کیوں بھری ہوئی ہیں؟ ایسے ناامید لوگ؟ اگرچہ ان کے حالات مختلف ہوتے ہیں لیکن اُن کے حالات مختلف نہیں ہوتے۔ وہ پھنس گئے ہیں وہ رنجیدہ، مسترد اور دھتکارے ہوئے ہیں۔ ان کے پاس پلٹنے کی گنجائش ہی نہیں ہے۔ ان کے ہونٹوں پر ایک بے چین دعا ہے۔ ان کے دلوں کے خواب ویران ہیں اور وہ بالکل بے سہارا ہیں۔ لیکن ان کی آنکھوں کے سامنے ہمت بندھانے والا گلیلی ہے جو ہر ایک کو اور ہر کسی کو تھام لیتا ہے۔

حیرت انگیز طور پر اس شخص کے سادہ اعمال، رحم کے الفاظ اور مہربانی کے لمس، بے نور آنکھوں پر انگلیاں، تھکے ہوئے کندھے پر ہاتھ اُن تمام پیشینگوئیوں کو پورا کرتے ہیں، ”وہ مسلے ہُوئے سر کنڈے کو نہ توڑے گا اور ٹمٹاتی بتّی کو نہ بجھائے گا۔ وہ راستی سے عدالت کرے گا۔“(یسعیاہ ۴۲:۳)

میں پھر پوچھتا ہوں۔ بائبل میں یہ کیوں درج ہیں؟ خدا تعالیٰ نے ہمیں یکے بعد دیگرے زندگیوں کی بحالی کی کہانیاں کیوں دی ہیں؟ کیا اس لئے کہ ہم ماضی کے لیے شکر گزار ہو سکیں؟ اور ہم حیرت زدہ ہوں کہ سیدنا یسوع نے کیا کیا؟

نہیں، نہیں، نہیں، ہزار بار نہیں۔ ان کہانیوں کا مقصد ہمیں یہ بتانا نہیں ہے کہ سیدنا یسوع نے کیا کیا۔ ان کا مقصد ہمیں یہ بتانا ہے کہ سیدنا یسوع کیا کرتے ہیں۔

(15) یِسُوع نے اُن سے کہا کیا براتی جب تک دُلہا اُن کے ساتھ ہے ماتم کر سکتے ہیں؟ مگر وہ دِن آئیں گے کہ دُلہا اُن سے جُدا کیا جائے گا۔ اُس وقت وہ روزہ رکھّیں گے۔ (16) کورے کپڑے کا پَیوند پُرانی پوشاک میں کوئی نہیں لگاتا کیونکہ وہ پَیوند پوشاک میں سے کُچھ کھینچ لیتا ہے اور وہ زِیادہ پھٹ جاتی ہے۔ (17) اور نئی مَے پُرانی مَشکوں میں نہیں بھرتے ورنہ مَشکیں پھٹ جاتی ہیں اور مَے بہ جاتی ہے اور مَشکیں برباد ہو جاتی ہیں بلکہ نئی مَے نئی مَشکوں میں بھرتے ہیں اور وہ دونوں بچی رہتی ہیں۔

ایک سردار کی بیٹی اور وہ عورت جس نے یسوع کی پوشاک چھوئی

(18) وہ اُن سے یہ باتیں کہہ ہی رہا تھا کہ دیکھو ایک سردار نے آکر اُسے سِجدہ کِیا اور کہا میری بیٹی ابھی مَری ہے لیکن تُو چل کر اپنا ہاتھ اُس پر رکھ تو وہ زِندہ ہو جائے گی۔ (19) یِسُوع اُٹھ کر اپنے شاگردوں سمیت اُس کے پیچھے ہو لِیا۔

(20) اور دیکھو ایک عَورت نے جِس کے بارہ برس سے خُون جاری تھا اُس کے پیِچھے آکر اُس کی پوشاک کا کنارہ چُھوُا۔ (21) کیونکہ وہ اپنے جی میں کہتی تھی کہ اگر صِرف اُس کی پوشاک ہی چُھو لُوں گی تو اچھّی ہو جاؤں گی۔ (22) یِسُوع نے پھر کر اُسے دیکھا اور کہا بیٹی خاطِر جمع رکھ۔ تیرے ایمان نے تجھے اچھّا کر دِیا۔ پس وہ عَورت اُسی گھڑی اچھّی ہو گئی۔

(23) اور جب یِسُوع سردار کے گھر میں آیا اور بانسلی بجانے والوں کو اور ہجوم کو غُل مچاتے دیکھا۔ (24) تو کہا ہٹ جاؤ کیونکہ لڑکی

"کیونکہ جتنی باتیں پہلے لکھی گئیں وہ ہماری تعلیم کے لِئے لکھی گئیں تاکہ صبر اور کِتابِ مُقدّس کی تسلّی سے اُمّید رکھّیں۔" (رومیوں ۱۵:۴)

یہ صرف سنڈے اسکول کی کہانیاں نہیں ہیں، رومانوی افسانے نہیں ہیں۔ یہ کوئی فرضی باتیں بھی نہیں ہیں۔ یہ وہ تاریخی لمحات ہیں جن میں ایک حقیقی رب کو حقیقی درد ملا ہے تاکہ ہم اس سوال کا جواب دے سکیں، "جب مجھے تکلیف ہوتی ہے تو رب تعالیٰ کہاں ہوتا ہے؟"

خُدا تعالیٰ کا اُمیدوں پر کیسا ردِ عمل ہے؟ یائر کی کہانی پڑھیں۔ باپ بیمار بیٹی کے بارے میں کیسا محسوس کرتا ہے؟ بیت صدا کے تالاب پر اس کے ساتھ کھڑے ہوں۔ کیا آپ چاہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ آپ کے تنہا دل سے بات کرے؟ پھر سنیں جب وہ اماؤس کے شاگردوں سے بات کرتا ہے۔ بے شرموں کے لیے خدا کا کیا فرمان ہے؟ یروشلم کے صحن کی مٹی میں اُسے انگلی کھینچتے ہوئے دیکھیں۔

وہ صرف ان کے لیے نہیں کر رہا ہے۔ وہ میرے اور آپ کے لیے یہ کر رہا ہے۔

میں جانتا ہوں کہ ایک قبر کے سامنے ایک پتھر ہوا کرتا تھا۔ اور میں جانتا ہوں کہ اسے ہٹا دیا گیا تھا۔ اور میں یہ بھی جانتا ہوں کہ تمہارے راستے میں بھی پتھر ہیں۔ کچھ پتھر جو تفریح فراہم کرتے ہیں اور کچھ جو پھنساتے ہیں۔ یقیناً آپ کے لیے پتھر تو بہت ہی بڑے ہیں۔

براہ کرم یاد رکھیں ان کہانیوں کا مقصد حیرت کے ساتھ ماضی دیکھنے میں ہماری مدد کرنا نہیں ہے بلکہ ایمان کے ساتھ آگے بڑھنا ہے۔ خدا

مَری نہیں بلکہ سوتی ہے۔ وہ اُس پر ہنسنے لگے۔ (25) مگر جب بِھیڑ نِکال دی گئی تو اُس نے اندر جا کر اُس کا ہاتھ پکڑا اور لڑکی اُٹھی۔ (26) اور اِس بات کی شُہرت اُس تمام عِلاقے میں پَھیل گئی۔

یِسُوع دو اندھوں کو شِفا دیتا ہے

(27) جب یِسُوع وہاں سے آگے بڑھا تو دو اندھے اُس کے پِیچھے یہ پُکارتے ہُوئے چلے کہ اَے اِبنِ داؤُد ہم پر رحم کر۔

(28) جب وہ گھر میں پُہنچا تو وہ اندھے اُس کے پاس آئے اور یِسُوع نے اُن سے کہا کیا تُم کو اِعتقاد ہے کہ مَیں یہ کر سکتا ہُوں؟ اُنہوں نے اُس سے کہا ہاں خُداوند۔

(29) تب اُس نے اُن کی آنکھیں چُھو کر کہا تُمہارے اِعتقاد کے مُوافِق تُمہارے لِئے ہو۔ (30) اور اُن کی آنکھیں کُھل گَئیں اور یِسُوع نے اُن کو تاکید کر کے کہا خبردار کوئی اِس بات کو نہ جانے۔ (31) مگر اُنہوں نے نِکل کر اُس تمام عِلاقہ میں اُس کی شُہرت پَھیلا دی۔

یِسُوع ایک گُونگے کو شِفا دیتا ہے

(32) جب وہ باہر جا رہے تھے تو دیکھو لوگ ایک گُونگے کو جِس میں بدرُوح تھی اُس کے پاس لائے۔ (33) اور جب وہ بدرُوح نِکال دی گئی تو گُونگا بولنے لگا اور لوگوں نے تعجّب کر کے کہا کہ اِسرائیل میں اَیسا کبھی نہیں دیکھا گیا۔

(34) مگر فرِیسیوں نے کہا کہ یہ تو بدرُوحوں کے سردار کی مدد سے بدرُوحوں کو نِکالتا ہے۔

تعالیٰ جو بولتا تھا وہ اب بھی بولتا ہے۔ معاف کرنے والا خدا اب بھی معاف کرتا ہے۔ جو خدا آیا ہے وہ اب بھی آتا ہے۔ وہ ہماری دنیا میں آتا ہے۔ وہ تمہاری دنیا میں آتا ہے۔ جو تم نہیں کر سکتے وہ کرنے آتا ہے ۔ وہ ان پتھروں کو ہٹانے آتا ہے جنہیں آپ ہلا بھی نہیں سکتے۔

پتھروں کا خدا سے کوئی مقابلہ نہیں۔ تب بھی نہیں اور اب بھی نہیں۔ وہ اب بھی پتھر ہلاتا ہے۔

اطلاق

کیا آپ سیدنا مسیح کو ایک قریبی یا دور کے دوست کے طور پر دیکھتے ہیں ؟ سیدنا مسیح ہمارے ساتھ ایک دوست کے طور پر تعلق رکھنا چاہتے ہیں۔ اُس کے ساتھ بات کریں۔ اُسے اپنی تمام ضروریات بتائیں۔

یِسُوع کو لوگوں پر ترس آتا ہے

(35) اور یِسُوع سب شہروں اور گاؤں میں پِھرتا رہا اور اُن
کے عِبادت خانوں میں تعلِیم دیتا اور بادشاہی کی خُوشخبری کی مُنادی
کرتا اور ہر طرح کی بیماری اور ہر طرح کی کمزوری دُور کرتا رہا۔
(36) اور جب اُس نے ہجوم کو دیکھا تو اُس کو لوگوں پر ترس آیا
کیونکہ وہ اُن بھیڑوں کی مانِند جِن کا چرواہا نہ ہو خستہ حال اور
پراگندہ تھے۔ (37) تب اُس نے اپنے شاگِردوں سے کہا کہ فصل تو
بُہت ہے لیکن مزدُور تھوڑے ہیں۔ (38) پس فصل کے مالِک کی
مِنّت کرو کہ وہ اپنی فصل کاٹنے کے لِئے مزدُور بھیج دے۔

باب 10

بارہ رسُول

(1) پِھر اُس نے اپنے بارہ شاگِردوں کو پاس بُلا کر اُن کو ناپاک
رُوحوں پر اِختیار بخشا کہ اُن کو نِکالیں اور ہر طرح کی بیماری اور ہر
طرح کی کمزوری کو دُور کریں۔ (2) اور بارہ رسُولوں کے نام یہ ہیں۔
پہلا شمعُون جو پطرس کہلاتا ہے اور اُس کا بھائی اندریاس۔ زبدی کا
بیٹا یعقُوب اور اُس کا بھائی یُوحنّا۔ (3) فِلِپُّس اور برتُلمائی۔ توما اور متّی
محصُول لینے والا۔ (4) حلفئی کا بیٹا یعقُوب اور تدّیُ۔ شمعُون قنانی
اور یہُوداہ اِسکریُوتی جِس نے اُسے پکڑوا بھی دِیا۔

بارہ رسُولوں کا مشن

(5) اِن بارہ کو یِسُوع نے بھیجا اور اُن کو حکم دے کر کہا۔ غَیر

آپ کے سفر کے لیے

۱:۱۰-۱۹:۱۱

صورتِ حال

یہودی مصائب کو خدا تعالیٰ کی سزا کے طور پر دیکھتے تھے۔ شاگرد سیدنا یسوع المسیح کے پیغام کو نہیں سمجھ سکے کہ وہ فرمانبردار ہونے کے سبب تکالیف اٹھائیں گے۔

مشاہدہ

اگرچہ مومنوں کو ستایا جائے گا وہ اس بات پر مکمل بھروسہ کر سکتے ہیں کہ رب تعالیٰ کے پاس تمام مشکلات کے لیے ایک منصوبہ ہے۔

فیضیابی

کیا آپ کچھ ہمت کر سکتے ہیں؟ کیا آپ آگے بڑھنے کی بجائے پیچھے ہٹ رہے ہیں؟ اگر ایسا

قَوموں کی طرف نہ جانااور سامریوں کے کِسی شہر میں داخِل نہ ہونا۔ (6) بلکہ اِسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہُوئی بھیڑوں کے پاس جانا۔ (7) اور چلتے چلتے یہ مُنادی کرنا کہ آسمان کی بادشاہی نزدِیک آ گئی ہے۔ (8) بیماروں کو اچّھا کرنا۔ مُردوں کو جِلانا۔ کوڑھیوں کو پاک صاف کرنا۔ بدرُوحوں کو نِکالنا۔ تُم نے مُفت پایا مُفت دینا۔ (9) نہ سونا اپنے کمربند میں رکھنا نہ چاندی نہ پَیسے۔ (10) راستے کے لِئے نہ جھولی لینا نہ دو دو کُرتے نہ جُوتِیاں نہ لاٹھی کیونکہ مزدُور اپنی خُوراک کا حقدار ہے۔

(11) اور جِس شہر یا گاؤں میں داخِل ہو دریافت کرنا کہ اُس میں کَون لائِق ہے اور جب تک وہاں سے روانہ نہ ہو اُسی کے ہاں رہنا۔ (12) اور گھر میں داخِل ہوتے وقت اُسے دُعائے خَیر دینا۔

(13) اور اگر وہ گھر لائِق ہو تو تُمہارا سلام اُسے پُہنچے اور اگر لائِق نہ ہو تو تُمہارا سلام تُم پر پھر آئے۔ (14) اور اگر کوئی تُم کو قبُول نہ کرے اور تُمہاری باتیں نہ سُنے تو اُس گھر یا اُس شہر سے باہر نِکلتے وقت اپنے پاؤں کی گرد جھاڑ دینا۔ (15) مَیں تُم سے سچ کہتا ہُوں کہ عدالت کے دِن اُس شہر کی نِسبت سدُوم اور عمورہ کے عِلاقہ کا حال زِیادہ برداشت کے لائِق ہو گا۔

آنے والی ایذائیں

(16) دیکھو مَیں تُم کو بھیجتا ہُوں گویا بھیڑوں کو بھیڑیوں کے بیچ میں۔ پس سانپوں کی مانِند ہوشیار اور کبُوتروں کی مانِند بھولے رہو۔ (17) مگر آدمِیوں سے خبردار رہو کیونکہ وہ تُم کو عدالتوں کے حوالے کریں گے اور اپنے عِبادت خانوں میں تُم کو کوڑے ماریں

ہے تو مالک کے ساتھ آپ دوبارہ پہاڑ پر جائیں۔ اُسے آپ کو یاد دلانے دیں کہ آپ کو "ڈرنا نہیں ہے۔" اس وقت کو یاد کریں جب سیدنا یسوع نے اپنے گھبرائے ہوئے اور پریشان شاگردوں سے ڈر اور خوف کو ختم کر دیا تھا اور غور کریں کہ اُس کے الٰہی الفاظ آپ کی کیسے مدد کر سکتے ہیں۔

ہمیں یہ یاد رکھنا ہے کہ شاگرد عام لوگوں میں سے ہی تھے جنہیں ایک زبردست کام سونپا گیا تھا۔ اس سے پہلے کہ وہ مقدس ٹھہرے اور گرجا گھروں کے شیشے کی کھڑکیوں پر اُن کے نقش بنے، وہ کسی کے پڑوسی تھے جو روزی کمانے اور ایک خاندان کی پرورش کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ انہیں کوئی الہیات کی تعلیم نہیں ملی تھی اور نہ ہی کوئی مافوق الفطرت خوراک دی گئی تھی۔ لیکن وہ خوفزدہ ہونے سے کہیں زیادہ عقیدت مند تھے اور اس کے نتیجے میں انہوں نے بہت غیر معمولی کام کر ڈالے۔

زمینی خوف ہرگز کوئی خوف نہیں ہے تمام راز کھل گیا ہے۔ آخری منزل یقینی ہے۔ ابدیت کے بڑے سوال کا جواب دو تو زندگی کے چھوٹے چھوٹے سوال تو پس منظر میں ہی رہ جاتے ہیں۔

اطلاق

سیدنا یسوع المسیح نے مشکل وقت میں ساتھ نبھانے کا وعدہ کیا اور انہوں نے اطمینان اور تسلی کا وعدہ بھی کیا۔ کیا آپ کو اِس لئے مخالفت کا سامنا ہے کہ آپ مومن ہیں لیکن سیدنا مسیح کے اطمینان کو قبول کرنے سے غفلت برت رہے ہیں؟ اس دن کے منتظر رہیے جب آپ کو مزید ستایا نہیں جائے گا بلکہ

گے۔ [18] اور تُم میرے سبب سے حاکِموں اور بادشاہوں کے سامنے حاضِر کِئے جاؤ گے تاکہ اُن کے اور غَیر قَوموں کے لِئے گواہی ہو۔ [19] لیکن جب وہ تُم کو پکڑوائیں تو فِکر نہ کرنا کہ ہم کِس طرح کہیں یا کیا کہیں کیونکہ جو کُچھ کہنا ہو گا اُسی گھڑی تُم کو بتایا جائے گا۔ [20] کیونکہ بولنے والے تُم نہیں بلکہ تُمہارے باپ کا رُوح ہے جو تُم میں بولتا ہے۔

[21] بھائی کو بھائی قتل کے لِئے حوالے کرے گا اور بیٹے کو باپ۔ اور بیٹے اپنے ماں باپ کے برخِلاف کھڑے ہو کر اُن کو مروا ڈالیں گے۔ [22] اور میرے نام کے باعِث سے سب لوگ تُم سے عداوت رکھّیں گے مگر جو آخِر تک برداشت کرے گا وُہی نجات پائے گا۔ [23] لیکن جب تُم کو ایک شہر میں ستائیں تو دُوسرے کو بھاگ جاؤ کیونکہ مَیں تُم سے سچ کہتا ہُوں کہ تُم اِسرائیل کے سب شہروں میں نہ پِھر چُکوگے کہ اِبنِ آدم آجائے گا۔

[24] شاگرد اپنے اُستاد سے بڑا نہیں ہوتا اور نہ نَوکر اپنے مالِک سے۔ [25] شاگرد کے لِئے یہ کافی ہے کہ اپنے اُستاد کی مانِند ہو۔ اور نَوکر کے لِئے یہ کہ اپنے مالِک کی مانِند۔ جب اُنہوں نے گھر کے مالِک کو بَعَلزبُول کہا تو اُس کے گھرانے کے لوگوں کو کیوں نہ کہیں گے؟

ثابت قدم رہنے کا اجر ملے گا۔ اس اجر کی حقیقت سے اپنا حوصلہ قائم رکھیں اور ثابت قدم رہیں۔

یسوع خدا کا خوف سکھاتے ہیں

[26] پس اُن سے نہ ڈرو کیونکہ کوئی چِیز ڈھکی نہیں جو کھولی نہ جائے گی اور نہ کوئی چِیز چُھپی ہے جو جانی نہ جائے گی۔ [27] جو کُچھ مَیں تُم سے اندھیرے میں کہتا ہُوں اُجالے میں کہو اور جو کُچھ تُم

حضرت متی رسول

سیدنا یسوع المسیح سے ملنے اور پیروی کرنے سے پہلے جناب متی ٹیکس جمع کرنے والے تھے وہ اپنے دوستوں میں فریبی اور بددیانت مشہور تھے۔ وہ دو چیزوں کے لیے بدنام تھے، اوّل مین روڈ پر ٹیکس بوتھ رکھ کر اور دوئم ہر ایک کی جیب میں ہاتھ ڈال کر ٹیکس وصول کرنا۔

ایک دن سیدنا یسوع المسیح اپنے مصاحبین کے ساتھ آئے۔ سب سے پہلے حضرت پطرس نے جناب متی کو ٹیکس کی ادائیگی کی اور پھر سیدنا یسوع المسیح نے جناب متی کو دعوتِ ایمان دی "میرے پیچھے ہو لے" (متی ۹:۹)۔

ایک گھنٹے کے اندر ہی حضرت متی کا دلکش کمرہ لوگوں سے بھر گیا۔ اس نے اپنے ٹیکس جمع کرنے والے کچھ دوستوں سے کہا کہ وہ آئیں اور استاد سے ملیں۔ اگلی چیز جو لوگ جانتے تھے کہ ٹیکس فراڈ ایجنٹ حضرت پطرس، حضرت یعقوب اور حضرت یوحنا سے بات چیت کر رہے تھے۔

دلچسپ بات یہ ہے کہ اگرچہ حضرت متی نے ٹیکس کولکیٹر کے طور پر اپنی مشکوک زندگی سے منہ موڑ لیا لیکن انہوں نے اپنے پرانے دوستوں سے منہ نہیں موڑا۔ اُن کا پہلا خیال تھا کہ ایک اجتماع کی میزبانی کرئے اور اپنے سابق ساتھیوں کو سیدنا یسوع سے متعارف کروائے۔ برسوں بعد جب جناب متی نے سیدنا مسیح کی زندگی کے بارے میں لکھا تو اُس نے اُن بارہ آدمیوں کے نام درج کیے جنہیں سیدنا یسوع نے اپنے رسول ہونے کے لیے چنا تھا۔ جب انہوں نے اپنا نام لکھا تو انہوں نے لکھا، "متی ٹیکس لینے والا" (متی ۱۰:۳)۔

اپنے ماضی کو ترک کرنے یا اس سے بھاگنے کے بجائے مقدس متی نے اسے گلے لگا لیا۔ اُن کی سابقہ زندگی خدا کے فضل کی ایک طاقتور یاد دہانی تھی۔ اور انہوں نے جو مہارتیں اور مشاہدے اپنے پہلے کام کے دوران سیکھے خاص طور پر ریکارڈ رکھنے کی مہارت وہ سیدنا مسیح کی بادشاہی کی تعمیر میں ناگزیر تھیں۔

آپ کے ماضی میں کیا ہے؟ بدصورت چیزیں؟ پچھتاوا؟ ایسے باب جنہیں آپ مٹانا چاہتے ہیں؟

اُن سے نہ بھاگو نہ کچھ چھپاؤ اور نہ ہی تردید کرو۔ وہ سبق سیکھیں جو حضرت متی رسول نے سیکھا۔ سیدنا یسوع المسیح معاف فرماتے ہیں اور بحال کرتے ہیں۔ وہ پرانی، بدصورت چیزوں اور پچھتاوے کو ختم کر دیتے ہیں اور انہیں نئے اور حیرت انگیز طریقوں سے استعمال کرتے ہیں۔

کان میں سُنتے ہو کوٹھوں پر اُس کی مُنادی کرو۔ [28] جو بدن کو قتل کرتے ہیں اور رُوح کو قتل نہیں کر سکتے اُن سے نہ ڈرو بلکہ اُسی سے ڈرو جو رُوح اور بدن دونوں کو جہنّم میں ہلاک کر سکتا ہے۔ [29] کیا پَیسے کی دو چِڑیاں نہیں بِکتیں؟ اور اُن میں سے ایک بھی تُمہارے باپ کی مرضی بغَیر زمین پر نہیں گِر سکتی۔ [30] بلکہ تُمہارے سر کے بال بھی سب گِنے ہُوئے ہیں۔ [31] پس ڈرو نہیں۔ تُمہاری قدر تو بُہت سی چِڑیوں سے زِیادہ ہے۔

دوسروں کے سامنے مسیح کا اقرار کرنا

[32] پس جو کوئی آدمیوں کے سامنے میرا اِقرار کرے گا مَیں بھی اپنے باپ کے سامنے جو آسمان پر ہے اُس کا اِقرار کرُوں گا۔ [33] مگر جو کوئی آدمیوں کے سامنے میرا اِنکار کرے گا مَیں بھی اپنے باپ کے سامنے جو آسمان پر ہے اُس کا اِنکار کرُوں گا۔

مسیح بٹوارہ کرتے ہیں

[34] یہ نہ سمجھو کہ مَیں زمین پر صُلح کرانے آیا ہُوں۔ صُلح کرانے نہیں بلکہ تلوار چلوانے آیا ہُوں۔ [35] کیونکہ مَیں اِس لئے آیا ہُوں کہ آدمی کو اُس کے باپ سے اور بیٹی کو اُس کی ماں سے اور بہُو کو اُس کی ساس سے جُدا کر دُوں۔ [36] اور آدمی کے دُشمن اُس کے گھر ہی کے لوگ ہوں گے۔ [37] جو کوئی باپ یا ماں کو مُجھ سے زیادہ عزِیز رکھتا ہے وہ میرے لائق نہیں اور جو کوئی بیٹے یا بیٹی کو مُجھ سے زیادہ عزِیز رکھتا ہے وہ میرے لائق نہیں۔ [38] اور جو کوئی اپنی صلِیب نہ اُٹھائے اور میرے پِیچھے نہ چلے وہ میرے لائق نہیں۔ [39] جو کوئی اپنی جان بچاتا ہے اُسے کھوئے گا اور جو کوئی میری خاطِر

اپنی جان کھوتا ہے اُسے بچائے گا۔

اَجر

(40) جو تُم کو قبُول کرتا ہے وہ مُجھے قبُول کرتا ہے اور جو مُجھے
قبُول کرتا ہے وہ میرے بھیجنے والے کو قبُول کرتا ہے۔ (41) جو نبی
کے نام سے نبی کو قبُول کرتا ہے وہ نبی کا اجر پائے گا اور جو راستباز
کے نام سے راستباز کو قبُول کرتا ہے وہ راستباز کا اَجر پائے گا۔
(42) اور جو کوئی شاگرد کے نام سے اِن چھوٹوں میں سے کِسی کو
صِرف ایک پِیالہ ٹھنڈا پانی ہی پِلائے گا مَیں تُم سے سچ کہتا ہُوں وہ
اپنا اجر ہرگز نہ کھوئے گا۔

باب 11

یُوحنّا بپتِسمہ دینے والے کے قاصد

(1) جب یِسُوع اپنے بارہ شاگردوں کو حُکم دے چُکا تو اَیسا ہُؤا
کہ وہاں سے چلا گیا تا کہ اُن کے شہروں میں تعلِیم دے اور مُنادی
کرے۔

(2) اور یُوحنّا نے قَید خانے میں مسِیح کے کاموں کا حال سُن کر
اپنے شاگردوں کی معرفت اُس سے پچھوا بھیجا۔ (3) کہ آنے والا تُو
ہی ہے یا ہم دُوسرے کی راہ دیکھیں؟

(4) یِسُوع نے جواب میں اُن سے کہا کہ جو کُچھ تُم سُنتے اور
دیکھتے ہو جا کر یُوحنّا سے بیان کر دو۔ (5) کہ اندھے دیکھتے اور لنگڑے
چلتے پِھرتے ہیں۔ کوڑھی پاک صاف کِئے جاتے اور بہرے سُنتے
ہیں اور مُردے زِندہ کِئے جاتے ہیں اور غرِیبوں کو خُوشخبری سُنائی

آپ کے سفر کے لیے

۱۱:۲۰-۱۲:۵۰

صورتِ حال

سیدنا یسوع المسیح کی پیدائش سے چودہ سو سال پہلے خدا تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو سبت کے دن کو پاک رکھنے کا حکم دیا۔ اس حکم کی تعمیل کرنے کے جوش میں یہودی رہنماؤں نے دھیرے دھیرے بہت سے اصول اور روایات گھڑلیں تا کہ سبت کے دن کام کرنے سے بچ سکیں۔ سیدنا یسوع المسیح نے اِن روایات کو مسترد کیا اور سبت کے حکم کو پاک رکھنے میں خدا کے مقصد پر توجہ دی۔

مشاہدہ

خدا تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو حکم دیا کہ وہ سبت کے دن کام نہ کریں اور سیدنا یسوع جانتے تھے

کہ سبت لوگوں کو راحت و سکون بخشنے کے لئے دیا گیا ہے لیکن سیدنا مسیح نے سبت کے مقصد پر توجہ دی۔ لہٰذا وہ جانتے تھے کہ سبت کے دن کسی کی ضرورت کا خیال رکھنا یا دوسروں کی مدد کرنا گناہ نہیں ہے۔ وہ سبت کا رب ہے بے شک وہ سب کا رب ہے۔

فیضیابی

سیدنا یسوع المسیح نے دعویٰ کیا "جس نے مجھے دیکھا ہے اس نے باپ کو دیکھا ہے" (یوحنا ۹:۱۴)۔ اور عبرانیوں کا خط اس بات پر بالکل متفق ہے کہ سیدنا مسیح یسوع ہی ہیں اور وہ ہی ہیں، اُس کے جلال کا پرتَو اور اُس کی ذات کا نقش (عبرانیوں ۱:۳)۔

سیدنا یسوع المسیح لاثانی و بے مثال "مسیح نجات دہندہ" نجات کے ستون ہیں۔ وہ تمام اختیارات کا دعویٰ کرتے ہیں نہ کہ کچھ محدود اختیارات کا۔ "سب کچھ مجھے سونپا گیا اور کوئی بیٹے کو نہیں جانتا سِوا باپ کے اور کوئی باپ کو نہیں جانتا سِوا بیٹے کے اور اُس کے جِس پر بیٹا اُسے ظاہر کرنا چاہے۔" (متی ۱۱:۲۷)

سیدنا مسیح حتمی طاقت و قدرت کا دعویٰ کرتے ہیں۔ وہ بلا اشتراک بالادستی کا دعویٰ کرتے ہیں۔ وہ بحری جہاز کو چلاتے ہیں اور ہوائی جہاز کو بھی اڑان دیتے ہیں۔ وہ صرف آنکھ کا اشارہ ہی کرتے ہیں تو سمندر کی لہریں بپھر جاتی ہیں۔ وہ ہلکی سی آواز ہی دیتے ہیں تو پرندے ہجرت کرتے ہیں۔ وہ بیکٹیریا کو ایک خیال کے ساتھ ہی ختم کر سکتے ہیں، "وہ سب چیزوں کو اپنی قُدرت کے کلام سے سنبھالتا ہے۔" (عبرانیوں ۱:۳)

جاتی ہے۔ (6) اور مُبارک وہ ہے جو میرے سبب سے ٹھوکر نہ کھائے۔

(7) جب وہ روانہ ہو لئے تو یِسُوع نے یُوحنّا کی بابت لوگوں سے کہنا شُروع کیا کہ تُم بیابان میں کیا دیکھنے گئے تھے؟ کیا ہوا سے ہلتے ہُوئے سرکنڈے کو؟ (8) تو پھر کیا دیکھنے گئے تھے؟ کیا مہِین کپڑے پہنے ہُوئے شخص کو؟ دیکھو جو مہِین کپڑے پہنتے ہیں وہ بادشاہوں کے گھروں میں ہوتے ہیں۔ (9) تو پِھر کیوں گئے تھے؟ کیا ایک نبی دیکھنے کو؟ ہاں مَیں تُم سے کہتا ہُوں بلکہ نبی سے بڑے کو۔ (10) یہ وُہی ہے جِس کی بابت لِکھا ہے کہ

دیکھ میں اپنا پَیغمبر تیرے آگے بھیجتا ہوں جو تیری راہ
تیرے آگے تیّار کرے گا۔

(11) مَیں تُم سے سچ کہتا ہُوں کہ جو عَورتوں سے پَیدا ہُوئے ہیں اُن میں یُوحنّا بپتِسمہ دینے والے سے بڑا کوئی نہیں ہُوا لیکن جو آسمان کی بادشاہی میں چھوٹا ہے وہ اُس سے بڑا ہے۔ (12) اور یُوحنّا بپتِسمہ دینے والے کے دِنوں سے اب تک آسمان کی بادشاہی پر زور ہوتا رہا ہے اور زورآور اُسے چھِین لیتے ہیں۔ (13) کیونکہ سب نبیوں اور تَورَیت نے یُوحنّا تک نبُوّت کی۔ (14) اور چاہو تو مانو۔ ایلیّاہ جو آنے والا تھا یِہی ہے۔ (15) جِس کے سُننے کے کان ہوں وہ سُن لے۔

(16) پس اِس زمانے کے لوگوں کو مَیں کِس سے تشبِیہ دُوں؟ وہ اُن لڑکوں کی مانِند ہیں جو بازاروں میں بَیٹھے ہُوئے اپنے ساتِھیوں کو پُکار کر کہتے ہیں۔

(17) ہم نے تُمہارے لِئے بانسلی بجائی اور تُم نہ ناچے۔ ہم نے
ماتم کِیا اور تُم نے چھاتی نہ پِیٹی۔

(18) کیونکہ یُوحنّا نہ کھاتا آیا نہ پِیتا اور وہ کہتے ہیں کہ اُس میں
بدرُوح ہے۔ (19) اِبنِ آدم کھاتا پِیتا آیا اور وہ کہتے ہیں دیکھو کھاؤ اور
شرابی آدمی۔ محصُول لینے والوں اور گنہگاروں کا یار! مگر حِکمت
اپنے کاموں سے راست ثابِت ہُوئی۔

اِیمان نہ لانے والے شہر

(20) وہ اُس وقت اُن شہروں کو ملامت کرنے لگا جِن میں اُس
کے اکثر معجزے ظاہِر ہُوئے تھے کیونکہ اُنہوں نے تَوبہ نہ کی تھی
کہ۔ (21) اَے خُرازِین تجھ پر افسوس! اَے بَیت صَیدا تجھ پر
افسوس! کیونکہ جو معجزے تُم میں ظاہِر ہُوئے اگر صُور اور صَیدا
میں ہوتے تو وہ ٹاٹ اوڑھ کر اور خاک میں بیٹھ کر کب کے تَوبہ کر
لیتے۔ (22) مگر مَیں تُم سے کہتا ہُوں کہ عدالت کے دِن صُور اور
صَیدا کا حال تُمہارے حال سے زِیادہ برداشت کے لائِق ہو گا۔

(23) اور اَے کفرنحُوم کیا تُو آسمان تک بُلند کِیا جائے گا؟ تُو تو
عالَمِ ارواح میں اُترے گا کیونکہ جو معجزے تُجھ میں ظاہِر ہُوئے اگر
سدُوم میں ہوتے تو آج تک قائِم رہتا۔ (24) مگر مَیں تُم سے کہتا
ہُوں کہ عدالت کے دِن سدُوم کے عِلاقے کا حال تیرے حال سے
زِیادہ برداشت کے لائِق ہو گا۔

سکون اور اطمینان

(25) اُس وقت یِسُوع نے کہا اَے باپ آسمان اور زمِین کے

اطلاق

آپ سبت کے حکم کو کیسے مانتے ہیں؟ اتوار آپ کے لیے کیسے منفرد دن بنتا ہے؟ آپ اتوار کو ”معمول کے کاروبار“ سے کیسے علیحدہ کرتے ہیں؟ اگلے اتوار خُدا کی عظمت اور جو کچھ اُس نے آپ کے لیے کیا ہے اُس پر توجہ دیں، اور دیکھیں کہ کہیں عبادت پر آپ کا کام یا کاروبار تو غالب نہیں آ رہا۔

خُداوند مَیں تیری حمد کرتا ہُوں کہ تُو نے یہ باتیں داناؤں اور
عقلمندوں سے چُھپائیں اور چھوٹوں پر ظاہِر کِیں۔ (26) ہاں اَے
باپ کیونکہ اَیسا ہی تجھے پسند آیا۔ (27) میرے باپ کی طرف سے
سب کُچھ مُجھے سَونپا گیا اور کوئی بیٹے کو نہیں جانتا سِوا باپ کے اور
کوئی باپ کو نہیں جانتا سِوا بیٹے کے اور اُس کے جِس پر بیٹا اُسے ظاہِر
کرنا چاہے۔ (28) اَے محنت اُٹھانے والو اور بوجھ سے دبے ہُوئے
لوگو سب میرے پاس آؤ۔ مَیں تُم کو آرام دُوں گا۔ (29) میرا جُوا
اپنے اُوپر اُٹھالو اور مُجھ سے سیکھو۔ کیونکہ مَیں حلِیم ہُوں اور دِل کا
فروتن۔ تو تُمہاری جانیں آرام پائیں گی۔ (30) کیونکہ میرا جوا ملائم
ہے اور میرا بوجھ ہلکا ہے۔

باب 12

یسوع سبت کا بھی مالک ہے

(1) اُس وقت یِسُوع سبت کے دِن کھیتوں میں ہو کر گیا اور
اُس کے شاگردوں کو بُھوک لگی اور وہ بالیں توڑ توڑ کر کھانے لگے۔
(2) فرِیسیوں نے دیکھ کر اُس سے کہا کہ دیکھ تیرے شاگرد وہ کام
کرتے ہیں جو سبت کے دِن کرنا روا نہیں۔

(3) اُس نے اُن سے کہا کیا تُم نے یہ نہیں پڑھا کہ جب داؤُد
اور اُس کے ساتھی بُھوکے تھے تو اُس نے کیا کِیا؟ (4) وہ کیونکر خُدا
کے گھر میں گیا اور نذر کی روٹیاں کھائیں جِن کو کھانا نہ اُس کو روا تھا
نہ اُس کے ساتھِیوں کو مگر صِرف کاہنوں کو؟ (5) یا تُم نے توَریت
میں نہیں پڑھا کہ کاہِن سبت کے دِن ہَیکل میں سبت کی بے حُرمتی
کرتے ہیں اور بے قُصُور رہتے ہیں؟ (6) مَیں تُم سے کہتا ہُوں کہ

یہاں وہ ہے جو ہَیکل سے بھی بڑا ہے۔ (7) لیکن اگر تُم اِس کے معنی
جانتے کہ مَیں قُربانی نہیں بلکہ رحم پسند کرتا ہُوں تو بے قصُوروں
کو قصُوروار نہ ٹھہراتے۔ (8) کیونکہ اِبنِ آدم سبت کا مالِک ہے۔

سبت کے دن شفا

(9) اور وہ وہاں سے چل کر اُن کے عِبادت خانے میں گیا۔
(10) اور دیکھو وہاں ایک آدمی تھا جِس کا ہاتھ سُوکھا ہُؤا تھا۔ اُنہوں
نے اُس پر اِلزام لگانے کے اِرادہ سے یہ پُوچھا کہ کیا سبت کے دِن
شِفا دینا روا ہے؟۔

(11) اُس نے اُن سے کہا تُم میں اَیسا کَون ہے جس کی ایک ہی
بھیڑ ہو اور وہ سبت کے دِن گڑھے میں گر جائے تو وہ اُسے پکڑ کر نہ
نِکالے؟ (12) پس آدمی کی قدر تو بھیڑ سے بہُت ہی زِیادہ ہے۔ اِس
لِئے سبت کے دِن نیکی کرنا روا ہے۔ (13) تب اُس نے اُس آدمی
سے کہا کہ اپنا ہاتھ بڑھا۔ اُس نے بڑھایا اور وہ دُوسرے ہاتھ کی مانِند
دُرُست ہو گیا۔ (14) اِس پر فریسیوں نے باہر جا کر اُس کے بر خِلاف
مشورہ کیا کہ اُسے کِس طرح ہلاک کریں۔

خُدا کا چُنا ہوا خادم

(15) یِسُوع یہ معلُوم کر کے وہاں سے روانہ ہُؤا اور بہُت سے
لوگ اُس کے پیچھے ہو لِئے اور اُس نے سب کو اچھّا کر دِیا۔ (16) اور
اُن کو تاکِید کی کہ مُجھے ظاہِر نہ کرنا۔ (17) تاکہ جو یسعیاہ نبی کی
معرفت کہا گیا تھا وہ پُورا ہو کہ۔

(18) ”دیکھو یہ میرا خادِم ہے جِسے مَیں نے چُنا۔ میرا پیارا

جِس سے میرا دِل خُوش ہے۔ مَیں اپنا رُوح اِس پر
ڈالوں گا اور یہ غَیر قَوموں کو اِنصاف کی خبر دے گا۔

(19) یہ نہ جھگڑا کرے گا نہ شور اور نہ بازاروں میں کوئی اِس
کی آواز سُنے گا۔

(20) یہ کُچلے ہُوئے سرکنڈے کو نہ توڑے گا اور دُھواں
اُٹھتے ہُوئے سَن کو نہ بُجھائے گا جب تک کہ اِنصاف
کی فتح نہ کرائے۔

(21) اور اِس کے نام سے غَیر قَومیں اُمّید رکھّیں گی۔"

یِسُوع اور بَعَل زبُول

(22) اُس وقت لوگ اُس کے پاس ایک اندھے گُونگے کو
لائے جِس میں بدرُوح تھی۔ اُس نے اُسے اچّھا کر دِیا۔ چُنانچہ وہ
گُونگا بولنے اور دیکھنے لگا۔ (23) اور سارا ہجوم حَیران ہو کر کہنے لگا کیا
یہ ابنِ داؤُد ہے؟

(24) فریسِیوں نے سُن کر کہا یہ بدرُوحوں کے سردار بَعَلزبُول
کی مدد کے بغَیر بدرُوحوں کو نہیں نِکالتا۔

(25) اُس نے اُن کے خیالوں کو جان کر اُن سے کہا جِس
بادشاہی میں پُھوٹ پڑتی ہے وہ وِیران ہو جاتی ہے اور جِس شہر یا
گھر میں پُھوٹ پڑیگی وہ قائِم نہ رہے گا۔ (26) اور اگر شَیطان ہی نے
شَیطان کو نِکالا تو وہ آپ اپنا مُخالِف ہو گیا۔ پھر اُس کی بادشاہی کیونکر
قائِم رہے گی؟۔ (27) اور اگر مَیں بَعَلزبُول کی مدد سے بدرُوحوں کو
نِکالتا ہُوں تو تُمہارے بیٹے کِس کی مدد سے نِکالتے ہیں؟ پس وُہی
تُمہارے مُنصِف ہوں گے۔ (28) لیکن اگر مَیں خُدا کے رُوح کی

مدد سے بدرُوحوں کو نِکالتا ہُوں تو خُدا کی بادشاہی تُمہارے پاس آ پُہنچی۔ (29) یا کیونکر کوئی آدمی کِسی زورآور کے گھر میں گُھس کر اُس کا اسباب لُوٹ سکتا ہے جب تک کہ پہلے اُس زورآور کو نہ باندھ لے؟ پھر وہ اُس کا گھر لُوٹ لے گا۔ (30) جو میرے ساتھ نہیں وہ میرے خِلاف ہے اور جو میرے ساتھ جمع نہیں کرتا وہ بکھیرتا ہے۔

ناقابلِ معافی گناہ

(31) اِس لِئے مَیں تُم سے کہتا ہُوں کہ آدمیوں کا ہر گُناہ اور کُفر تو مُعاف کِیا جائے گا مگر جو کُفر رُوح کے حق میں ہو وہ مُعاف نہ کِیا جائے گا۔ (32) اور جو کوئی اِبنِ آدم کے برخِلاف کوئی بات کہے گا وہ تو اُسے مُعاف کی جائے گی مگر جو کوئی رُوحُ القُدس کے برخِلاف کوئی بات کہے گا وہ اُسے مُعاف نہ کی جائے گی نہ اِس عالَم میں نہ آنے والے میں۔

دَرخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے

(33) یا تو درخت کو بھی اچھّا کہو اور اُس کے پھل کو بھی اچھّا یا درخت کو بھی بُرا کہو اور اُس کے پھل کو بھی بُرا کیونکہ درخت پھل ہی سے پہچانا جاتا ہے۔ (34) اَے سانپ کے بچّو تُم بُرے ہو کر کیونکر اچھّی باتیں کہہ سکتے ہو؟ کیونکہ جو دِل میں بھرا ہے وُہی مُنہ پر آتا ہے۔ (35) اچھّا آدمی اچھّے خزانے سے اچھّی چیزیں نِکالتا ہے اور بُرا آدمی بُرے خزانے سے بُری چیزیں نِکالتا ہے۔ (36) اور مَیں تُم سے کہتا ہُوں کہ جو نِکمّی بات لوگ کہیں گے عدالت کے دِن اُس کا حِساب دیں گے۔ (37) کیونکہ تُو اپنی باتوں کے سبب سے راستباز

ٹھہرایا جائے گا اور اپنی باتوں کے سبب سے قصُوروار ٹھہرایا جائے گا۔

نِشان (معجزہ) کا مطالبہ

(38)اِس پر بعض فقِیہوں اور فرِیسیوں نے جواب میں اُس سے کہا اَے اُستاد ہم تجھ سے ایک نِشان دیکھنا چاہتے ہیں۔

(39)اُس نے جواب دے کر اُن سے کہا اِس زمانے کے بُرے اور زِناکار لوگ نِشان طلب کرتے ہیں مگر یُوناہ نبی کے نِشان کے سِوا کوئی اَور نِشان اُن کو نہ دِیا جائے گا۔ (40)کیونکہ جَیسے یُوناہ تِین رات دِن مچھلی کے پیٹ میں رہا وَیسے ہی اِبنِ آدم تِین رات دِن زمین کے اندر رہے گا۔ (41)نینوہ کے لوگ عدالت کے دِن اِس زمانہ کے لوگوں کے ساتھ کھڑے ہو کر اِن کو مُجرِم ٹھہرائیں گے کیونکہ اُنہوں نے یُوناہ کی مُنادی پر توبہ کر لی اور دیکھو یہاں وہ ہے جو یُوناہ سے بھی بڑا ہے۔ (42)جنوب کی ملکہ عدالت کے دِن اِس زمانہ کے لوگوں کے ساتھ اُٹھ کر اِن کو مُجرِم ٹھہرائے گی۔ کیونکہ وہ دُنیا کے کنارے سے سُلیمان کی حِکمت سُننے کو آئی اور دیکھو یہاں وہ ہے جو سُلیمان سے بھی بڑا ہے۔

بدرُوح کی واپسی

(43)جب ناپاک رُوح آدمی میں سے نکلتی ہے تو سُوکھے مقاموں میں آرام ڈُھونڈتی پھرتی ہے اور نہیں پاتی۔ (44)تب کہتی ہے مَیں اپنے اُس گھر میں پھر جاؤں گی جِس سے نِکلی تھی اور آکر اُسے خالی اور جھڑا ہُوا اور آراستہ پاتی ہے۔ (45)پھر جا کر اَور سات

رُوحیں اپنے سے بُری ہمراہ لے آتی ہے اور وہ داخِل ہو کر وہاں بستی ہیں اور اُس آدمی کا پچھلا حال پہلے سے بھی بدتر ہو جاتا ہے۔ اِس زمانہ کے بُرے لوگوں کا حال بھی اَیسا ہی ہو گا۔

یِسُوع کے رشتہ دار

(46) جب وہ ہجوم سے یہ کہہ رہا تھا اُس کی ماں اور بھائی باہر کھڑے تھے اور اُس سے بات کرنا چاہتے تھے۔ (47) کِسی نے اُس سے کہا دیکھ تیری ماں اور تیرے بھائی باہر کھڑے ہیں اور تجھ سے بات کرنا چاہتے ہیں۔

(48) اُس نے خبر دینے والے کو جواب میں کہا کَون ہے میری ماں اور کَون ہیں میرے بھائی؟ (49) اور اپنے شاگردوں کی طرف ہاتھ بڑھا کر کہا دیکھو میری ماں اور میرے بھائی یہ ہیں۔ (50) کیونکہ جو کوئی میرے آسمانی باپ کی مرضی پر چلے وُہی میرا بھائی اور میری بہن اور ماں ہے۔

باب 13

بیج بونے والے کی تمثِیل

(1) اُسی روز یِسُوع گھر سے نِکل کر جھیل کے کنارے جا بیٹھا۔ (2) اور اُس کے پاس ایک بڑا ہجوم جمع ہو گیا کہ وہ کشتی پر چڑھ بیٹھا اور سارا ہجوم کنارے پر کھڑا رہا۔

(3) اور اُس نے اُن سے بہُت سی باتیں تمثِیلوں میں کہیں کہ دیکھو ایک بونے والا بیج بونے نِکلا۔ (4) اور بوتے وقت کُچھ دانے راہ کے کنارے گرے اور پرِندوں نے آ کر اُنہیں چُگ لِیا۔ (5) اور کُچھ

آپ کے سفر کے لیے

۱۳:۱-۵۸

صورتِ حال

یہودی لوگ آسمان کی بادشاہی کا بے تابی سے انتظار کرتے تھے لیکن اس کے بارے میں کچھ غلط خیالات بھی رکھتے تھے۔ سیدنا یسوع المسیح کی تعلیم نے آسمان کی بادشاہی کی وضاحت کی۔

مشاہدہ

سیدنا یسوع المسیح نے غلط خیالات کو ختم کرنے

پتھّرِیلی زمین پر گِرے جہاں اُن کو بُہت مِٹّی نہ مِلی اور گہری مِٹّی نہ
مِلنے کے سبب سے جلد اُگ آئے۔ (6) اور جب سُورج نِکلا تو جل
گئے اور جڑ نہ ہونے کے سبب سے سُوکھ گئے۔ (7) اور کُچھ جھاڑِیوں
میں گِرے اور جھاڑِیوں نے بڑھ کر اُن کو دبا لِیا۔ (8) اور کُچھ اچّھی
زمین میں گِرے اور پَھل لائے۔ کُچھ سَو گُنا کُچھ ساٹھ گُنا کُچھ تِیس
گُنا۔ (9) جِس کے کان ہوں وہ سُن لے۔

تمثیلوں کا مقصد

(10) شاگِردوں نے پاس آ کر اُس سے کہا تُو اُن سے تمثِیلوں
میں کیوں باتیں کرتا ہے؟

(11) اُس نے جواب میں اُن سے کہا اِس لِئے کہ تُم کو آسمان
کی بادشاہی کے بھیدوں کی سمجھ دی گئی ہے مگر اُن کو نہیں دی گئی۔
(12) کیونکہ جِس کے پاس ہے اُسے دِیا جائے گا اور اُس کے پاس
زِیادہ ہو جائے گا اور جِس کے پاس نہیں ہے اُس سے وہ بھی لے لِیا
جائے گا جو اُس کے پاس ہے۔ (13) مَیں اُن سے تمثِیلوں میں اِس
لِئے باتیں کرتا ہُوں کہ وہ دیکھتے ہُوئے نہیں دیکھتے اور سُنتے ہُوئے
نہیں سُنتے اور نہیں سمجھتے۔ (14) اور اُن کے حق میں یسعیاہ کی یہ
پیشِین گوئی پُوری ہوتی ہے کہ

تُم کانوں سے سُنو گے پر ہرگِز نہ سمجھو گے اور آنکھوں سے
دیکھو گے پر ہرگِز معلُوم نہ کرو گے۔

(15) کیونکہ اِس اُمّت کے دِل پر چربی چھا گئی ہے اور وہ
کانوں سے اُونچا سُنتے ہیں اور اُنہوں نے اپنی آنکھیں
بند کر لی ہیں تا اَیسا نہ ہو کہ آنکھوں سے معلُوم کریں

کے لیے تماثیل کے ذریعے آسمان کی بادشاہی کی تعلیم دی۔ اناجیل میں بہت سی وضاحتیں ظاہر کرتی ہیں کہ آسمان کی بادشاہی (یا خدا کی بادشاہی) کا مطلب ہے کہ ہمیں خدا تعالیٰ کے اختیار کو تسلیم کرنا چاہئے اور اس کی مرضی کے عین مطابق عمل کرنا چاہئے۔

فیضیابی

حقیقی قارئین جلد ہی اس تمیثل کو سمجھ جاتے ہیں ۔ وہ سرسوں کے بیج اور خمیری آٹے کو جانتے ہیں ۔ دونوں ہی چھوٹے سے ہوتے ہیں۔ سرسوں کا دانا آپ کے چہرے کی جھری کے برابر جبکہ خمیر کا سائز بھی آپ کے ہاتھ کے انگوٹھے سے بھی کم ہوتا ہے۔ لیکن پھر بھی سرسوں کا ایک چھوٹا سا بیج پھوٹ کر بادلوں تک پہنچ سکتا ہے اور قدیم یہودیوں کی اوسط اونچائی سے تین گنا بڑھ جاتا تھا اور جھاڑیوں کی شاخیں اتنی بڑی ہوتی تھیں کہ پرندوں کا ایک بے گھر جھنڈ اس میں بسیرا کر سکے۔ ایک چٹکی خمیر ملا آٹا کئی دنوں تک چالیس افراد کو دن میں تین بار کھانا کھلا سکتا ہے۔ کچھ منٹوں میں ہی شروع ہونے والا بڑے پیمانے پر ختم ہوتا ہے۔

شاید ابتدائی گرجہ گھر کو اس یاد دہانی کی ضرورت تھی۔ یہودی روایت اور یونانی فلسفے کے مابین ایک چھوٹی چرنی اور ایک خون آلودہ صلیب کس قدرت کا مظاہرہ کرتی ہے؟ ایک دیہی بڑھئی کی سربراہی میں ایک ایسی تحریک جو ایک ایسی دنیا میں جس میں Epicureans، Stoics اور Gnostics کا غلبہ ہے، کس طرح توجہ حاصل کر سکتی ہے؟

اور کانوں سے سُنیں اور دِل سے سمجھیں اور رجُوع
لائیں اور مَیں اُن کو شِفا بخشوں۔
(16) لیکن مُبارک ہیں تُمہاری آنکھیں اِس لِئے کہ وہ دیکھتی
ہیں اور تُمہارے کان اِس لِئے کہ وہ سُنتے ہیں۔ (17) کیونکہ مَیں تُم
سے سچ کہتا ہُوں کہ بُہت سے نبِیوں اور راستبازوں کو آرزُو تھی کہ
جو کُچھ تُم دیکھتے ہو دیکھیں مگر نہ دیکھا اور جو باتیں تُم سُنتے ہو سُنیں
مگر نہ سُنیں۔

یِسُوع بیج بونے والے کی تمثِیل سمجھاتا ہے

(18) پس بونے والے کی تمثِیل سُنو۔ (19) جب کوئی بادشاہی
کا کلام سُنتا ہے اور سمجھتا نہیں تو جو اُس کے دِل میں بویا گیا تھا اُسے
وہ شریر آکر چھین لے جاتا ہے۔ یہ وہ ہے جو راہ کے کنارے بویا گیا
تھا۔ (20) اور جو پتّھرِیلی زمِین میں بویا گیا یہ وہ ہے جو کلام کو سُنتا ہے
اور اُسے فی الفَور خُوشی سے قبُول کرلیتا ہے۔ (21) لیکن اپنے اندر جڑ
نہیں رکھتا بلکہ چند روزہ ہے اور جب کلام کے سبب سے مُصِیبت یا
ظُلم برپا ہوتا ہے تو فی الفَور ٹھوکر کھاتا ہے۔ (22) اور جو جھاڑِیوں
میں بویا گیا یہ وہ ہے جو کلام کو سُنتا ہے اور دُنیا کی فِکر اور دَولت کا
فریب اُس کلام کو دبا دیتا ہے اور وہ بے پَھل رہ جاتا ہے۔ (23) اور
جو اچّھی زمِین میں بویا گیا یہ وہ ہے جو کلام کو سُنتا اور سمجھتا ہے اور
پَھل بھی لاتا ہے۔ کوئی سَو گُنا پَھلتا ہے کوئی ساٹھ گُنا کوئی تِیس گُنا۔

کڑوے دانوں کی تمثِیل

(24) اُس نے ایک اَور تمثِیل اُن کے سامنے پیش کر کے کہا
کہ آسمان کی بادشاہی اُس آدمی کی مانِند ہے جِس نے اپنے کھیت میں

کیا آج ہمیں یاد دہانی کی ضرورت نہیں؟ بعض اوقات ہم سیدنا مسیح کی کہانی کے چھوٹا ہونے سے ڈرتے ہیں۔ ہمارا خوف ہمیں بیج بونے سے روک سکتا ہے۔ کیا انسان پرستی، مادیت اور علاقائیت کے اس جدید ترین دور میں گناہ، نجات اور نجات جیسی اصطلاحات کا کوئی موقع ہے؟

بظاہر وہ کرتے ہیں۔ کہاں ہیں وہ رومی جنہوں نے مسیح کو مصلوب کیا؟ Epicureans جنہوں نے جناب پولوس رسول کی توہین کی اور بحث کی؟ Gnostics جنہوں نے ابتدائی کلیسا کا مذاق اڑایا؟ اور کرنتھس کے وہ عظیم مندر؟ جنہوں نے نومولود کلیسا کو ختم کرنے کے لئے ہر حد پار کر دی۔ کیا اب بھی زیوس کے پرستار قربانیاں چڑھاتے ہیں؟

نہیں، لیکن اب وہ سیدنا یسوع المسیح کی پرستش کرتے ہیں۔

رب العزت معمولی کاموں کے ذریعے غیر معمولی کام سرانجام دیتا ہے

اطلاق

آپ کن طریقوں سے خدا کی بادشاہی کی حمایت کر رہے ہیں؟ کیا آپ خدا کے منصوبے کو تلاش کر رہے ہیں اور اس پر عمل کر رہے ہیں؟ یا آپ اپنے منصوبے پر عمل کر رہے ہیں اور خدا تعالیٰ سے اس کے لیے برکت چاہ رہے ہیں؟ رب العزت کو اجازت دیں کہ وہ آپ کے خوابوں کو اپنے منصوبوں سے ہم آہنگ کرے۔ اُسے آپ کے معمولی اعمال سے غیر معمولی نتائج پیدا کرنے دیں۔

مسیح میں بڑھنا

خدا تعالیٰ ہماری زبان بولتا ہے

"تُم کو آسمان کی بادشاہی کے بھیدوں کی سمجھ دی گئی ہے۔" متی ۱۳:۱۱

رب العزت تمام زبانیں بولتا ہے۔۔۔ تمھاری زبان بھی۔ کیا اس نے یہ نہیں فرمایا، "مَیں تجھے تعلیم دُوں گا اور جِس راہ پر تجھے چلنا ہو گا تجھے بتاؤں گا۔ (زبور ۳۲:۸) کیا اس بات کی ترغیب نہیں دی گئی؟ "اُس کی باتوں کو اپنے دِل میں رکھ لے۔" (ایوب ۲۲:۲۲)۔ رب العزت آپ کے ساتھ کون سی زبان میں کلام کرتا ہے؟

کیا آپ خوش نہیں کہ وہ کلام کرتا ہے؟ کیا آپ شکر گزار نہیں ہیں کہ وہ آپ کے ساتھ گفتگو کرتا ہے؟ کیا یہ جاننا اچھا نہیں کہ "خُداوند کے راز کو وُہی جانتے ہیں جو اُس سے ڈرتے ہیں۔" (زبور ۲۵:۱۴)

میرے چچا بشر بہت ہی شکر گزار تھے جب کسی نے ان سے بات کی۔ بچپن میں خسرے کی بیماری نے ان کی قوتِ سماعت اور گویائی چھین لی تھی۔ انہوں نے اپنی زندگی کے تمام ساٹھ سال گہری خاموشی میں گزارے۔ بہت کم لوگ ہی اُن کی زبان بولتے تھے۔

میرے والد ان میں سے ایک تھے۔ بڑا بھائی ہونے کے ناطے ان کی حفاظت اور نگہداشت کو انہوں نے اپنا فرض سمجھا۔ میرے دادا کے مرنے کے بعد، شاید انہوں نے محسوس کیا کہ انہیں یہ ذمہ داری سنبھال لینی چاہیے۔ وجہ کچھ بھی ہو، میرے والد نے اشاروں کی زبان سیکھی۔ میرے والد کوئی اچھے طالب علم نہیں رہے تھے۔ انہوں نے ہائی سکول تک کی پڑھائی بھی بڑی مشکل سے کی تھی۔ وہ کبھی کالج نہیں گئے تھے۔ انہوں نے کبھی انگریزی یا اردو سیکھنے کی بھی کوشش نہیں کی تھی۔ لیکن انہوں نے اپنے بھائی کی زبان سیکھنے کے لیے وقت نکالا۔

جیسے ہی میرے والد چچا کے کمرے میں داخل ہوتے ان کا چہرہ چمکنے اور دمکنے لگتا۔ دونوں کمرے کے ایک کونے میں بیٹھ جاتے، ہاتھوں اور انگلیوں کو ہوا میں لہراتے، اور خوب وقت گزارتے۔ اور اگرچہ میں نے چچا کو کبھی بھی شکریہ کہتے نہیں سنا تھا (کیوں کہ وہ بول نہیں سکتے تھے)، لیکن ان کی خوبصورت مسکراہٹ نے اس میں کوئی شک نہیں چھوڑا کہ وہ شکر گزار تھے کہ میرے والد نے ان کی زبان سیکھی تھی۔

تمہارے باپ نے بھی تمہاری زبان بولنا سیکھ لی ہے۔ "تُم کو آسمان کی بادشاہی کے بھیدوں کی سمجھ دی گئی ہے۔" (متی ۱۳:۱۱)

اس کا شکریہ ادا کرنے کا ایک لفظ بھی مناسب ہو گا؟ اور جب آپ شکریہ ادا کرنا چاہ رہے ہوں تو اُس سے درخواست کریں، شاید آپ کوئی نشان کھو رہے ہوں جو وہ آپ کو دیکھانا چاہ رہا ہو۔

کسی دوست کے پیغام کو کھو دینا ایک بات ہے۔ لیکن ابدیت کے پیغام کو فراموش کرنا جو خدائے قادر مطلق کی جانب سے جو آپ کی زندگی کی تقدیر لکھتا ہے بہت نقصان کی بات ہے۔

سوال: آپ کی زبان بولنے پر اس ہفتے آپ خدا کا شکریہ ادا کیسے کر سکتے ہیں؟

اچھّا بیج بویا۔ [25] مگر لوگوں کے سوتے میں اُس کا دُشمن آیا اور
گیہُوں میں کڑوے دانے بھی بوگیا۔ [26] پس جب پتّیاں نِکلیں اور
بالیں آئیں تو وہ کڑوے دانے بھی دِکھائی دِئے۔ [27] نوکروں نے
آکر گھر کے مالک سے کہا اَے خُداوند کیا تُو نے اپنے کھیت میں اچھّا
بیج نہ بویا تھا؟ اُس میں کڑوے دانے کہاں سے آ گئے؟ [28] اُس نے
اُن سے کہا یہ کِسی دُشمن کا کام ہے۔ نوکروں نے اُس سے کہا تو کیا تُو
چاہتا ہے کہ ہم جا کر اُن کو جمع کریں؟ [29] اُس نے کہا نہیں اَیسا نہ ہو
کہ کڑوے دانے جمع کرنے میں تُم اُن کے ساتھ گیہُوں بھی اُکھاڑ
لو۔ [30] کٹائی تک دونوں کو اِکٹھّا بڑھنے دو اور کٹائی کے وقت مَیں
کاٹنے والوں سے کہہ دُوں گا کہ پہلے کڑوے دانے جمع کر لو اور
جلانے کے لِئے اُن کے گٹھے باندھ لو اور گیہُوں میرے کھتّے میں
جمع کر دو۔

رائی کے دانے کی تمثِیل

[31] اُس نے ایک اَور تمثِیل اُن کے سامنے پیش کر کے کہا
کہ آسمان کی بادشاہی اُس رائی کے دانے کی مانِند ہے جِسے کِسی آدمی
نے لے کر اپنے کھیت میں بو دِیا۔ [32] وہ سب بیجوں سے چھوٹا تو
ہے مگر جب بڑھتا ہے تو سب ترکارِیوں سے بڑا اور اَیسا درخت ہو
جاتا ہے کہ ہوا کے پرِندے آکر اُس کی ڈالیوں پر بسیرا کرتے ہیں۔

خمیر کی تمثِیل

[33] اُس نے ایک اَور تمثِیل اُن کو سُنائی کہ آسمان کی بادشاہی
اُس خمیر کی مانِند ہے جِسے کِسی عَورت نے لے کر تِین پَیمانے آٹے
میں مِلا دِیا اور وہ ہوتے ہوتے سب خمیر ہو گیا۔

یِسُوع تمثِیلوں میں کلام کرتا ہے

(34) یہ سب باتیں یِسُوع نے ہجوم سے تمثِیلوں میں کہیں اور بغَیر تمثِیل کے وہ اُن سے کُچھ نہ کہتا تھا۔ (35) تاکہ جو نبی کی معرفت کہا گیا تھا وہ پُورا ہو کہ

”مَیں تمثِیلوں میں اپنا مُنہ کھولُوں گا۔ مَیں اُن باتوں کو ظاہِر کرُوں گا جو بنایِ عالَم سے پوشِیدہ رہی ہیں۔“

یِسُوع کڑوے دانوں کی تمثِیل سمجھاتا ہے

(36) اُس وقت وہ ہجوم کو چھوڑ کر گھر میں گیا اور اُس کے شاگردوں نے اُس کے پاس آ کر کہا کہ کھیت کے کڑوے دانوں کی تمثِیل ہمیں سمجھا دے۔

(37) اُس نے جواب میں کہا کہ اچھّے بِیج کا بونے والا اِبنِ آدم ہے۔ (38) اور کھیت دُنیا ہے اور اچھّا بِیج بادشاہی کے فرزند اور کڑوے دانے اُس شرِیر کے فرزند ہیں۔ (39) جِس دُشمن نے اُن کو بویا وہ اِبلِیس ہے اور کٹائی دُنیا کا آخِر ہے اور کاٹنے والے فرِشتے ہیں۔ (40) پس جَیسے کڑوے دانے جمع کِئے جاتے اور آگ میں جلائے جاتے ہیں وَیسے ہی دُنیا کے آخِر میں ہو گا۔ (41) اِبنِ آدم اپنے فرِشتوں کو بھیجے گا اور وہ سب ٹھوکر کھِلانے والی چیزوں اور بدکاروں کو اُس کی بادشاہی میں سے جمع کریں گے۔ (42) اور اُن کو آگ کی بھٹّی میں ڈال دیں گے۔ وہاں رونا اور دانت پِیسنا ہو گا۔ (43) اُس وقت راستباز اپنے باپ کی بادشاہی میں آفتاب کی مانِند چمکیں گے۔ جِس کے کان ہوں وہ سُن لے۔

پوشِیدہ خزانے کی تمثِیل

(44) آسمان کی بادشاہی کھیت میں چُھپے خزانے کی مانِند ہے جسے
کِسی آدمی نے پاکر چُھپادِیا اور خُوشی کے مارے جاکر جو کُچھ اُس کا تھا
بیچ ڈالا اور اُس کھیت کو مول لے لِیا۔

موتی کی تمثِیل

(45) پِھر آسمان کی بادشاہی اُس سَوداگر کی مانِند ہے جو عُمدہ
موتِیوں کی تلاش میں تھا۔ (46) جب اُسے ایک بیش قِیمت موتی مِلا
تو اُس نے جاکر جو کُچھ اُس کا تھا سب بیچ ڈالا اور اُسے مول لے لِیا۔

جال کی تمثِیل

(47) پِھر آسمان کی بادشاہی اُس بڑے جال کی مانِند ہے جو دریا
میں ڈالا گیا اور اُس نے ہر قِسم کی مچھلِیاں سمیٹ لِیں۔ (48) اور
جب بھر گیا تو اُسے کنارے پر کھینچ لائے اور بَیٹھ کر اچّھی اچّھی تو
برتنوں میں جمع کر لِیں اور جو خراب تِھیں پھینک دِیں۔ (49) دُنیا
کے آخِر میں اَیسا ہی ہو گا۔ فرِشتے نِکلیں گے اور شرِیروں کو
راستبازوں سے جُدا کریں گے اور اُن کو آگ کی بھٹی میں ڈال دیں
گے۔ (50) وہاں رونا اور دانت پِیسنا ہو گا۔

نئی اور پُرانی سچائیاں

(51) کیا تُم یہ سب باتیں سمجھ گئے؟ اُنہوں نے اُس سے کہا
ہاں۔
(52) اُس نے اُن سے کہا اِس لِئے ہر فقِیہہ جو آسمان کی

بادشاہی کا شاگرد بنا ہے اُس گھر کے مالِک کی مانِند ہے جو اپنے خزانے میں سے نئی اور پُرانی چیزیں نِکالتا ہے۔

یسوع کا ناصرت میں رد کیے جانا

(53) جب یِسُوع یہ تمثِیلیں ختم کر چُکا تو اَیسا ہُوا کہ وہاں سے روانہ ہو گیا۔ (54) اور اپنے وطن میں آکر اُن کے عِبادت خانے میں اُن کو اَیسی تعلِیم دینے لگا کہ وہ حَیران ہو کر کہنے لگے کہ اِس میں یہ حِکمت اور معجزے کہاں سے آئے؟ (55) کیا یہ بڑھئی کا بیٹا نہیں؟ اور اِس کی ماں کا نام مریم اور اِس کے بھائی یعقُوب اور یُوسف اور شمعُون اور یہُوداہ نہیں؟ (56) اور کیا اِس کی سب بہنیں ہمارے ہاں نہیں؟ پِھر یہ سب کُچھ اِس میں کہاں سے آیا؟

(57) اور اُنہوں نے اُس کے سبب سے ٹھوکر کھائی ۔ مگر یِسُوع نے اُن سے کہا کہ نبی اپنے وطن اور اپنے گھر کے سِوا اَور کہِیں بے عزت نہیں ہوتا۔ (58) اور اُس نے اُن کی بے اِعتقادی کے سبب سے وہاں بہُت سے معجزے نہ دِکھائے۔

باب 14

یُوحنّا بپتِسمہ دینے والے کی شہادت

(1) اُس وقت چَوتھائی مُلک کے حاکم ہیرودیس نے یِسُوع کی شُہرت سُنی۔ (2) اور اپنے خادِموں سے کہا کہ یہ یُوحنّا بپتِسمہ دینے والا ہے ۔ وہ مُردوں میں سے جی اُٹھا ہے اِس لِئے اُس سے یہ معجزے ظاہِر ہوتے ہیں۔ (3) کیونکہ ہیرودیس نے اپنے بھائی فِلِپُّس کی بیوی ہیرودِیاس کے سبب سے یُوحنّا کو پکڑ کر باندھا اور قَید خانے

آپ کے سفر کے لیے

۱۴:۱-۳٦

صورتِ حال

سیدنا یسوع المسیح نے فطرت کے قوانین پر اپنی قدرت کا مظاہرہ کیا جب انہوں نے پانچ ہزار بھوکے لوگوں کو سیر کیا اور جھیل کے گہرے پانی پر چلے۔

میں ڈال دِیا تھا۔ (4) کیونکہ یُوحنّا نے اُس سے کہا تھا کہ اِس کا رکھنا
تجھے روا نہیں۔ (5) اور وہ ہر چند اُسے قتل کرنا چاہتا تھا مگر عام لوگوں
سے ڈرتا تھا کیونکہ وہ اُسے نبی جانتے تھے۔

(6) لیکن جب ہیرودیس کی سالگرہ ہُوئی تو ہیرودِیاس کی بیٹی
نے محفِل میں ناچ کر ہیرودیس کو خُوش کِیا۔ (7) اِس پر اُس نے قَسم
کھا کر اُس سے وعدہ کیا کہ جو کُچھ تُو مانگے گی تجھے دُوں گا۔

(8) اُس نے اپنی ماں کے سِکھانے سے کہا مُجھے یُوحنّا بپتِسمہ
دینے والے کا سر تھال میں یہیں منگوا دے۔

(9) بادشاہ غمگِین ہُوا مگر اپنی قَسموں اور مِہمانوں کے سبب
سے اُس نے حُکم دِیا کہ دے دِیا جائے۔ (10) اور آدمی بھیج کر
قَید خانے میں یُوحنّا کا سر کٹوا دِیا۔ (11) اور اُس کا سر تھال میں لایا گیا
اور لڑکی کو دِیا گیا اور وہ اُسے اپنی ماں کے پاس لے گئی۔ (12) اور
اُس کے شاگردوں نے آ کر لاش اُٹھالی اور اُسے دفن کر دِیا اور جا
کر یِسُوع کو خبر دی۔

یِسُوع پانچ ہزار کو کھلاتا ہے

(13) جب یِسُوع نے یہ سُنا تو وہاں سے کشتی پر الگ کِسی وِیران
جگہ کو روانہ ہُوا اور لوگ یہ سُن کر شہر شہر سے پَیدل اُس کے پِیچھے
گئے۔ (14) اُس نے اُتر کر بڑا ہجوم دیکھا اور اُسے اُن پر ترس آیا اور
اُس نے اُن کے بیماروں کو اچھّا کر دِیا۔ (15) اور جب شام ہُوئی تو
شاگرد اُس کے پاس آ کر کہنے لگے کہ جگہ وِیران ہے اور وقت گُذر
گیا ہے۔ لوگوں کو رُخصت کر دے تا کہ گاؤں میں جا کر اپنے لِئے
کھانا مول لیں۔

مشاہدہ

جناب یوحنا کی غیر منصفانہ سزا نے سیدنا یسوع کو بہت پریشان کیا لیکن وہ نہ تو ہجوم کے بڑبڑانے سے بچ سکے اور نہ ہی اپنے شاگردوں کے بڑبڑانے سے۔ پھر بھی سیدنا یسوع نے لوگوں پر رحم کیا اور ان کی ضروریات پوری کیں۔

فیضیابی

"آؤ" یہ دعوت خاص ہے۔

حضرت پطرس کو دوبارہ بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔ ایسا ہر روز نہیں ہوتا ہے کہ آپ پانی کی اُن لہروں پر چلتے ہیں جو آپ سے بھی اونچی ہوں۔

پہلے چند قدم وہ اچھی طرح سے چلتے ہیں۔ لیکن چند قدم ہی پانی پر بڑھانے پر وہ ان کی جانب دیکھنا بھول جاتے ہیں جنہوں نے اسے یہ اول درجہ اور قدرت بخشی اور وہ گہرے پانی میں ڈوبنے لگے۔

مقدس پطرس اس ہاتھ کو بہتر طور جانتے ہیں جو انہیں ڈوبنے سے بچا سکتا ہے۔ یہ واقعہ کسی مشہور میگزین یا رسالے کا حصہ نہیں بنا ہو گا۔ لیکن حقیقت یہ ہے جناب پطرس کو گہرے پانی سے نکال لیا گیا تھا۔

میری مدد کرو!

اور چونکہ جناب پطرس اب شرمندہ اور بے بس ہیں اور گہرے پانی میں ڈوب رہے ہیں، اسی وقت بارش میں سے ایک ہاتھ آتا ہے اور اسے پانی سے اوپر کھینچ لیتا ہے۔

پیغام واضح ہے۔

غور طلب: خوف

ایمان اکثر خوف کا بچہ ہوتا ہے۔

خوف نے حضرت پطرس کو کشتی سے باہر دھکیل دیا تھا۔ وہ پہلے بھی کئی بار ان لہروں میں گِر چکے تھے۔ وہ جانتے تھے کہ یہ طوفان کیا کر سکتے ہیں۔ انہوں نے طوفان کے بارے کہانیاں بھی سنی تھیں۔

انہوں نے جہازوں کا ملبہ دیکھا تھا۔ وہ بہت سی بیواؤں کو بھی جانتے تھے۔ وہ باہر نکلنا چاہتے تھے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ طوفان ہلاک کر سکتا ہے۔

آج رات اُن کی آنکھوں میں جھانکیں اور خوف دیکھیں— سانسیں روک دینے والا خوف، دل دہلا دینے والا خوف، ایسا خوف جب کسی کے پاس نکلنے کا کوئی راستہ نہ ہو۔

لیکن اس خوف سے ایمان کا عمل جنم لے گا، کیونکہ ایمان اکثر خوف کا بچہ ہوتا ہے۔

اگر حضرت پطرس نے سیدنا یسوع کو ایک پُرسکون، پرامن دن کے دوران پانی پر چلتے ہوئے دیکھا ہوتا، تو کیا آپ کو لگتا ہے کہ وہ سیدنا یسوع کے پاس چلے جاتے؟

میں بھی ایسا نہیں کرتا۔

اگر جھیل مانندِ قالین ہموار ہوتی اور سفر خوشگوار ہوتا تو کیا آپ کو لگتا ہے کہ مقدس پطرس سیدنا یسوع کی منت سماجت کرتے کہ وہ اسے پانی کی تند و تیز لہروں سے بچائیں؟ بالکل بھی نہیں۔

لیکن کسی بھی آدمی کو یقینی موت اور زندگی کے درمیان کسی ایک کو انتخاب کرنے کا موقع دیں تو وہ زندگی کو چنے گا۔ ہر وقت اور ہر سمے وہ زندگی کا ہی انتخاب کرے گا۔

ایمان کے عظیم کام شاذ و نادر ہی پرسکون زندگی سے پیدا ہوتے ہیں۔

یہ کوئی منطق نہیں تھی جس کے سبب حضرت موسیٰ نے اپنی لاٹھی بحر احمر پر بڑھائی تھی

یہ کوئی طبی تحقیق نہیں تھی جس نے نعمان کوڑی کو دریا میں سات بار غوطے لگانے پر آمادہ کیا۔

یہ عام فہم بات بھی نہیں تھی جس کی وجہ سے حضرت پولوس رسول نے شریعت ترک کر دی اور فضل کو اپنالیا۔

اور یہ کوئی پر اعتماد کمیٹی یا کونسل نہیں تھی جس نے یروشلم کے ایک چھوٹے سے کمرے میں حضرت پطرس کی جیل سے رہائی کے لیے دعا کی۔ یہ ایک خوف زدہ، مایوس اور سہمے ہوئے ایمانداروں کا گروہ تھا۔ یہ ایک ایسی کلیسا تھی جو بالکل بے یارو مددگار تھی۔ ایک ایسی کلیسا جو سماجی طور پر کسی کو مدد کے لئے بھی نہ پکار سکے۔

اور وہ کبھی بھی مضبوط نہیں تھے۔

ایمان کے ہر عمل کے آغاز میں اکثر خوف کا بیج ہوتا ہے۔

مطالعے کے لئے رہنمائی

پڑھیں متی ۱۴: ۲۲-۳۳

- ایک ایسے لمحے کی وضاحت کریں جب کوئی بہت غیر متوقع چیز آپ کو خوفزدہ کرتی ہو۔
- آپ کے خیال میں کن طریقوں سے ہماری مایوسی ہمارے ایمان کو چنگاری دیتی ہے؟
- ان طریقوں کی وضاحت کریں جن سے خوف

ہمارے ایمان کو ابھار سکتا ہے اور ہمارے ایمان کو تباہ کر سکتا ہے۔

- زندگی میں آپ کو کن چیزوں سے ڈر لگتا ہے؟
- آپ کو کیا قائل کرتا ہے؟ جیسا کہ مقدس پطرس کو یقین تھا کہ خدا کو پکارنا اور خدا تک پہنچنا خوف میں بیٹھے رہنے سے بہتر ہے؟
- جیسا کہ آپ اپنی حفاظت کے لیے حضرت پطرس کے خوف سے اپنے خوف کا موازنہ کرتے ہیں، آپ کا خطرہ اور خوف کیا ہے جیسا کہ جناب پطرس کا پانی پر چلنا تھا (رب العزت تک پہنچنے کے لئے آپ کونسا خطرہ مول لیں گے)
- آپ کے خیال میں حضرت پطرس نے طوفان کے اس تجربے سے کیا حاصل کیا جو دوسرے شاگردوں (جو کشتی میں رہے) نے حاصل نہیں کیا؟
- دعائیں ہماری صلاحتیوں کو کیسے ابھارتیں ہیں کہ ہم رب العزت کو اپنے اور اپنے خوف کے درمیان لے آئیں؟

---

[16] یِسُوع نے اُن سے کہا اِن کا جانا ضرُور نہیں۔ تُم ہی اِن کو کھانے کو دو۔

[17] اُنہوں نے اُس سے کہا کہ یہاں ہمارے پاس پانچ روٹِیوں اور دو مچھلِیوں کے سِوا اَور کُچھ نہیں۔

[18] اُس نے کہا وہ یہاں میرے پاس لے آؤ۔ [19] اور اُس نے لوگوں کو گھاس پر بیٹھنے کا حُکم دِیا۔ پِھر اُس نے وہ پانچ روٹیاں اور دو مچھلِیاں لِیں اور آسمان کی طرف دیکھ کر برکت دی اور روٹِیاں توڑ کر شاگِردوں کو دِیں اور شاگِردوں نے لوگوں کو۔ [20] اور سب کھا کر سیر ہو گئے اور اُنہوں نے بچے ہُوئے ٹُکڑوں سے بھری ہُوئی بارہ ٹوکرِیاں اُٹھائیں۔ [21] اور کھانے والے عَورتوں اور بچّوں کے سِوا پانچ ہزار مَرد کے قرِیب تھے۔

یِسُوع کا جھیل (پانی) پر چلنا

[22] اور اُس نے فوراً شاگِردوں کو مجبُور کِیا کہ کشتی میں سوار ہو کر اُس سے پہلے پار چلے جائیں جب تک وہ لوگوں کو رُخصت

جب تک سیدنا یسوع بہت سے انتخابات میں سے ایک ہیں تووہ کوئی انتخاب نہیں ہیں۔ جب تک آپ اکیلے اپنا بوجھ اٹھا سکتے ہیں آپ کو بوجھ اٹھانے والے کی ضرورت نہیں۔ جب تک آپ حالت میں غم نہیں ہیں آپ کو غم گسار کی ضرورت نہیں۔ آپ کبھی قبول کریں گے اور کبھی رد کریں گے۔ کیوں کہ اُسے آدھے دل سے تو قبول نہیں کیا جا سکتا۔

اطلاق

دوسروں کی ضروریات کو اپنی ضرورتوں پر ترجیح دے کر سیدنا مسیح کی شفقت کی تقلید کریں۔ اپنی نیند لینے کے بجائے مایوس دوست کے ساتھ دیر تک جاگنے کے لیے تیار رہیں۔ دوسروں کی بات سننے کے لیے اپنے شیڈول اور آرام میں خلل برداشت کریں۔

کرے۔ [23] اور لوگوں کو رُخصت کر کے تنہا دُعا کرنے کے لِئے پہاڑ پر چڑھ گیا اور جب شام ہُوئی تو وہاں اکیلا تھا۔ [24] مگر کشتی اُس وقت جِھیل کے بِیچ میں تھی اور لہروں سے ڈگمگا رہی تھی کیونکہ ہوا مُخالِف تھی۔

[25] اور وہ رات کے چَوتھے پہر جِھیل پر چلتا ہُوا اُن کے پاس آیا۔ [26] شاگِرد اُسے جِھیل پر چلتے ہُوئے دیکھ کر گھبرا گئے اور کہنے لگے کہ بُھوت ہے اور ڈر کر چِلاّ اُٹھے۔

[27] یِسُوع نے فوراً اُن سے کہا خاطِر جمع رکھّو۔ مَیں ہُوں۔ ڈرو مت۔

[28] پطرس نے اُس سے جواب میں کہا ”اَے خُداوند اگر تُو ہے تو مُجھے حکم دے کہ پانی پر چل کر تیرے پاس آؤں۔“

[29] اُس نے کہا آ۔ پطرس کشتی سے اُتر کر یِسُوع کے پاس جانے کے لِئے پانی پر چلنے لگا۔ [30] مگر جب ہوا دیکھی تو ڈر گیا اور جب ڈُوبنے لگا تو چِلاّ کر کہا ”اَے خُداوند مُجھے بچا!“

[31] یِسُوع نے فوراً ہاتھ بڑھا کر اُسے پکڑ لِیا اور اُس سے کہا اَے کم اِعتقاد تُو نے کیوں شک کِیا؟ [32] اور جب وہ کشتی پر چڑھ آئے تو ہوا تھم گئی۔

[33] اور جو کشتی پر تھے اُنہوں نے اُسے سِجدہ کر کے کہا یقِیناً تُو خُدا کا بیٹا ہے۔

یِسُوع گنّیسرت میں ایک آدمی کو شِفا دیتا ہے

[34] وہ پار جا کر گنّیسرت کے عِلاقے میں پُہنچے۔ [35] اور وہاں کے لوگوں نے اُسے پہچان کر اُس سارے گِرد نواح میں خبر بھیجی

اور سب بیماروں کو اُس کے پاس لائے۔ [36] اور وہ اُس کی مِنّت
کرنے لگے کہ فقط اُس کی پوشاک کا کنارہ ہی چُھو لیں اور جِتنوں نے
چُھوُا وہ اچّھے ہو گئے۔

باب 15

بزُرگوں کی روایت

[1] اُس وقت فرِیسیوں اور فقِیہوں نے یروشلِیم سے یسُوع
کے پاس آکر کہا کہ۔ [2] تیرے شاگرد بزُرگوں کی روایت کو کیوں
ٹال دیتے ہیں کہ کھانا کھاتے وقت ہاتھ نہیں دھوتے؟

[3] اُس نے جواب میں اُن سے کہا کہ تُم اپنی روایت سے خُدا
کا حکم کیوں ٹال دیتے ہو؟ [4] کیونکہ خُدا نے فرمایا ہے تُو اپنے باپ
کی اور اپنی ماں کی عِزّت کرنا اور جو باپ یا ماں کو بُرا کہے وہ ضرُور
جان سے مارا جائے۔ [5] مگر تُم کہتے ہو کہ جو کوئی باپ یا ماں سے کہے
کہ جِس چِیز کا تجھے مُجھ سے فائِدہ پُہنچ سکتا تھا وہ خُدا کی نذر ہو چُکی۔
[6] تو وہ اپنے باپ کی عِزّت نہ کرے۔ پس تُم نے اپنی روایت سے
خُدا کا کلام باطِل کر دِیا۔ [7] اَے رِیاکارو یسعیاہ نے تُمہارے حق
میں کیا خُوب نبُوّت کی کہ۔

[8] ”یہ اُمّت زُبان سے تو میری عزت کرتی ہے مگر اِن
کا دِل مجھ سے دُور ہے۔

[9] اور یہ بے فائِدہ میری پرستِش کرتے ہیں کیونکہ اِنسانی
احکام کی تعلِیم دیتے ہیں“۔

آپ کے سفر کے لیے

۱۵: ۱-۳۹

صورتِ حال

اگرچہ فریسی خدا کی شریعت کے ماہر تھے، لیکن وہ شریعت کے مقصد کی صحیح تفہیم سے محروم تھے۔ سب سے اہم بات یہ ہے کہ ان میں خدا پر ایمان کی کمی تھی۔

مشاہدہ

فریسی مذہبی نظام پر یقین رکھتے تھے۔ جب کہ سیدنا یسوع نے خدا پر توجہ مرکوز کروائی جو ان سب نظاموں سے افضل اور بالاتر ہے۔

فیضیابی

شاگرد برہم ہیں۔ جیسا کہ سیدنا یسوع المسیح خاموشی سے تشریف فرما ہیں وہ مزید جوشیلے ہو جاتے ہیں۔ ”اسے بھیج دو،“ وہ مطالبہ کرتے ہیں۔ اب حلقۂ نور سیدنا یسوع پر مرکوز ہے۔ وہ پہلے شاگردوں کو دیکھتے ہیں اور پھر عورت کو۔ اور اس کے بعد نئے عہد نامے کے سب سے دلچسپ مکالموں میں سے ایک مکالمہ شروع ہوتا ہے۔

”مجھے صرف اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں

کے لیے بھیجا گیا ہے'' وہ عورت سے فرماتے ہیں۔

''خداوند، براہ کرم میری مدد کریں!''

''لڑکوں کی روٹی لے کر کتوں کے آگے پھینکنا درست نہیں،'' وہ پھر فرماتے ہیں۔

''لیکن کتے بھی اپنے آقاؤں کی میزوں سے گرنے والے ٹکڑوں کو کھاتے ہیں'' وہ عورت جواب دیتی ہے۔

کیا سیدنا یسوع تند اور سخت ہیں؟ کیا وہ پریشان اور مایوس ہیں؟ کیا وہ تھکے ہوئے ہیں؟ کیا وہ اس عورت کو کتے سے تشبیہ دے رہے ہیں؟ ہم اس مکالمے کی وضاحت کیسے کریں؟

کیا سیدنا مسیح اور وہ عورت ہنسی مذاق میں بات کرتے ہیں جس میں خدا کے لامحدود فضل کو نمایاں کیا جا رہا ہے؟ کیا سیدنا یسوع خوش ہیں کہ وہ ایک ایسی عورت سے بات کر رہے ہیں جو موجودہ نظام پر تبادلہ خیال نہیں کر رہی اور نہ ہی اپنی میراث اور جائیداد پر فخر کر رہی ہے۔

وہ جانتے ہیں کہ وہ اس کی بیٹی کو تندرست کر سکتے ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ وہ کسی منصوبے کے پابند نہیں ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ اس عورت کا دل اچھا ہے۔ لہٰذا وہ ایک وفادار عورت کے ساتھ کچھ پر مزاح لمحات گزارتے ہیں۔ خلاصہ یہ ہے کہ انہوں نے کیا کہا:

''آپ جانتی ہیں کہ خدا کو صرف یہودیوں کی فکر ہے'' وہ مسکراتے ہوئے فرماتے ہیں۔

اور جب وہ یہ بات سمجھ جاتی ہے تو کہتی ہے، ''لیکن آپ کی روٹی تو بہت قیمتی ہے میں ٹکڑے کھا کر ہی خوش ہوں۔''

وہ باتیں جو آدمی کو ناپاک کرتی ہیں

(10) پھر اُس نے لوگوں کو پاس بُلا کر اُن سے کہا کہ سُنو اور سمجھو۔

(11) جو چیز مُنہ میں جاتی ہے وہ آدمی کو ناپاک نہیں کرتی مگر جو مُنہ سے نکلتی ہے وُہی آدمی کو ناپاک کرتی ہے۔

(12) اِس پر شاگردوں نے اُس کے پاس آ کر کہا کیا تُو جانتا ہے کہ فریسیوں نے یہ بات سُن کر ٹھوکر کھائی؟

(13) اُس نے جواب میں کہا جو پَودا میرے آسمانی باپ نے نہیں لگایا جڑ سے اُکھاڑا جائے گا۔

(14) اُنہیں چھوڑ دو۔ وہ اندھے راہ بتانے والے ہیں اور اگر اندھے کو اندھا راہ بتائے گا تو دونوں گڑھے میں گِریں گے۔

(15) پطرس نے جواب میں اُس سے کہا ''یہ تمثِیل ہمیں سمجھا دے''۔

(16) اُس نے کہا کیا تُم بھی اب تک بے سمجھ ہو؟
(17) کیا نہیں سمجھتے کہ جو کُچھ مُنہ میں جاتا ہے وہ پیٹ میں پڑتا اور مزبلہ میں پھینکا جاتا ہے۔
(18) مگر جو باتیں مُنہ سے نکلتی ہیں وہ دِل سے نکلتی ہیں اور وُہی آدمی کو ناپاک کرتی ہیں۔
(19) کیونکہ بُرے خیال۔ خُونریزیاں۔ زِناکاریاں۔ حرامکاریاں۔ چورِیاں۔ جُھوٹی گواہیاں۔ بدگوئیاں دِل ہی سے نکلتی ہیں۔
(20) یِہی باتیں ہیں جو آدمی کو ناپاک کرتی ہیں مگر بغَیر ہاتھ دھوئے کھانا کھانا آدمی کو ناپاک نہیں کرتا۔

ایک عَورت کا اِیمان

(21) پھِر یِسُوع وہاں سے نِکل کر صُور اور صَیدا کے عِلاقہ کو
روانہ ہُوا۔ (22) اور دیکھو ایک کنعانی عَورت اُن سرحدّوں سے نکلی
اور پُکار کر کہنے لگی "اَے خُداوند اِبنِ داؤُد مجھ پر رحم کر۔ ایک
بدرُوح میری بیٹی کو بہُت ستاتی ہے۔"
(23) مگر اُس نے اُسے کُچھ جواب نہ دِیا اور اُس کے شاگردوں
نے پاس آکر اُس سے یہ عرض کی کہ اُسے رُخصت کر دے کیونکہ
وہ ہمارے پیچھے چِلاّتی ہے۔
(24) اُس نے جواب میں کہا کہ مَیں اِسرائیل کے گھرانے کی
کھوئی ہُوئی بھیڑوں کے سِوا اَور کِسی کے پاس نہیں بھیجا گیا۔
(25) مگر اُس نے آ کر اُسے سِجدہ کِیا اور کہا "اَے خُداوند
میری مدد کر۔"
(26) اُس نے جواب میں کہا لڑکوں کی روٹی لے کر کُتّوں کو
ڈال دینا اچھا نہیں۔
(27) اُس نے کہا "ہاں خداوند کیونکہ کُتّے بھی اُن ٹکڑوں میں
سے کھاتے ہیں جو اُن کے مالِکوں کی میز سے گِرتے ہیں۔"
(28) اِس پر یِسُوع نے جواب میں اُس سے کہا اَے عَورت
تیرا اِیمان بہُت بڑا ہے۔ جَیسا تُو چاہتی ہے تیرے لِئے وَیسا ہی ہو
اور اُس کی بیٹی نے اُسی گھڑی شِفا پائی۔

یِسُوع بہُت لوگوں کو شِفا دیتا ہے

(29) پھِر یِسُوع وہاں سے چل کر گلِیل کی جھِیل کے نزدِیک
آیا اور پہاڑ پر چڑھ کر وہِیں بیٹھ گیا۔ (30) اور ایک بڑی بِھیڑ

سیدنا یسوع المسیح کی روح فرط جذبات اور خوشی سے جھوم اٹھی اور وہ پکارے، "میں نے ایسا ایمان کبھی نہیں دیکھا! تمہاری بیٹی تندرست ہو چکی۔"

یہ کہانی متکبر رب کی نہیں بلکہ ایک مشتاق رب کی تصویر کشی کرتی ہے جو پر خلوص دلوں کی تلاش میں ہے۔

کیا آپ خوش نہیں ہیں کہ وہ رب تعالیٰ ایسا کرتا ہے؟

اطلاق

جب آپ کچھ اصولوں کی تعمیل کرتے ہیں تو ضرور سوچیں کہ آپ ایسا کیوں کرتے ہیں۔ میں موٹروے پر حد رفتار سے تیز گاڑی نہیں چلاتا کیونکہ ---۔ میں اپنے اخراجات اور ٹیکس کی جھوٹی رپورٹ نہیں بناتا کیوں کہ ---۔ اپنے والدین کی عزت کرتا ہوں کیونکہ---

لنگڑوں۔ اندھوں۔ گُونگوں۔ ٹُنڈوں اور بُہت سے اَور بیماروں کو اپنے ساتھ لے کر اُس کے پاس آئی اور اُن کو اُس کے پاؤں میں ڈال دِیا اور اُس نے اُنہیں اچّھا کر دِیا۔ [31] چُنانچہ جب لوگوں نے دیکھا کہ گُونگے بولتے۔ ٹُنڈے تندُرُست ہوتے اور لنگڑے چلتے پِھرتے اور اندھے دیکھتے ہیں تو تعجُّب کِیا اور اِسرائیل کے خُدا کی تمجِید کی۔

یِسُوع چار ہزار کو کھلاتا ہے

[32] اور یِسُوع نے اپنے شاگِردوں کو پاس بُلا کر کہا مُجھے اِس ہجوم پر ترس آتا ہے کیونکہ یہ لوگ تِین دِن سے برابر میرے ساتھ ہیں اور اُن کے پاس کھانے کو کُچھ نہیں اور مَیں اُن کو بُھوکا رُخصت کرنا نہیں چاہتا۔ کہِیں اَیسا نہ ہو کہ راہ میں تھک کر رہ جائیں۔

[33] شاگِردوں نے اُس سے کہا بیابان میں ہم اِتنی روٹِیاں کہاں سے لائیں کہ ایسے بڑے ہجوم کو سیر کریں؟

[34] یِسُوع نے اُن سے کہا تُمہارے پاس کِتنی روٹِیاں ہیں؟ اُنہوں نے کہا سات اور تھوڑی سی چھوٹی مچھلِیاں ہیں۔

[35] اُس نے لوگوں کو حُکم دِیا کہ زمِین پر بَیٹھ جائیں۔ [36] اور اُن سات روٹِیوں اور مچھلِیوں کو لے کر شُکر کِیا اور اُنہیں توڑ کر شاگِردوں کو دیتا گیا اور شاگِرد لوگوں کو۔ [37] اور سب کھا کر سیر ہو گئے اور بچے ہُوئے ٹکڑوں سے بھرے ہُوئے سات ٹوکرے اُٹھائے۔ [38] اور کھانے والے سِوا عَورتوں اور بچّوں کے چار ہزار مَرد تھے۔ [39] پِھر وہ ہجوم کو رُخصت کر کے کشتی میں سوار ہُؤا اور مگدَن کی سرحدّوں میں آ گیا۔

باب 16

آسمانی نِشان کا مطالبہ

(1) پھر فریسیوں اور صدُوقیوں نے پاس آ کر آزمانے کے
لِئے اُس سے درخواست کی کہ ہمیں کوئی آسمانی نِشان دِکھا۔ (2) اُس
نے جواب میں اُن سے کہا شام کو تُم کہتے ہو کہ مطلع صاف رہے
گا کیونکہ آسمان لال ہے۔ (3) اور صُبح کو یہ کہ آج آندھی چلے گی
کیونکہ آسمان لال اور دھُندلا ہے۔ تُم آسمان کی صُورت میں تو تمیز
کرنا جانتے ہو مگر زمانوں کی علامتوں میں تمیز نہیں کر سکتے۔ (4) اِس
زمانہ کے بُرے اور زِناکار لوگ نِشان طلب کرتے ہیں مگر یوناہ کے
نِشان کے سِوا کوئی اَور نِشان اُن کو نہ دِیا جائے گا اور وہ اُن کو چھوڑ کر
چلا گیا۔

فرِیسیوں اور صدُوقیوں کا خمیر

(5) اور شاگِرد پار جاتے وقت روٹی ساتھ لینا بُھول گئے تھے۔
(6) یِسُوع نے اُن سے کہا خبردار فرِیسیوں اور صدُوقیوں کے خمیر
سے ہوشیار رہنا۔

(7) وہ آپس میں چرچا کرنے لگے کہ ہم روٹی نہیں لائے۔

(8) یِسُوع نے یہ معلُوم کر کے کہا اَے کم اِعتقادو تُم آپس میں
کیوں چرچا کرتے ہو کہ ہمارے پاس روٹی نہیں؟ (9) کیا اب تک
نہیں سمجھتے اور اُن پانچ ہزار آدمیوں کی پانچ روٹیاں تُم کو یاد نہیں
اور نہ یہ کہ کتنی ٹوکرِیاں اُٹھائیں؟ (10) اور نہ اُن چار ہزار آدمیوں
کی سات روٹیاں اور نہ یہ کہ کتنے ٹوکرے اُٹھائے؟ (11) کیا وجہ ہے

آپ کے سفر کے لیے

۱۶: ۱-۲۸

صورتِ حال

فریسی اور صدوقی یہودی اساتذہ کے دو باوقار گروہ تھے جنہوں نے اثر ورسوخ اور طاقت کے لئے دھوکہ دیا۔ دونوں گروہوں کے رہنما سیدنا یسوع المسیح کو مسیحا تسلیم کرنے میں ناکام رہے۔

مشاہدہ

سیدنا یسوع المسیح نے فریسیوں اور صدوقیوں کی طرح زمینی طاقت حاصل کرنے کی کوشش نہیں کی۔ انہوں نے ایک ایسی سلطنت بنانے کی کوشش کی جو ابد تک قائم رہے گی۔ انہوں نے اپنے پیروکاروں کو بتایا کہ وہ اپنی جانیں دے کر حقیقی زندگی پائیں گے۔

فیضیابی

میری بیوی کو قدیم چیزوں یعنی انٹیک سے محبت ہے۔ لیکن مجھے ذرا بھی ان میں دلچسپی نہیں ہے۔ چونکہ میں اپنی بیوی سے پیار کرتا ہوں، اس لیے میں کبھی کبھار اپنے تینوں بچوں کو اور اپنی بیوی کو قدیم چیزوں کی دکان پر لے جاتا ہوں اور وہ وہاں سے کچھ نہ کچھ ضرور خریدتی ہے۔

محبت کی قیمت ایسی ہوتی ہے۔

میرا شیشوں کی دکان میں وقت بتانے کا راز تھا ایک کرسی اور ایک پرانی کتاب۔ اپنے بچوں کو اپنے ہاتھوں کے اشاروں سے ہرگز نہیں

غور طلب: یہی بہتر ہے؟

کوئی بھی سوچے گا کہ خالق آسانی سے متاثر نہیں ہو گا۔ لیکن وہ کنعانی عورت خالق کی آنکھوں میں چمک اور غالباً اُس کے چہرے پر مسکراہٹ لے آئی

عورت بہت بے چین اور مایوس ہے کیوں کہ اُس کی بیٹی آسیب زدہ ہے۔

کنعانی عورت کو سیدنا یسوع المسیح سے کچھ بھی پوچھنے کا حق نہیں ہے۔ وہ یہودی بھی نہیں ہے۔ وہ شاگرد بھی نہیں ہے۔ لیکن وہ پکارنا نہیں روکتی۔ وہ لگاتار درخواست کرتی رہتی ہے اور سیدنا یسوع کو پکارتی رہتی ہے۔

"مجھ پر رحم کر خداوند، مجھ پر رحم کر"

جناب متی غور فرماتے ہیں کہ سیدنا یسوع المسیح نے پہلے کچھ نہیں کہا۔ کچھ بھی نہیں۔ وہ منہ سے کچھ بھی نہیں بولے۔ کیوں؟

مجھے لگتا ہے کہ وہ اس کنعانی عورت کی تحسین کر رہے تھے۔

میرا خیال ہے کہ تبدیلی کے لیے بھرپور اور بہادرانہ ایمان دیکھ کر سیدنا مسیح کے دل کو اچھا لگا۔ میں سمجھتا ہوں عورت کی اس بات نے جناب مسیح کو تازگی و فرحت بخش دی کیوں کہ کسی نے اُسے وہ کرنے کو کہا جو وہ حقیقت میں کرنے آئے تھے یعنی نااہل اور غیر مستحق بچوں کو عظیم تحفے عطا کرنا۔

کتنی عجیب بات ہے کہ ہم جناب مسیح کو اکثر اپنے لئے ایسا کرنے کی اجازت ہی نہیں دیتے۔

شاید خدا کے تحفے کا سب سے حیرت انگیز ردعمل اسے قبول کرنے میں ہماری ہچکچاہٹ ہے۔ ہم اُسے چاہتے تو ہیں۔ لیکن اپنی شرائط پر۔ اور اگر کسی وجہ سے ہم اس لائق بھی بن جاتے ہیں تو محسوس کرتے ہیں کہ ہم بہتر ہیں اور ہم پھولے نہیں سماتے — پھر ہم مذہب کو سرکس ہی بنالیتے ہیں اور خدا تعالیٰ کو تربیت دینے والا جب کہ خود کو اُس کے پالتو جانور ہی گردان لیتے ہیں

کنعانی عورت بہتر جانتی تھی۔ اس کے پاس کوئی ریزیومے (resume) نہیں تھا۔ اس نے کسی میراث کا دعوی نہیں کیا۔ اُس کے پاس الہیات کی کوئی ڈگری نہیں تھی۔ وہ صرف دو چیزیں جانتی تھی کہ اس کی بیٹی کمزور تھی اور خداوند یسوع المسیح مضبوط۔

ہم پرانے زمانے کے طریقے سے نجات حاصل کرنے کو ترجیح دیتے ہیں۔ ہم اسے کمانے اور حقدار ہونے کی کوشش کرتے ہیں۔ درحقیقت فضل کو قبول کرنا ناکامی کو تسلیم کرنا ہے اور ایسا قدم اٹھانے سے ہم ہچکچاتے ہیں۔ ہم یہ تسلیم کرنے کی بجائے کہ رب العزت کتنا عظیم ہے اُسے متاثر کرنے کا چناؤ کرتے ہیں۔ عقائد کے گورکھ دھندے میں الجھنے اور شریعت کے بوجھ تلے دب جانے کے بعد ذرا سوچیں کیا رب العزت ہماری کوششوں پر مسکرائے گا؟ بالکل بھی نہیں۔۔۔!

خدا کی مسکراہٹ اُس صحت مند پیدل سفر کرنے والے کے لئے نہیں جو اس بات پر فخر کرتا ہے کہ اس نے تن تنہا پیدل سفر کیا ہے بلکہ اس کے بجائے اس معذور اور لنگڑے کوڑھی کے لئے ہے جو رب العزت سے گڑگڑا کر چلنے کی درخواست کرتا ہے۔

مطالعے کے لئے رہنمائی

پڑھیں متی ۱۵:۲۲-۲۸

- آپ کیوں سوچتے ہیں کہ بے بسی ہماری ثقافت کے لیے ایک مکروہ تصور ہے؟
- جب ہم بے بسی سے دعا کرتے ہیں تو ہم کیسے اور کن طریقوں سے مختلف دعا کرتے ہیں؟

- آپ کے خیال میں مایوسی ایمان کو کیسے متاثر کرتی ہے؟
- اگر ہم بے بسی کی حالت میں خدا کے حضور نہیں حاضر ہو رہے تو پھر ہم عام طور پر اس کے حضور کیسے حاضر ہو رہے ہیں؟
- ناقابل قبول اور ناقص ہونے کے احساس کے بارے میں سب سے بُری چیزیں کیا ہیں؟
- اپنی کمزوریوں کے ساتھ مصالحت کے عمل کو بیان کریں۔
- کسی دوسرے کی ایما پر کبھی کبھار کسی بے بس کے پاس پہنچنا کیوں آسان ہوتا ہے جبکہ اُس وقت ہم خود بھی بے بس ہوتے ہیں۔
- بے بسی یا نالائقی کے بارے میں خُدا کا نقطہ نظر ہماری نظر سے کیسے مختلف ہے؟

کہ تُم یہ نہیں سمجھتے کہ مَیں نے تُم سے روٹی کی بابت نہیں کہا؟
فرِیسیوں اور صدُوقیوں کے خمِیر سے خبردار رہو۔ (12) تب اُن کی
سمجھ میں آیا کہ اُس نے روٹی کے خمِیر سے نہیں بلکہ فرِیسیوں
اور صدُوقیوں کی تعلِیم سے خبردار رہنے کو کہا تھا۔

یِسُوع کے بارے میں پطرس کا اِقرار

(13) جب یِسُوع قَیصر یہ فلپی کے عِلاقے میں آیا تو اُس نے
اپنے شاگردوں سے یہ پُوچھا کہ لوگ اِبنِ آدم کو کیا کہتے ہیں؟
(14) اُنہوں نے کہا بعض یُوحنّا بپتِسمہ دینے والا کہتے ہیں بعض
ایلیّاہ بعض یِرمیاہ یا نبیوں میں سے کوئی۔ (15) اُس نے اُن سے کہا
مگر تُم مجھے کیا کہتے ہو؟
(16) شمعُون پطرس نے جواب میں کہا تُو زِندہ خُدا کا بیٹا مسیح
ہے۔
(17) یِسُوع نے جواب میں اُس سے کہا مُبارک ہے تُو شمعُون
بریوناہ کیونکہ یہ بات گوشت اور خُون نے نہیں بلکہ میرے باپ
نے جو آسمان پر ہے تجھ پر ظاہِر کی ہے۔ (18) اور مَیں بھی تجھ سے
کہتا ہُوں کہ تُو پطرس ہے اور مَیں اِس پتّھر پر اپنی کلِیسیا بناؤں گا

بلکہ آنکھوں ہی آنکھوں سے تنبیہ کر کے، میں کچھ پرانے میگزینوں کے ساتھ ایک کونے میں بیٹھ جاتا جہاں پرانی کتابوں اور رسالوں کا ڈھیر لگا تھا۔

تب میں نے موسیقی سنی۔ پیانو کی خوبصورت اور شاندار دُھن۔ خوب صورت دھن کی آواز کی لہریں جب میری سماعتوں سے ٹکرائیں تو میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔

ہماری سات سال کی بیٹی پیانو پر یہ دھن بکھیر رہی تھی، اس کے ہاتھ اوپر اور نیچے کی بورڈ پر دوڑ رہے تھے۔ میں دنگ رہ گیا۔ یہ آسمان کا کون سا تحفہ ہے کہ وہ اس طرح خوبصورتی اور مہارت سے پیانو بجا رہی تھی۔ میں نے محسوس کیا یہ موسیقی کے جراثیم یعنی جینز میرے خاندان سے ہی اسے ملے ہیں۔ میں جیسے جیسے قریب آیا مجھے اصل وجہ نظر آئی۔ میری بیٹی جو ہا ایک پہلے سے ہی میموری میں موجود گیت بجا رہی تھی۔ وہ کوئی دھن نہیں بنا رہی تھی۔ وہ وہی گیت بجا رہی تھی جو اس پیانو میں پہلے سے ہی موجود تھا۔ اگرچہ ایسا لگتا تھا کہ وہ خود گیت کی دھن بجا رہی ہے لیکن ایسا نہیں تھا بس وہ تو یونہی انگلیاں چلا رہی تھی اور خوبصورت دھن پوری دکان میں پھیل رہی تھی۔

اور عالَمِ ارواح کے دروازے اُس پر غالِب نہ آئیں گے۔ [19] مَیں آسمان کی بادشاہی کی کُنجِیاں تُجھے دوں گا اور جو کُچھ تُو زمِین پر باندھے گا وہ آسمان بندھے گا اور جو کُچھ تُو زمِین پر کھولے گا وہ آسمان پر کُھلے گا۔

[20] اُس وقت اُس نے شاگردوں کو حکم دِیا کہ کِسی کو نہ بتانا کہ مَیں مسیح ہُوں۔

یِسُوع اپنے دُکھ اُٹھانے اور موَت کا ذکر کرتا ہے

[21] اُس وقت سے یِسُوع اپنے شاگردوں پر ظاہِر کرنے لگا کہ اُسے ضرُور ہے کہ یرُوشلیم کو جائے اور بزُرگوں اور سردار کاہِنوں اور فقِیہوں کی طرف سے بہُت دُکھ اُٹھائے اور قتل کِیا جائے اور تِیسرے دِن جی اُٹھے۔

[22] اِس پر پطرس اُس کو الگ لے جا کر ملامت کرنے لگا کہ ”اَے خُداوند خُدا نہ کرے۔ یہ تجھ پر ہرگز نہیں آنے کا“۔

[23] اُس نے پھِر کر پطرس سے کہا اَے شَیطان میرے سامنے سے دُور ہو۔ تُو میرے لِئے ٹھوکر کا باعِث ہے کیونکہ تُو خُدا کی باتوں کا نہیں بلکہ آدمِیوں کی باتوں کا خیال رکھتا ہے۔

[24] اُس وقت یِسُوع نے اپنے شاگردوں سے کہا کہ اگر کوئی میرے پیچھے آنا چاہے تو اپنی خُودی کا اِنکار کرے اور اپنی صلِیب اُٹھائے اور میرے پِیچھے ہو لے۔ [25] کیونکہ جو کوئی اپنی جان بچانا چاہے اُسے کھوئے گا اور جو کوئی میری خاطِر اپنی جان کھوئے گا اُسے پائے گا۔ [26] اور اگر آدمی ساری دُنیا حاصِل کرے اور اپنی جان کا نُقصان اُٹھائے تو اُسے کیا فائِدہ ہو گا؟ یا آدمی اپنی جان کے

کاش آپ اس کا چھوٹا سا چہرہ دیکھ سکتے وہ بہت خوشی سے مسکراہٹیں بکھیر رہی تھی! اس کی آنکھیں بھی اس کے پاؤں کی طرح رقص کر رہی تھیں۔

میں دیکھ سکتا تھا کہ وہ بہت ہی خوش تھی اور اس میں کوئی تعجب کی بات نہیں ہے کہ وہ خوش تھی۔ اس کے پاس خوش ہونے کی سو وجوہات تھیں۔ اور ہم بھی ایسا کرتے ہیں۔

کیا رب العزت نے ہم سے ایسا ہی وعدہ نہیں کیا؟ ہم بھی پیانو کے کی بورڈ پر بیٹھتے ہیں اور صرف وہی گیت بجانے کے لیے تیار ہوتے ہیں جو ہم جانتے ہیں۔ اور پھر ایک نئی دھن دریافت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور ہم سے زیادہ حیران کوئی نہیں ہوتا جب ہماری معمولی کوششیں مدھر دھن میں بدل جاتی ہیں۔

آپ کا اپنا ایک گیت ہے آپ جانتے ہیں کہ وہ صرف آپ ہی کا ہے۔ ہم سب کا ایک گیت ہے۔ سوال صرف یہ ہے کہ کیا آپ اس کی دھن بجائیں گے؟

اطلاق

سیدنا یسوع المسیح نے آپ کو اپنی پیروی کرنے کے لیے کیا ترک کرنے کو کہا ہے؟ سیدنا یسوع نے وعدہ کیا، ”جو کوئی اپنی جان بچانا چاہے اسے کھوئے گا، اور جو کوئی میری خاطر اپنی جان کھوئے گا اُسے پائے گا۔ (۲۵ آیت)۔ آپ اپنی زندگی میں اس آیت کو کس طرح سے دیکھتے ہیں؟

بدلے کیا دے گا؟ (27) کیونکہ اِبنِ آدم اپنے باپ کے جلال میں اپنے فرِشتوں کے ساتھ آئے گا۔ اُس وقت ہر ایک کو اُس کے کاموں کے مُطابِق بدلہ دے گا۔ (28) مَیں تُم سے سچ کہتا ہُوں کہ جو یہاں کھڑے ہیں اُن میں سے بعض اَیسے ہیں کہ جب تک اِبنِ آدم کو اُس کی بادشاہی میں آتے ہُوئے نہ دیکھ لیں گے مَوت کا مزہ ہرگِز نہ چکھیں گے۔

باب 17

یِسُوع کی صُورت کا بدل جانا

(1) چھ دِن کے بعد یِسُوع نے پطرس اور یعقُوب اور اُس کے بھائی یُوحنّا کو ہمراہ لِیا اور اُنہیں ایک اُونچے پہاڑ پر الگ لے گیا۔ (2) اور اُن کے سامنے اُس کی صُورت بدل گئی اور اُس کا چہرہ سُورج کی مانِند چمکا اور اُس کی پوشاک نُور کی مانِند سفید ہو گئی۔ (3) اور دیکھو مُوسیٰ اور ایلیّاہ اُس کے ساتھ باتیں کرتے ہُوئے اُنہیں دِکھائی دِئے۔ (4) پطرس نے یِسُوع سے کہا "اَے خُداوند ہمارا یہاں رہنا اچّھا ہے۔ مرضی ہو تو مَیں یہاں تِین ڈیرے بناؤں۔ ایک تیرے لِئے۔ ایک مُوسیٰ کے لِئے اور ایک ایلیّاہ کے لِئے۔"

(5) وہ یہ کہہ ہی رہا تھا کہ دیکھو ایک نُورانی بادل نے اُن پر سایہ کر لِیا اور اُس بادل میں سے آواز آئی کہ **یہ میرا پیارا بیٹا ہے جِس سے مَیں خُوش ہُوں اِس کی سُنو۔** (6) شاگرد یہ سُن کر مُنہ کے بَل گِرے اور بُہت ڈر گئے۔ (7) یِسُوع نے پاس آ کر اُنہیں چھُؤا اور کہا اُٹھو۔ ڈرو مت۔ (8) جب اُنہوں نے اپنی آنکھیں اُٹھائیں تو یِسُوع کے سِوا اَور کِسی کو نہ دیکھا۔

آپ کے سفر کے لیے

۱۷:۱-۱۸:۱۴

صورتِ حال

سیدنا یسوع کے پیروکاروں نے اپنے لئے شدید خطرہ مول لیا جب وہ یہ ایمان لائے کہ سیدنا یسوع ہی مسیح ہیں اور وہی رب العزت کے بیٹے ہیں۔

مشاہدہ

اگرچہ انہوں نے سیدنا یسوع المسیح کی قدرت اور اختیار کو ہر روز دیکھا تھا لیکن سیدنا یسوع کی تبدیلیِ صورت نے ثابت کر دیا کہ وہ خدا کے بیٹے اور مسیحا تھے۔

فیضیابی

سیدنا یسوع المسیح میں سے نور نکل کر چار سُو پھیل گیا ۔ شاندار اور آنکھوں کو چندھیا دینے والا اور خیرہ کر دینے والا نور۔ اُنکے نورانی بدن کے ہر مسام اور پوشاک میں سے نور ہی نور نکلا۔ یہاں تک کہ ان کا چہرہ بھی نظر نہ آیا۔ جناب مرقس رسول ہمیں بتاتے

(9) جب وہ پہاڑ سے اُتر رہے تھے تو یسوع نے اُنہیں یہ حکم دِیا کہ جب تک اِبنِ آدم مُردوں میں سے نہ جی اُٹھے جو کُچھ تُم نے دیکھا ہے کِسی سے اُس کا ذِکر نہ کرنا۔

(10) شاگردوں نے اُس سے پُوچھا کہ پھر فقیہہ کیوں کہتے ہیں کہ ایلیّاہ کا پہلے آنا ضرُور ہے؟

(11) اُس نے جواب میں کہا ایلیّاہ البتّہ آئے گا اور سب کُچھ بحال کرے گا۔ (12) لیکن مَیں تُم سے کہتا ہُوں کہ ایلیّاہ تو آ چُکا اور اُنہوں نے اُسے نہیں پہچانا بلکہ جو چاہا اُس کے ساتھ کِیا۔ اِسی طرح اِبنِ آدم بھی اُن کے ہاتھ سے دُکھ اُٹھائے گا۔ (13) تب شاگرد سمجھ گئے کہ اُس نے اُن سے یُوحنّا بپتِسمہ دینے والے کی بابت کہا ہے۔

یسُوع ایک بدرُوح گرفتہ لڑکے کو شِفا دیتا ہے

(14) اور جب وہ ہجوم کے پاس پُہنچے تو ایک آدمی اُس کے پاس آیا اور اُس کے آگے گُھٹنے ٹیک کر کہنے لگا۔ (15) اَے خُداوند میرے بیٹے پر رحم کر کیونکہ اُس کو مِرگی آتی ہے اور وہ بُہت دُکھ اُٹھاتا ہے۔ اِس لِئے کہ اکثر آگ اور پانی میں گِر پڑتا ہے۔ (16) اور مَیں اُس کو تیرے شاگردوں کے پاس لایا تھا مگر وہ اُسے اچھّا نہ کر سکے۔

(17) یسُوع نے جواب میں کہا اَے بے اِعتقاد اور کجرَو نسل میں کب تک تُمہارے ساتھ رہُوں گا؟ کب تک تُمہاری برداشت کرُوں گا؟ اُسے یہاں میرے پاس لاؤ۔ (18) یسُوع نے اُسے جِھڑکا اور بدرُوح اُس سے نِکل گئی اور وہ لڑکا اُسی گھڑی اچھّا ہو گیا۔

(19) تب شاگردوں نے یسُوع کے پاس آ کر خلوت میں کہا

ہیں کہ "ان کی پوشاک ایسی نورانی اور نہایت سفید ہو گئی کہ دنیا میں کوئی دھوبی ویسی سفید نہیں کر سکتا۔" (مرقس ۹:۳)

یہ چمک دمک کپڑے کو دھونے سے نہیں آئی تھی بلکہ یہ خدا تعالیٰ کی موجودگی کا مظہر تھی۔ صحائف خدا کو نور کہتے ہیں اور نور کو پاکیزگی کہتے ہیں ۔ "خدا نور ہے اور اُس میں ذرا بھی تاریکی نہیں" (۱ یوحنا ۱: ۵)۔ وہ "ناقابل رسائی نور" میں رہتا ہے (۱ تیمتھیس ۱۶:۱)۔ تبدیلِی صورت میں نورانی مسیح، پاک ترین حالت میں مسیح ہے۔

یہ وہ مسیح ہے جو بالکل کندن اور خالص ہے، جو بیت الحم میں پیدا ہونے سے پہلے کی اور صلیب پر مر کر جی اٹھنے سے بعد کی قبا پہنے ہوئے ہے۔ وہ جو "پاک اور بے ریا اور بے داغ اور گنہگاروں سے جدا ہے۔" (عبرانیوں ۲۶:۷)۔ ایک ہیرا جس میں کوئی عیب نہیں، ایک گلاب کی پنکھڑی جس میں کوئی خم نہیں، کامل دُھن پر ایک پُر ترنم گیت، اور ایک لازوال و خوبصورت نظم۔

جب انہوں نے رب العزت کو ہی اپنے چاروں طرف پایا تو ان کی انتڑیوں اور بدن میں سنسناہٹ ہوئی ۔ اس نور نے ان گلیل کے رہنے والوں کے اندر سے ہر طرح کے تکبر اور گھمنڈ کو چوس لیا اور وہ زمین پر اوندھے منہ سجدے میں گرے۔ "وہ منہ کے بل گرے اور بہت ڈر گئے۔" (متی ۶:۱۷)

آخر کار ہم بھی رسولوں کی مانند ہی جواب دیتے ہیں۔ ہم بھی سجدے میں گرتے ہیں اور اس کی پرستش کرتے ہیں۔ اور جب ہم اسے سجدہ کرتے ہیں تو اس بڑھئی کا ہاتھ آگ کے شعلوں

ہم اِس کو کیوں نہ نِکال سکے ؟
[20] اُس نے اُن سے کہا اپنے اِیمان کی کمی کے سبب سے
کیونکہ مَیں تُم سے سچ کہتا ہُوں کہ اگر تُم میں رائی کے دانے کے
برابر بھی اِیمان ہو گا تو اِس پہاڑ سے کہہ سکو گے کہ یہاں سے
سِرک کر وہاں چلا جا اور وہ چلا جائے گا اور کوئی بات تُمہارے لِئے
نامُمکِن نہ ہو گی۔ [21] (لیکن یہ قسم دُعا کے سِوا اَور کِسی طرح نہیں
نِکل سکتی)۔

یِسُوع دوبارہ اپنی مَوت کی بات کرتا ہے

[22] اور جب وہ گلیل میں ٹھہرے ہُوئے تھے یِسُوع نے اُن
سے کہا اِبنِ آدم آدمیوں کے حوالے کِیا جائے گا۔ [23] اور وہ اُسے
قتل کریں گے اور وہ تیسرے دِن زِندہ کِیا جائے گا۔ اِس پر وہ بُہت
ہی غمگِین ہُوئے۔

ہَیکل کے ٹیکس کی ادائیگی

[24] اور جب کَفرنحُوم میں آئے تو نِیم مِثقال لینے والوں نے
پطرس کے پاس آ کر کہا کیا تُمہارا اُستاد نِیم مِثقال نہیں دیتا؟
[25] اُس نے کہا ہاں دیتا ہے اور جب وہ گھر میں آیا تو یِسُوع
نے اُس کے بولنے سے پہلے ہی کہا اَے شمعُون تُو کیا سمجھتا ہے؟ دُنیا
کے بادشاہ کِن سے محصُول یا جِزیہ لیتے ہیں؟ اپنے بیٹوں سے یا
غَیروں سے؟
[26] جب اُس نے کہا غَیروں سے تو یِسُوع نے اُس سے کہا
پس بیٹے بَری ہُوئے۔ [27] لیکن مبادا ہم اُن کے لِئے ٹھوکر کا باعث

کی زبانوں سے باہر آتا ہے اور ہمیں چھوتے ہوئے کہتا ہے، "اٹھو ڈرو مت"۔ متی (۷:۱۷)

اطلاق

خُدا نے اُسے قبول کرنے کے لیے آپ کی آنکھیں کب کھولیں؟ اس تجربے کو بیان کریں جب خدا تعالیٰ نے آپ کا دل لیا اور اسے نیا بنایا۔ اُس کے فضل کے لیے اُس کا شکر ادا کریں۔ آج اپنے روزمرہ کے معمولات میں، کسی کو اپنی کہانی سنانے کا طریقہ تلاش کریں۔

ہوں تُو جھیل پر جا کر بنسی ڈال اور جو مچھلی پہلے نکلے اُسے لے اور
جب تُو اُس کا مُنہ کھولے گا تو ایک مِثقال پائے گا۔ وہ لے کر
میرے اور اپنے لئے اُنہیں دے۔

باب 18

سب سے بڑا کَون ہے؟

(1) اُس وقت شاگِرد یِسُوع کے پاس آ کر کہنے لگے پس آسمان
کی بادشاہی میں بڑا کَون ہے؟
(2) اُس نے ایک بچّے کو پاس بُلا کر اُسے اُن کے بِیچ میں کھڑا
کِیا۔ (3) اور کہا مَیں تُم سے سچ کہتا ہُوں کہ اگر تُم توبہ نہ کرو اور
بچّوں کی مانِند نہ بنو تو آسمان کی بادشاہی میں ہرگِز داخِل نہ ہو گے۔
(4) پس جو کوئی اپنے آپ کو اِس بچّے کی مانِند چھوٹا بنائے گا وُہی
آسمان کی بادشاہی میں بڑا ہو گا۔ (5) اور جو کوئی اَیسے بچّے کو میرے
نام پر قبُول کرتا ہے وہ مُجھے قبُول کرتا ہے۔

یسوع جرائم سے خبردار کرتے ہیں

(6) لیکن جو کوئی اِن چھوٹوں میں سے جو مُجھ پر اِیمان لائے
ہیں کِسی کو ٹھوکر کِھلاتا ہے اُس کے لِئے یہ بِہتر ہے کہ بڑی چکّی کا
پاٹ اُس کے گلے میں لٹکایا جائے اور وہ گہرے سمُندر میں ڈبو دِیا
جائے۔ (7) ٹھوکروں کے سبب سے دُنیا پر افسوس ہے کیونکہ
ٹھوکروں کا ہونا ضرُور ہے لیکن اُس آدمی پر افسوس ہے جِس کے
باعِث سے ٹھوکر لگے۔

آپ کے سفر کے لیے

۱۸:۱۵-۱۹:۳۰

صورتِ حال

سیدنا یسوع اپنے باپ کی بادشاہی کے بارے میں تعلیم دیتے رہے۔ انہوں نے لوگوں کو شادی، طلاق، معافی اور حقیقی ایمان کے بارے میں ہدایت کی۔ انہوں نے بچوں کو قبول کیا اور ان سے بے حد خوش ہوئے (عام طور پر بچوں کو دوسرے درجے کا شہری سمجھا جاتا تھا) اور اعلانیہ تعلیم دی کہ خدا تعالیٰ کے لیے کچھ بھی ناممکن نہیں ہے۔

مشاہدہ

رب تعالیٰ ہمارے دل کے مسائل جیسے کہ معافی کو بہت سنجیدگی سے لیتا ہے۔

فیضیابی

۱۸۸۲ میں نیویارک شہر کے ایک تاجر جوزف رچرڈسن کے پاس لکسنگٹن ایونیو پر ایک تنگ سی پٹی میں زمین تھی۔ یہ زمین کا ٹکڑا ۵ فٹ چوڑا اور ۱۰۴ فٹ لمبا تھا۔ ایک اور تاجر، ہیمن سارنر، رچرڈسن کی پتلی سے زمین سے متصل ایک اچھے سائز کی زمین کا مالک تھا۔ وہ ایسے اپارٹمنٹس بنانا چاہتا تھا جو ایونیو کے

(8) پس اگر تیرا ہاتھ یا تیرا پاؤں تجھے ٹھوکر کِھلائے تو اُسے کاٹ کر اپنے پاس سے پھینک دے۔ ٹُنڈا یا لنگڑا ہو کر زِندگی میں داخِل ہونا تیرے لِئے اِس سے بِہتر ہے کہ دو ہاتھ یا دو پاؤں رکھتا ہُؤا تُو ہمیشہ کی آگ میں ڈالا جائے۔ (9) اور اگر تیری آنکھ تجھے ٹھوکر کِھلائے تو اُسے نِکال کر اپنے پاس سے پھینک دے۔ کانا ہو کر زِندگی میں داخِل ہونا تیرے لِئے اِس سے بِہتر ہے کہ دو آنکھیں رکھتا ہُؤا تُو آتشِ جہنّم میں ڈالا جائے۔

کھوئی ہُوئی بھیڑ کی تمثِیل

(10) خبردار اِن چھوٹوں میں سے کِسی کو ناچِیز نہ جاننا کیونکہ مَیں تُم سے کہتا ہُوں کہ آسمان پر اُن کے فرِشتے میرے آسمانی باپ کا مُنہ ہر وقت دیکھتے ہیں۔ (11) (کیونکہ اِبنِ آدم کھوئے ہُوؤں کو ڈُھونڈنے اور نجات دینے آیا ہے)۔

(12) تُم کیا سمجھتے ہو؟ اگر کِسی آدمی کی سَو بھیڑیں ہوں اور اُن میں سے ایک بھٹک جائے تو کیا وہ ننانوے کو چھوڑ کر اور پہاڑوں پر جا کر اُس بھٹکی ہُوئی کو نہ ڈُھونڈے گا؟ (13) اور اگر اَیسا ہو کہ اُسے پائے تو مَیں تُم سے سچ کہتا ہُوں کہ وہ اُن ننانوے کی نِسبت جو بھٹکی نہیں اِس بھیڑ کی زِیادہ خُوشی کرے گا۔ (14) اِسی طرح تُمہارا آسمانی باپ یہ نہیں چاہتا کہ اِن چھوٹوں میں سے ایک بھی ہلاک ہو۔

گناہگار بھائی سے معاملہ طے کرنا

(15) اگر تیرا بھائی تیرا گُناہ کرے تو جا اور خَلوت میں بات چِیت کر کے اُسے سمجھا۔ اگر وہ تیری سُنے تو تُو نے اپنے بھائی کو پا لِیا۔ (16) اور اگر نہ سُنے تو ایک دو آدمِیوں کو اپنے ساتھ لے جا تا کہ

سامنے ہو۔ اس نے رچرڈسن کو پتلے پلاٹ کے لیے ایک ہزار ڈالر کی پیشکش کی۔ رچرڈسن اس رقم سے سخت ناراض ہوا اور پانچ ہزار ڈالر کا مطالبہ کیا۔ ہیمن نے انکار کر دیا، اور رچرڈسن نے ہیمن کو کنجوس اور بخیل کہا اور اس سے جھگڑا مول لیا۔

ہیمن نے سوچا کہ زمین خالی رہے گی اور معمار کو ہدایت کی کہ وہ اپارٹمنٹ کی عمارت کو ایونیو کے نظارے کے حساب سے ڈیزائن کرے اور خاص طور پر کھڑکیوں کو ایونیو کی جانب رکھے۔ جب رچرڈسن نے تیار شدہ عمارت کو دیکھا تو اس نے ان نظاروں کو روکنے کا عزم کیا اور کہا کہ کوئی بھی مفت نظاروں سے لطف اندوز ہونے والا نہیں ہو گا۔

چنانچہ ستر سالہ رچرڈسن نے ایک گھر بنایا۔ ۵ فٹ چوڑا اور ۱۰۴ فٹ لمبا اور چار منزلہ – ہر منزل پر دو سوئٹ۔ تکمیل کے بعد، وہ اور اس کی بیوی ایک سوئٹ میں چلے گئے۔ ایک وقت میں صرف ایک شخص سیڑھیاں چڑھ سکتا تھا یا دالان سے گزر سکتا تھا۔ کسی بھی سویٹ میں کھانے کی سب سے بڑی میز اٹھارہ انچ چوڑی تھی۔ چولہے سب سے چھوٹے بنائے گئے تھے۔ ایک اخباری رپورٹر ایک بار سیڑھیوں میں پھنس گیا، اور جب دو کرایہ دار اسے نکالنے میں ناکام رہے تو وہ اپنی پینٹ اور شرٹ اتار کر وہاں سے نکلا۔

اس عمارت کو ”بغض ہاؤس“ کا نام دیا گیا تھا۔ رچرڈسن نے اپنی زندگی کے آخری چودہ سال اس تنگ رہائش گاہ میں گزارے جو اس کی تنگ ذہنی حالت کے مطابق لگتی تھی۔ ”بغض ہاؤس“ کو ۱۹۱۵ میں گرا دیا گیا تھا۔

ہر ایک بات دو تِین گواہوں کی زُبان سے ثابِت ہو جائے۔ [17] اگر وہ اُن کی سُننے سے بھی اِنکار کرے تو کلِیسیا سے کہہ اور اگر کلِیسیا کی سُننے سے بھی اِنکار کرے تو تُو اُسے غَیر قَوم والے اور محصُول لینے والے کے برابر جان۔

یسوع کا وعدہ

[18] مَیں تُم سے سچ کہتا ہُوں کہ جو کُچھ تُم زمِین پر باندھو گے وہ آسمان پر بندھے گا اور جو کُچھ تُم زمِین پر کھولو گے وہ آسمان پر کُھلے گا۔ [19] پِھر مَیں تُم سے کہتا ہُوں کہ اگر تُم میں سے دو شخص زمِین پر کِسی بات کے لِئے جِسے وہ چاہتے ہوں اِتفاق کریں تو وہ میرے باپ کی طرف سے جو آسمان پر ہے اُن کے لِئے ہو جائے گی۔

[20] کیونکہ جہاں دو یا تِین میرے نام پر اِکٹّھے ہیں وہاں مَیں اُن کے بِیچ میں ہُوں۔

مُعاف نہ کرنے والے نَوکر کی تمثِیل

[21] اُس وقت پطرس نے پاس آ کر اُس سے کہا" اَے خُداوند اگر میرا بھائی میرا گُناہ کرتا رہے تو مَیں کِتنی دفعہ اُسے مُعاف کرُوں؟ کیا سات بار تک؟"

[22] یِسُوع نے اُس سے کہا مَیں تجھ سے یہ نہِیں کہتا کہ سات بار بلکہ سات دفعہ کے ستّر بار تک۔ [23] پس آسمان کی بادشاہی اُس بادشاہ کی مانِند ہے جِس نے اپنے نَوکروں سے حِساب لینا چاہا۔ [24] اور جب حِساب لینے لگا تو اُس کے سامنے ایک قرض دار

بدلہ ایک تنہا گھر بناتا ہے۔ وہاں ایک شخص کے لیے تو کافی جگہ ہوتی ہے۔ وہاں رہنے والوں کی زندگی کے مقاصد بھی محدود ہو جاتے ہیں جیسے کہ دوسروں کو دکھ پہنچانا۔ اور دراصل وہ خود کو ہی دکھی کر رہے ہوتے ہیں۔

کوئی تعجب کی بات نہیں کہ رب العزت اس بات پر اصرار کرتا ہے کہ ہم غور کریں کہیں "اَیسا نہ ہو کہ کوئی کڑوی جڑ پُھوٹ کر تمہیں دُکھ دے اور اُس کے سبب سے اکثر لوگ ناپاک ہو جائیں۔" (عبرانیوں ۱۲:۱۵)

اُس کی شفایابی میں بغض کے گھر سے نکلنا، رنجش کی تنگ دنیا سے دوری اور فضل کے وسیع راستوں اور معافی کی طرف جانا شامل ہے۔ وہ ہمارے ماضی پر مرہم رکھ کے ہمیں آگے بڑھاتا ہے۔

اطلاق

کیا تلخی، ناراضگی، یا معافی آپ کے دل کو سخت کر رہی ہے؟ ہر بار غور کریں کہ خدا تعالیٰ نے آپ کو معاف کیا ہے۔ ان لوگوں کی فہرست بنائیں جنہوں نے آپ کو ناراض کیا یا تکلیف دی ہے۔ انہیں معاف کریں؛ شفا اور آزادی کو اپنے دل میں اترنے دیں۔

حاضِر کِیا گیا جِس پر اُس کے دس ہزار توڑے آتے تھے۔ [25] مگر
چُونکہ اُس کے پاس ادا کرنے کو کُچھ نہ تھا اِس لئے اُس کے مالِک نے
حُکم دِیا کہ یہ اور اِس کی بیوی بچّے اور جو کُچھ اِس کا ہے سب بیچا
جائے اور قرض وُصول کر لیا جائے۔ [26] پس نَوکر نے گِر کر اُسے
سِجدہ کیا اور کہا اَے خُداوند مُجھے مہلت دے۔ مَیں تیرا سارا قرض
ادا کرُوں گا۔ [27] اُس نَوکر کے مالِک نے ترس کھا کر اُسے چھوڑ دِیا
اور اُس کا قرض بخش دِیا۔

[28] جب وہ نَوکر باہر نِکلا تو اُس کے ہم خِدمتوں میں سے
ایک اُس کو مِلا جِس پر اُس کے سَو دِینار آتے تھے۔ اُس نے اُس کو
پکڑ کر اُس کا گلا گھونٹا اور کہا جو میرا آتا ہے ادا کر دے۔ [29] پس
اُس کے ہم خِدمت نے اُس کے سامنے گِر کر اُس کی مِنّت کی اور کہا
مُجھے مہلت دے۔ مَیں تُجھے ادا کر دُوں گا۔ [30] اُس نے نہ مانا بلکہ
جا کر اُسے قَید خانے میں ڈال دِیا کہ جب تک قرض ادا نہ کر دے
قَید رہے۔ [31] پس اُس کے ہم خِدمت یہ حال دیکھ کر بُہت غمگین
ہُوئے اور آ کر اپنے مالِک کو سب کُچھ جو ہُوا تھا سُنا دِیا۔ [32] اِس پر
اُس کے مالِک نے اُس کو پاس بُلا کر اُس سے کہا اَے شریر نَوکر! مَیں
نے وہ سارا قرض تُجھے اِس لئے بخش دِیا کہ تُو نے میری مِنّت کی
تھی۔ [33] کیا تُجھے لازِم نہ تھا کہ جَیسا مَیں نے تُجھ پر رحم کِیا تُو بھی
اپنے ہم خِدمت پر رحم کرتا؟ [34] اور اُس کے مالِک نے خفا ہو کر
اُس کو جلّادوں کے حوالے کِیا کہ جب تک تمام قرض ادا نہ کر دے
قَید رہے۔

[35] میرا آسمانی باپ بھی تُمہارے ساتھ اِسی طرح کرے
گا اگر تُم میں سے ہر ایک اپنے بھائی کو دِل سے مُعاف نہ کرے۔

باب 19

طلاق کے بارے میں یِسُوع کی تعلیم

(1) جب یِسُوع یہ باتیں ختم کر چُکا تو اَیسا ہُوا کہ گلِیل سے روانہ ہو کر یَردن کے پار یہُودیہ کی سرحدّوں میں آیا۔ (2) اور ایک بڑا ہجوم اُس کے پِیچھے ہو لیا اور اُس نے اُنہیں وہاں اچّھا کِیا۔

(3) اور فرِیسی اُسے آزمانے کو اُس کے پاس آئے اور کہنے لگے کیا ہر ایک سبب سے اپنی بیوی کو چھوڑ دینا روا ہے؟

(4) اُس نے جواب میں کہا کیا تُم نے نہیں پڑھا کہ جِس نے اُنہیں بنایا اُس نے اِبتدا ہی سے اُنہیں مَرد اور عَورت بنا کر کہا کہ۔ (5) اِس سبب سے مَرد باپ سے اور ماں سے جُدا ہو کر اپنی بیوی کے ساتھ رہے گا اور وہ دونوں ایک جِسم ہوں گے؟ (6) پس وہ دو نہیں بلکہ ایک جِسم ہیں۔ اِس لِئے جِسے خُدا نے جوڑا ہے اُسے آدمی جُدا نہ کرے۔

(7) اُنہوں نے اُس سے کہا پِھر مُوسیٰ نے کیوں حُکم دِیا ہے کہ طلاق نامہ دے کر چھوڑ دی جائے؟

(8) اُس نے اُن سے کہا کہ مُوسیٰ نے تُمہاری سخت دِلی کے سبب سے تُم کو اپنی بیویوں کو چھوڑ دینے کی اِجازت دی مگر اِبتدا سے اَیسا نہ تھا۔ (9) اور مَیں تُم سے کہتا ہُوں کہ جو کوئی اپنی بیوی کو حرامکاری کے سِوا کسی اَور سبب سے چھوڑ دے اور دُوسری سے بیاہ کرے وہ زِنا کرتا ہے اور جو کوئی چھوڑی ہُوئی سے بیاہ کر لے وہ بھی زِنا کرتا ہے۔

(10) شاگردوں نے اُس سے کہا کہ اگر مَرد کا بیوی کے ساتھ ایسا ہی حال ہے تو بیاہ کرنا ہی اچھّا نہیں۔

(11) اُس نے اُن سے کہا کہ سب اِس بات کو قبول نہیں کر سکتے مگر وُہی جن کو یہ قُدرت دی گئی ہے۔ (12) کیونکہ بعض خوجے اَیسے ہیں جو ماں کے پیٹ ہی سے اَیسے پَیدا ہُوئے اور بعض خوجے اَیسے ہیں جِن کو آدمیوں نے خوجہ بنایا اور بعض خوجے اَیسے ہیں جِنہوں نے آسمان کی بادشاہی کے لئے اپنے آپ کو خوجہ بنایا۔ جو قبُول کر سکتا ہے وہ قبُول کرے۔

یِسُوع چھوٹے بچّوں کو برکت دیتا ہے

(13) اُس وقت لوگ بچّوں کو اُس کے پاس لائے تاکہ وہ اُن پر ہاتھ رکھّے اور دُعا دے مگر شاگردوں نے اُنہیں جِھڑکا۔ (14) لیکن یِسُوع نے کہا بچّوں کو میرے پاس آنے دو اور اُنہیں منع نہ کرو کیونکہ آسمان کی بادشاہی اَیسوں ہی کی ہے۔ (15) اور وہ اُن پر ہاتھ رکھ کر وہاں سے چلا گیا۔

دولتمند نوجوان

(16) اور دیکھو ایک شخص نے پاس آکر اُس سے کہا اَے اُستاد مَیں کَون سی نیکی کرُوں تاکہ ہمیشہ کی زِندگی پاؤں؟

(17) اُس نے اُس سے کہا کہ تُو مُجھ سے نیکی کی بابت کیوں پُوچھتا ہے؟ نیک تو ایک ہی ہے لیکن اگر تُو زِندگی میں داخِل ہونا چاہتا ہے تو حکموں پر عمل کر۔

(18) اُس نے اُس سے کہا کَون سے حکموں پر؟ یِسُوع نے کہا یہ

غور طلب: پُرانے زخم

کیا آپ کے دل میں کوئی زخم ہے؟

شاید پرانا زخم ہے... اور تم ناراض ہو۔

یا شاید تازہ زخم ہے... اور آپ کو گہرا صدمہ پہنچا ہے۔

دل کا ایک حصہ ٹوٹ گیا ہے اور دوسرے میں کڑواہٹ ہے۔ دل کا ایک حصہ رونا چاہتا ہے اور ایک حصہ لڑنا چاہتا ہے۔ گرنے والے آنسو بہت ہی گرم ہیں کیونکہ وہ دل سے نکلتے ہیں، اور آپ کے دل میں آگ بھڑک رہی ہے۔ یہ غصے کی آگ ہے۔ یہ بھڑک رہا ہے۔۔ اور غصے کے شعلے انتقام کی آگ کو مزید بھڑکا رہے ہیں۔

آپ ایک ہی فیصلہ کر سکتے ہیں یا تو آگ کو بھڑکائیں یا پھر اسے ٹھنڈا کریں؟ کیا میں اس پر قابو پا سکتا ہوں یا پھر بھڑکنے دوں؟ کیا میں دل کو شفایاب ہونے دیتا ہوں یا پھر اس زخم کو نفرت میں بدل دیتا ہوں؟

کیا آپ اپنے زخم کو نفرت میں بدل رہے ہیں؟ اگر ایسا ہے تو اپنے آپ سے پوچھیں۔ کیا دل کام کر رہا ہے؟ کیا تمہاری نفرت نے تمھیں کوئی فائدہ پہنچایا ہے؟ کیا آپ کی ناراضگی سے آپ کو کوئی راحت یا سکون ملا ہے؟ کیا اس نے آپ کو کوئی خوشی دی ہے؟

اپنے دل کے زخم کو شفا پانے دیں۔

مطالعے کے لئے رہنمائی

پڑھیں متی ۱۸: ۲۳-۳۵

- کسی سے زخم کھانے کے بعد معاف کرنے یا ناراض ہونے کی جدوجہد کی وضاحت کریں۔
- وضاحت کریں کہ دوسروں پر رحم کرنے سے ہمیں کیسے فائدہ ہوتا ہے۔
- آپ کے خیال میں خدا رحم کرنے کے لیے ہماری رضامندی کو ترجیح کیوں دیتا ہے؟
- دوسروں کے ساتھ ہمارے برتاؤ پر خدا کی رحمت کا کیا اثر پڑتا ہے؟
- اپنے الفاظ میں، اس فیصلے کی وضاحت کریں جس میں رحم نہ ہو۔
- ہمارے رحم کی راہ میں اکثر کون سی چیز رکاوٹ کا باعث بنتی ہے؟
- رحم ہماری زندگیوں میں کیا لاتا ہے؟
- مجھے کس پر رحم کرنے کی ضرورت ہے؟ کیسے؟

کہ خُون نہ کر۔ زِنا نہ کر۔ چوری نہ کر۔ جُھوٹی گواہی نہ دے۔

(19) اپنے باپ کی اور ماں کی عِزّت کر اور اپنے پڑوسی سے اپنی مانِند مُحبّت رکھ۔

(20) اُس جوان نے اُس سے کہا کہ مَیں نے اِن سب پر عمل کِیا ہے۔ اب مجھ میں کس بات کی کمی ہے؟

(21) یِسُوع نے اُس سے کہا اگر تُو کامِل ہونا چاہتا ہے تو جا اپنا
مال واسباب بیچ کر غرِیبوں کو دے۔ تجھے آسمان پر خزانہ مِلے گا اور
آ کر میرے پیچھے ہو لے۔
(22) مگر وہ جوان یہ بات سُن کر غمگِین ہو کر چلا گیا کیونکہ بڑا
مالدار تھا۔
(23) اور یِسُوع نے اپنے شاگردوں سے کہا مَیں تُم سے سچ کہتا
ہُوں کہ دَولتمند کا آسمان کی بادشاہی میں داخِل ہونا مُشکِل ہے۔
(24) اور پھر تُم سے کہتا ہُوں کہ اُونٹ کا سُوئی کے ناکے میں سے
نِکل جانا اِس سے آسان ہے کہ دَولتمند خُدا کی بادشاہی میں داخِل
ہو۔
(25) شاگرد یہ سُن کر بُہت ہی حَیران ہُوئے اور کہنے لگے کہ
پِھر کَون نجات پا سکتا ہے؟
(26) یِسُوع نے اُن کی طرف دیکھ کر کہا کہ یہ آدمِیوں سے تو
نہیں ہو سکتا لیکن خُدا سے سب کُچھ ہو سکتا ہے۔
(27) اِس پر پطرس نے جواب میں اُس سے کہا "دیکھ ہم تو
سب کُچھ چھوڑ کر تیرے پیچھے ہو لِئے ہیں۔ پس ہم کو کیا مِلے گا؟"
(28) یِسُوع نے اُن سے کہا مَیں تُم سے سچ کہتا ہُوں کہ جب
اِبنِ آدم نئی پَیدایش میں اپنے جلال کے تخت پر بیٹھے گا تو تُم بھی جو
میرے پیچھے ہو لِئے ہو بارہ تختوں پر بیٹھ کر اِسرائیل کے بارہ
قبیلوں کا اِنصاف کرو گے۔ (29) اور جِس کِسی نے گھروں یا بھائیوں
یا بہنوں یا باپ یا ماں یا بچّوں یا کھیتوں کو میرے نام کی خاطِر چھوڑ دِیا
ہے اُس کو سَو گُنا مِلے گا اور ہمیشہ کی زِندگی کا وارِث ہو گا۔
(30) لیکن بُہت سے اوّل آخِر ہو جائیں گے اور آخِر اوّل۔

دولتمند جوان سردار

حضرت متی رسول کے مطابق، وہ ایک "جوان آدمی" تھا (متی ۱۹: ۲۰)۔جناب لوقارسول کے مطابق، وہ ایک "سردار" اور "بہت دولتمند" تھا۔ (لوقا ۱۸:۱۸، ۲۳)

زورآور، جوان، طاقتور، دولت مند- ظاہری طور سے دیکھ کر لگتا ہے کہ یہ نوجوان نہایت ہی کامیاب تھا۔ لیکن اس کی زندگی سے ایک چیز غائب تھی اور وہ اس سے انکار نہیں کر سکتا تھا۔ حضرت مرقس رسول کے مطابق وہ سیدنا یسوع کے پاس "دوڑ کر آیا" اور "اس کے آگے گھٹنے ٹیک دیئے" (مرقس ۱۰:۱۷)۔ اس نے جانفشانی سے پوچھا، "میں کون سی نیکی کروں تاکہ ہمیشہ کی زندگی پاؤں؟" (متی ۱۹:۱۶)۔

یہ سوال ایک غلط فہمی کو عیاں کرتا ہے۔ یہ نوجوان فضل کو نہیں سمجھتا۔ وہ سیدنا یسوع المسیح کی خوشخبری کو نہیں سمجھتا کہ ابدی زندگی ایک بلا استحقاق اور مفت تحفہ ہے۔ اور یہ بے چارہ امیر نوجوان دراصل یہ سوچتا ہے کہ وہ اپنے کاموں کے سبب انعام میں نجات حاصل کر سکتا ہے۔

نوجوان کے سوال کے جواب میں سیدنا یسوع یہاں وہ بات نہیں فرماتے ہیں جو انہوں نے کئی بار فرمائی کہ، "توبہ کرو اور انجیل پر ایمان لاؤ" (مرقس ۱:۱۵) یا "یہ خدا کا کام ہے کہ جسے اس نے بھیجا ہے اس پر ایمان لاؤ" (یوحنا ۶:۲۹)۔ ایسا لگتا ہے کہ سیدنا یسوع اس نوجوان کو سوچنے پر مجبور کرنا چاہتے ہیں۔

"آپ حکموں کو جانتے ہیں" سیدنا یسوع نے نوجوان سے پوچھا۔ پھر اعلیٰ استاد محترم نے حضرت موسیٰ کے دیئے احکام کو پورا کرنے کا کہا۔

آپ سیدنا یسوع کے اس انداز پر عش عش کر اٹھیں گے جب یہ نوجوان زنا، قتل، چوری، دوسروں کو دھوکہ دینے، جھوٹی گواہی دینے اور والدین کی عزت کرنے کے حوالے سے بے داغ ریکارڈ کے حاصل ہونے کا دعویٰ کرنے کی جرات کرتا ہے۔ ہمارے پاس مقدس مرقس رسول کی معرفت ایک تصویر ہے۔ "یسوع نے اُس پر نظر کی اور اُسے اُس پر پیار آیا۔" (مرقس ۱۰:۲۱)

یہ محبت ہی تھی جس کے ذریعے سیدنا یسوع نے اس کی بدصورت، غلیظ اور جھوٹی سچائیوں کو عیاں کیا اور اُسے فرمایا، " جا جو کچھ تیرا ہے بیچ کر غریبوں کو دے۔ تجھے آسمان پر خزانہ ملے گا اور آکر میرے پیچھے ہولے۔"

"لیکن جب نوجوان نے یہ بات سنی تو وہ اداس ہو کر چلا گیا، کیونکہ وہ بڑا مال دار تھا۔" (متی ۱۹:۲۲)

کسی بھی چیز سے بڑھ کر اس امیر نوجوان کو اپنے دل کی غربت پر غور کرنا تھا۔ وہ پہلے تین حکموں کو تسلسل سے توڑنے کا قصوروار تھا۔ وہ تخلیق اور مخلوق کو اُن کے خالق سے زیادہ پیار کرتا تھا۔ اُسے ایک نجات دہندہ کی ضرورت تھی۔

ایک ہی وقت میں یہ منظر پُرسکون اور حوصلہ افزا ہے۔ سیدنا یسوع نے بے ہنگم، غیر منظم اور دودِلے

آدمی کو بھی پیار دیکھایا۔ سیدنا مسیح نے اُسے دعوت
دی کہ وہ توبہ کرے اور ایمان لائے۔ پھر انہوں نے
انتخاب اُس پر چھوڑ دیا۔
مسیح کی بادشاہی اب بھی اُس طرح ہی کام کرتی ہے۔

باب 20

تاکِستان اور مزدُور

(1) کیونکہ آسمان کی بادشاہی اُس گھر کے مالِک کی مانِند ہے جو
سویرے نِکلا تاکہ اپنے تاکِستان میں مزدُور لگائے۔ (2) اور اُس نے
مزدُوروں سے ایک دِینار روز ٹھہراکر اُنہیں اپنے تاکِستان میں بھیج
دِیا۔ (3) پِھر پہر دِن چڑھے کے قرِیب نِکل کر اُس نے اَوروں کو
بازار میں بیکار کھڑے دیکھا۔ (4) اور اُن سے کہا تُم بھی تاکِستان میں
چلے جاؤ۔ جو واجِب ہے تُم کو دُوں گا۔ پس وہ چلے گئے۔ (5) پِھر اُس
نے دوپہر اور تیسرے پہر کے قرِیب نِکل کر وَیسا ہی کِیا۔ (6) اور
کوئی ایک گھنٹہ دِن رہے پِھر نِکل کر اَوروں کو کھڑے پایا اور اُن
سے کہا تُم کیوں یہاں تمام دِن بیکار کھڑے رہے؟ (7) اُنہوں نے
اُس سے کہا اِس لِئے کہ کِسی نے ہم کو مزدُوری پر نہیں لگایا۔ اُس
نے اُن سے کہا تُم بھی تاکِستان میں چلے جاؤ۔

(8) جب شام ہُوئی تو تاکِستان کے مالِک نے اپنے کارِندہ سے
کہا کہ مزدُوروں کو بُلا اور پِچھلوں سے لے کر پہلوں تک اُن کی

آپ کے سفر کے لیے

۲۰:۱-۳۴

صورتِ حال

سیدنا یسوع المسیح نے آخری بار یروشلم کی جانب سفر کیا۔ انہوں نے یہودی رہنماؤں کے ان خیالات کی تردید کی کہ ان کا صرف وارث ہونا ہی انہیں جنت یعنی آسمان کا حقدار نہیں ٹھہرائے گا۔ اُن کے شاگرد بھی سیکھنے میں بہت سست تھے اور خود کے لیے بادشاہی کے وارث ہونے پر بحث و تکرار کرتے تھے۔

مشاہدہ

سیدنا یسوع نے اس بات پر زور دیا کہ نجات کا انحصار خدا کی محبت، رحم اور مہربانی پر ہے اور کوئی بھی اس کا مستحق نہیں۔

فیضیابی

ایک زمیندار کو مزدوروں کی ضرورت ہوتی ہے۔ صبح چھ بجے وہ اپنے لئے کچھ مزدورں کو چنتا ہے اور جب وہ اجرت پر راضی ہو جاتے

مزدُوری دے دے۔ [9] جب وہ آئے جو گھنٹہ بھر دِن رہے لگائے گئے تھے تو اُن کو ایک ایک دِینار مِلا۔ [10] جب پہلے مزدُور آئے تو اُنہوں نے یہ سمجھا کہ ہم کو زِیادہ مِلے گا اور اُن کو بھی ایک ہی ایک دِینار مِلا۔ [11] جب مِلا تو گھر کے مالِک سے یہ کہہ کر شِکایت کرنے لگے کہ۔ [12] اِن پِچھلوں نے ایک ہی گھنٹہ کام کیا ہے اور تُو نے اِن کو ہمارے برابر کر دِیا جِنہوں نے دِن بھر کا بوجھ اُٹھایا اور سخت دُھوپ سہی۔ [13] اُس نے جواب دے کر اُن میں سے ایک سے کہا مِیاں میں تیرے ساتھ بے اِنصافی نہیں کرتا۔ کیا تیرا مُجھ سے ایک دِینار نہیں ٹھہرا تھا؟ [14] جو تیرا ہے اُٹھا لے اور چلا جا۔ میری مرضی یہ ہے کہ جِتنا تُجھے دیتا ہُوں اِس پِچھلے کو بھی اُتنا ہی دُوں۔ [15] کیا مُجھے روا نہیں کہ اپنے مال سے جو چاہُوں سو کرُوں؟ یا تُو اِس لئے کہ مَیں نیک ہُوں بُری نظر سے دیکھتا ہے؟ [16] اِسی طرح آخِر اوّل ہو جائیں گے اور اوّل آخِر۔

یِسُوع تیسری بار اپنی مَوت کی بات کرتا ہے

[17] اور یروشلیم جاتے ہُوئے یِسُوع بارہ شاگردوں کو الگ لے گیا اور راہ میں اُن سے کہا۔ [18] دیکھو ہم یروشلیم کو جاتے ہیں اور اِبنِ آدم سردار کاہِنوں اور فقِیہوں کے حوالے کیا جائے گا اور وہ اُس کے قتل کا حکم دیں گے۔ [19] اور اُسے غَیر قَوموں کے حوالے کریں گے تاکہ وہ اُسے ٹھٹّھوں میں اُڑائیں اور کوڑے ماریں اور مصلُوب کریں اور وہ تِیسرے دِن زِندہ کیا جائے گا۔

ایک ماں کی اِلتجا

[20] اُس وقت زبدی کے بیٹوں کی ماں نے اپنے بیٹوں کے

ہیں، اور وہ انہیں کام پر لگا دیتا ہے۔ نو بجے اُسے کچھ اور مزدروں کی ضرورت پڑھتی ہے اور وہ ان کو بھی کام پر لگا دیتا ہے۔ دوپہر کو وہ کچھ اور مزدرولے آتا ہے سہ پہر تین بجے وہ پھر کچھ کو کام پر لگا دیتا ہے اور شام پانچ بجے کچھ اور مزدروں کو لاتا ہے اور کام پر لگا دیتا ہے۔

اب، کہانی کی پنچ لائن وہ غصہ ہے جو صبح چھ بجے سے کام کرنے والے مزدوروں نے کیا جب باقی سب مزدروں کو بھی وہی اجرت ملی جو صبح والوں کو ملی۔ یہ بہت اچھا پیغام ہے۔

میں اس کہانی میں اُس منظر پر روشنی ڈالنا چاہتا ہوں جو اکثر فراموش ہو جاتا ہے یعنی انتخاب پر۔ کیا آپ اسے دیکھ سکتے ہیں؟ یہ چناؤ صبح چھ بجے ہوئے پھر دوپہر کو ہوئے پھر سہہ پہر تین بجے ہوئے اور شام پانچ بجے ہوئے۔

شام کے پانچ بجے۔ مجھے بتائیں کہ شام پانچ بجے والے مزدرو کو ابھی تک کام نہیں ملا؟ بہترین مزدرو تو صبح کے وقت دستیاب تھے۔ تھوڑے کم محنتی یا کم صحت مند مزدروں کو دوپہر کے وقت کام ملا، اس سے کم کو سہہ پہر تین بجے کام ملا اور پھر شام پانچ بجے والے کون سے رہ جاتے ہیں۔

سارا دن گزر جاتا ہے۔ وہ غیر ہنر مند ہیں، غیر تربیت یافتہ اور ان پڑھ ہیں۔ وہ سارا وقت سیڑھی کا نچلا پایہ پکڑ کر کھڑے رہتے ہیں۔ وہ مکمل طور پر اپنے مہربان مالک پر انحصار کرتے ہیں کہ وہ انہیں کام کرنے کا ایک موقع بخشے جس کے وہ ہرگز بھی حقدار نہیں ہیں۔

پھر ہم بھی ایسے ہی ہیں۔ آئیں ذرا مقدس پولوس رسول کی نصیحت پر غور کریں کہ رب العزت کے بلائے جانے سے پہلے ہم کیا

ساتھ اُس کے سامنے آ کر سِجدہ کِیا اور اُس سے کُچھ عرض کرنے
لگی۔
(21) اُس نے اُس سے کہا کہ تُو کیا چاہتی ہے؟ اُس نے اُس
سے کہا فرما کہ یہ میرے دونوں بیٹے تیری بادشاہی میں تیری دہنی
اور بائیں طرف بیٹھیں۔
(22) یِسُوع نے جواب میں کہا تُم نہیں جانتے کہ کیا مانگتے ہو۔
جو پِیالہ مَیں پِینے کو ہُوں کیا تُم پی سکتے ہو؟ اُنہوں نے اُس سے کہا پی
سکتے ہیں۔
(23) اُس نے اُن سے کہا میرا پیالہ تو پِیو گے لیکن اپنے دہنے
بائیں کِسی کو بِٹھانا میرا کام نہیں مگر جِن کے لِئے میرے باپ کی
طرف سے تیّار کِیا گیا اُن ہی کے لِئے ہے۔
(24) اور جب دسوں نے یہ سُنا تو اُن دونوں بھائیوں سے خفا
ہُوئے۔ (25) مگر یِسُوع نے اُنہیں پاس بُلا کر کہا تُم جانتے ہو کہ غَیر
قَوموں کے سردار اُن پر حُکم چلاتے اور امیر اُن پر اِختیار جتاتے
ہیں۔ (26) تُم میں اَیسا نہ ہو گا بلکہ جو تُم میں بڑا ہونا چاہے وہ تُمہارا
خادِم بنے۔ (27) اور جو تُم میں اوّل ہونا چاہے وہ تُمہارا غُلام بنے۔
(28) چُنانچہ اِبنِ آدم اِس لِئے نہیں آیا کہ خِدمت لے بلکہ اِس لِئے
کہ خِدمت کرے اور اپنی جان بُہتیروں کے بدلے فِدیۓ میں
دے۔

یِسُوع دو اندھوں کو شِفا دیتا ہے

(29) اور جب وہ یریحو سے نِکل رہے تھے ایک بڑا ہجوم اُس
کے پِیچھے ہو لیا۔ (30) اور دیکھو دو اندھوں نے جو راہ کے کنارے

تھے۔ کیا آپ کو یاد ہے۔

ایک لمحے کے لیے اپنی زندگی پر غور کریں اور اِس بات کا جواب دیں کہ اُس نے آپ کو کیوں چنا؟ اُس نے مجھے کیوں چنا؟ واقعی ہی اُس نے ہمیں کیوں چنا؟ ہمارے پاس ایسا کیا ہے جس کی اُسے ضرورت ہے؟

عقل و دانش؟ کیا ہم ایسا تو نہیں سوچتے ہیں کہ ہمارے پاس کوئی ایسا خیال ہے یا کبھی ہو گا جو اس کے ذہن میں نہیں آیا؟

قوتِ ارادی؟ میں اس کا احترام کر سکتا ہوں۔ ہم میں سے کچھ لوگ اتنے ضدی اور مستقل مزاج ہوتے ہیں کہ اگر انہیں پانی پر چلنے کے لئے بلایا جائے تو پانی پر چل سکتے ہیں۔ لیکن کچھ ایسا بھی سوچتے ہیں کہ خدا کی بادشاہی ہمارے عزم اور ارادے کے بغیر دیوالیہ ہو جائے گی؟

پیسے کے بارے میں کیا خیال ہے؟ شاید ہمارا اسی لیے انتخاب کیا گیا ہے کہ زمین و آسمان کا خالق ہمارے پیسے کا تھوڑا سا استعمال کر سکتا ہے۔ شاید ہر سانس اور ہر ایک کے مالک اور تاریخ کے مصنف کا سرمایہ کم ہوتا جا رہا تھا اور اس نے ہمیں دیکھا اور چن لیا۔

کیا آپ سمجھ پائے؟

ہمیں اسی وجہ سے منتخب کیا گیا ہے کہ ہم پانچ بجے والے مزدور تھے۔ آپ اور میں؟ ہم پانچ بجے والے مزدور ہیں۔

ہم باغ کی باڑ کے ساتھ ساتھ چلتے ہیں اور ابھی تک کوئی کام تک نہیں ملا۔ ہم وہ تارکین وطن ہیں جن کے پاس کوئی ملازمت نہیں ہے اور نہ ہی کوئی مستقبل۔ دوپہر کے کھانے

بَیٹھے تھے یہ سُن کر کہ یِسُوع جا رہا ہے چِلاّ کر کہا اَے خُداوند اِبنِ
داوُد ہم پر رحم کر۔
(31) لوگوں نے اُنہیں ڈانٹا کہ چُپ رہیں لیکن وہ اَور بھی چِلاّ
کر کہنے لگے اَے خُداوند اِبنِ داوُد ہم پر رحم کر۔
(32) یِسُوع نے کھڑے ہو کر اُنہیں بُلایا اور کہا تُم کیا چاہتے ہو
کہ مَیں تُمہارے لِئے کرُوں؟
(33) اُنہوں نے اُس سے کہا اَے خُداوند یہ کہ ہماری آنکھیں
کُھل جائیں۔ (34) یِسُوع کو ترس آیا اور اُس نے اُن کی آنکھوں کو
چُھؤا اور وہ فوراً بِینا ہو گئے اور اُس کے پیچھے ہو لِئے۔

باب 21

یروشلِیم میں شاہانہ / فاتحانہ داخلہ

(1) اور جب وہ یروشلِیم کے نزدِیک پُہنچے اور زَیتُون کے پہاڑ
پر بیت فگے کے پاس آئے تو یِسُوع نے دو شاگردوں کو یہ کہہ کر
بھیجا کہ۔ (2) اپنے سامنے کے گاؤں میں جاؤ۔ وہاں پُہنچتے ہی ایک
گدھی بندھی ہُوئی اور اُس کے ساتھ بچّہ پاؤ گے اُنہیں کھول کر
میرے پاس لے آؤ۔ (3) اور اگر کوئی تُم سے کُچھ کہے تو کہنا کہ
خُداوند کو اِن کی ضرُورت ہے۔ وہ فی الفور اُنہیں بھیج دے گا۔
(4) یہ اِس لِئے ہُؤا کہ جو نبی کی معرفت کہا گیا تھا وہ پُورا ہو
کہ۔
(5) صِیُّون کی بیٹی سے کہو کہ دیکھ تیرا بادشاہ تیرے پاس
آتا ہے۔ وہ حلِیم ہے اور گدھے پر سوار ہے بلکہ لادُو

کا وقت ہو چکا اور ہمیں ہار مان کر گھر جانا چاہیے تھا لیکن گھر میں بیوی اور بچے ہیں جن کا پہلا سوال یہ ہو گا کہ کام ملا یا نہیں؟

اور ہم بہت دیر تک انتظار کرتے ہیں۔

اور سیدنا یسوع؟ ہاں، سیدنا یسوع ہی وہ مالک ہیں جو کالے رنگ کی گاڑی میں آتے ہیں اور جو اس وسیع و عریض رقبے کے مالک ہیں۔ انہوں نے ہمیں دیکھا ہے اور ہمارا پیچھا کیا ہے اور انہوں نے ہی ٹرک روکا اور پھر ریورس گیر میں واپس آئے اور جہاں ہم کھڑے تھے وہیں سے کام کے لئے اٹھایا۔

وہ وہی ہے جس کے بارے میں آپ آج رات اپنی بیوی کو بتائیں گے جب آپ اپنی جیب میں رقم لے کر گھر کا سودا سلیف لینے جائیں گے ۔ میں نے اس آدمی کو پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ وہ بس رُکا، اپنی کھڑکی کا شیشہ نیچے کیا اور ہم سے پوچھا کہ کیا ہم کام کرنا چاہتے ہیں؟ حالانکہ دن ختم ہو چکا تھا لیکن اس نے کہا کہ اس کے پاس کچھ کام ہے۔ میں قسم کھاتا ہوں رابعہ میں نے صرف ایک گھنٹہ کام کیا اور اس نے مجھے پُورے دن کی اجرت دے دی۔

نہیں، میں اس کا نام تو نہیں جانتا۔

بالکل، میں اس کا نام جاننے کی کوشش کروں گا۔ سچ میں وہ بہت ہی اچھا انسان تھا۔

اس نے آپ کو کیوں اپنے ٹرک میں بیٹھایا؟ کیوں کہ وہ خود ایسا چاہتا تھا۔ آخر کار آپ اُس کے ہیں کیوں کہ اُسی نے آپ کو خلق کیا۔ وہ آپ کو اپنے گھر لے آیا اور وہی آپ کا مالک ہے۔ اُس نے آپ کے کندھے پر تھپکی دی اور آپ کو اس حقیقت کی یاد دلائی۔ اس بات سے

کے بچّے پر۔

(6) پس شاگردوں نے جا کر جَیسا یِسُوع نے اُن کو حکم دِیا تھا
وَیسا ہی کِیا۔ (7) اور گدھی اور بچّے کو لا کر اپنے کپڑے اُن پر ڈالے
اور وہ اُن پر بَیٹھ گیا۔ (8) اور ہجوم میں سے اکثر لوگوں نے اپنے
کپڑے راستے میں بچھائے اور اَوروں نے درختوں سے ڈالیاں کاٹ
کر راہ میں پھَیلائِیں۔

(9) اور ہجوم جو اُس کے آگے آگے جاتا اور پِیچھے پِیچھے چلا آتا
تھا پُکار پُکار کر کہتا تھا

اِبنِ داؤُد کو ہوشعنا۔ مُبارک ہے وہ جو خُداوند کے نام
پر آتا ہے۔ عالَمِ بالا پر ہوشعنا۔

(10) اور جب وہ یروشلِیم میں داخِل ہُؤا تو سارے شہر میں ہل
چل پڑ گئی اور لوگ کہنے لگے یہ کَون ہے؟

(11) ہجوم کے لوگوں نے کہا یہ گلِیل کے ناصرت کا نبی یِسُوع
ہے۔

تاجروں کا ہیکل سے نکالا جانا

(12) اور یِسُوع نے خُدا کی ہَیکل میں داخِل ہو کر اُن سب کو
نِکال دِیا جو ہَیکل میں خرِید و فروخت کر رہے تھے اور صرّافوں کے
تختے اور کبُوتر فروشوں کی چَوکیاں اُلٹ دِیں۔ (13) اور اُن سے کہا
لِکھا ہے کہ میرا گھر دُعا کا گھر کہلائے گا مگر تُم اُسے ڈاکُوؤں کی کھوہ
بناتے ہو۔

(14) اور اندھے اور لنگڑے ہَیکل میں اُس کے پاس آئے اور
اُس نے اُنہیں اچھّا کِیا۔ (15) لیکن جب سردار کاہِنوں اور فقِیہوں

کوئی فرق نہیں پڑتا ہے کہ آپ نے کتنا انتظار کیا یا کتنا وقت ضائع کیا، آپ اس کے ہیں اور اُس کے پاس آپ کے لیے بہت جگہ ہے۔

اطلاق

اگر آپ مسیحی ہیں تو اپنے آپ سے پوچھیں کہ آپ کی مہارتیں یا قابلیتیں کیا ہیں؟ اپنے جوابات کی فہرست بنائیں انتظامیہ، تکنیکی کام، یا کھانا پکانا۔ اب جب کہ خُدا تعالیٰ نے آپ کو اپنی بادشاہی میں کام کرنے کے لئے بلایا ہے تو آپ اُس کے لیے ان تحائف کو کیسے استعمال کر سکتے ہیں؟

آپ کے سفر کے لیے

۲۱:۱-۴۶

صورتِ حال

سیدنا یسوع المسیح کے یروشلم میں بادشاہ کے طور پر داخل ہونے کے ایک ہفتہ بعد ہی یہودیوں نے اسے مصلوب کر کے قتل کر دیا۔ یروشلم میں سیدنا یسوع کے پُروقار داخلے نے پیشن گوئی کو پورا کیا (دیکھیں صفنیاہ ۹:۹) اور اس کے مسیح ہونے اور بادشاہی کی تصدیق کی اور اس کی مصلوبیت کا سٹیج تیار کیا۔

مشاہدہ

اس آخری ہفتے کے دوران خداوند یسوع المسیح نے خدا کی بادشاہی میں وفادار کارکنوں کے بارے میں تعلیم دی۔ انہوں نے سب کو حوصلہ دیا کہ وہ بغیر کسی تاخیر کے ایمانداری سے خدا کے کلام کی منادی کریں۔

نے اُن عِجیب کاموں کو جو اُس نے کِئے اور لڑکوں کو ہَیکل میں اِبنِ داوُد کو ہوشعنا پُکارتے دیکھا تو خفا ہو کر اُس سے کہنے لگے۔ [16] تُو سُنتا ہے کہ یہ کیا کہتے ہیں؟ یِسُوع نے اُن سے کہا

ہاں۔ کیا تُم نے یہ کبھی نہیں پڑھا کہ بچّوں اور شِیر خواروں کے مُنہ سے تُو نے حمد کو کامِل کرایا؟

[17] اور وہ اُنہیں چھوڑ کر شہر سے باہر بَیت عَنِّیاہ میں گیا اور رات کو وہیں رہا۔

یِسُوع شجرِ اِنجیر پر لَعنت کرتا ہے

[18] اور جب صُبح کو پِھر شہر کو جا رہا تھا اُسے بھوک لگی۔ [19] اور راہ کے کنارے انجیر کا ایک درخت دیکھ کر اُس کے پاس گیا اور پتّوں کے سِوا اُس میں کُچھ نہ پا کر اُس سے کہا کہ آیندہ تجھ میں کبھی پھل نہ لگے اور انجیر کا درخت اُسی دم سُوکھ گیا۔

[20] شاگِردوں نے یہ دیکھ کر تعجُّب کِیا اور کہا یہ انجیر کا درخت کیونکر ایک دم میں سُوکھ گیا! [21] یِسُوع نے جواب میں اُن سے کہا مَیں تُم سے سچ کہتا ہُوں کہ اگر اِیمان رکھّو اور شک نہ کرو تو نہ صِرف وُہی کرو گے جو انجیر کے درخت کے ساتھ ہُوا بلکہ اگر اِس پہاڑ سے بھی کہو گے کہ تُو اُکھڑ جا اور سُمندر میں جا پڑ تو یُوں ہی ہو جائے گا۔ [22] اور جو کُچھ دُعا میں اِیمان کے ساتھ مانگو گے وہ سب تُم کو مِلے گا۔

یِسُوع کے اِختیار پر اعتراض

[23] اور جب وہ ہَیکل میں آ کر تعلِیم دے رہا تھا تو سردار

فیضیابی

جیسے ہی شوہر زیوارت کے شوکیس کو دیکھتا ہے، وہ عقلمندی سے کہتا ہے، "میری بیوی کو ضرور یہ گھڑی چاہیے لیکن یہ بہت مہنگی ہے۔ وہ ایک پریکٹیکل عورت ہے وہ سمجھ جائے گی۔ میں آج یہ سونے کے کڑے لے لیتا ہوں اور گھڑی کسی اور دن خرید لوں گا۔"

"کسی دن" آہ، محبت کا دشمن وہ سانپ ہے جس کی زبان فریب پر عبور رکھتی ہے۔ "کسی دن"، وہ پھس پھساتا ہے۔

کسی دن، میں اسے کروز پر لے جاؤں گا

کسی دن، میں اسے پر فضا مقام جیسے کہ ناران کاغان کی وادیوں میں لے جاؤں گا

کسی دن میں اسے کھانے پر لے جاؤں گا اور دیر تک باتیں کروں گا

کسی دن، بچے سمجھ جائیں گے کہ میں اتنا مصروف کیوں تھا

لیکن تم سچ جانتے ہو، ہے نا؟ میرے کہنے سے پہلے ہی آپ جانتے ہیں۔ آپ بہت سمجھدار ہیں اور میرے کہنے سے پہلے ہی آپ سب سمجھ جاتے ہیں۔

یہ "کسی دن" کبھی نہیں آتے۔

عمل کی قیمت بعض اوقات شاہ خرچی سے بھی زیادہ ہوتی ہے۔

اور محبت کا اجر ہمیشہ اس کی قیمت سے کہیں زیادہ ہوتا ہے۔

کوشش کریں۔ وقت نکالیں اور ایک خط لکھیں۔ اور اس میں معافی نامہ لکھیں۔ کہیں

کاہِنوں اور قَوم کے بُزُرگوں نے اُس کے پاس آکر کہا تُو اِن کاموں کو کِس اِختیار سے کرتا ہے؟ اور یہ اِختیار تجھے کِس نے دِیا ہے؟

(24) یِسُوع نے جواب میں اُن سے کہا مَیں بھی تُم سے ایک بات پُوچھتا ہُوں۔ اگر وہ مُجھے بتاؤ گے تو مَیں بھی تُم کو بتاؤں گا کہ اِن کاموں کو کِس اِختیار سے کرتا ہُوں۔ (25) یُوحنّا کا بپتِسمہ کہاں سے تھا؟ آسمان کی طرف سے یا اِنسان کی طرف سے؟ وہ آپس میں کہنے لگے کہ اگر ہم کہیں آسمان کی طرف سے تو وہ ہم سے کہے گا پِھر تُم نے کیوں اُس کا یقِین نہ کِیا؟

(26) اور اگر کہیں اِنسان کی طرف سے تو ہم عوام سے ڈرتے ہیں کیونکہ سب یُوحنّا کو نبی جانتے ہیں۔ (27) پس اُنہوں نے جواب میں یِسُوع سے کہا ہم نہیں جانتے۔ اُس نے بھی اُن سے کہا مَیں بھی تُم کو نہیں بتاتا کہ اِن باتوں کو کِس اِختیار سے کرتا ہُوں۔

دو بیٹوں کی تمثِیل

(28) تُم کیا سمجھتے ہو؟ ایک آدمی کے دو بیٹے تھے۔ اُس نے پہلے کے پاس جا کر کہا بیٹا جا آج تاکِستان میں کام کر۔ (29) اُس نے جواب میں کہا مَیں نہیں جاؤں گا مگر پِیچھے پچھتا کر گیا۔ (30) پِھر دُوسرے کے پاس جا کر اُس نے اِسی طرح کہا۔ اُس نے جواب دِیا اچھّا جناب۔ مگر گیا نہیں۔ (31) اِن دونوں میں سے کَون اپنے باپ کی مرضی بجا لایا؟

اُنہوں نے کہا پہلا۔ یِسُوع نے اُن سے کہا مَیں تُم سے سچ کہتا ہُوں کہ محصُول لینے والے اور کسبِیاں تُم سے پہلے خُدا کی بادشاہی میں داخِل ہوتی ہیں۔ (32) کیونکہ یُوحنّا راستبازی کے طرِیق پر

گھومنے جائیں اور تحفہ خریدیں۔ اس پر فوراً عمل کریں۔ موقعے سے فائدہ اٹھانا خوشی کا باعث بنتا ہے جبکہ نظرانداز کرنا پشیمانی لاتا ہے۔

اطلاق

اگر آپ سے آج ہی آپ کی روح لے لی جائے تو کیا آپ خدا کی بادشاہی میں خدمت سے خوش ہیں؟ اگر نہیں، خدمت کرنے کا موقع ڈھونڈیں اور دوسروں کی بھرپور خدمت کریں۔

تُمہارے پاس آیا اور تُم نے اُس کا یقین نہ کِیا مگر محصُول لینے والوں اور کسبِیوں نے اُس کا یقین کِیا اور تُم یہ دیکھ کر پِیچھے بھی نہ پچھتائے کہ اُس کا یقین کر لیتے۔

بے ایمان ٹھیکیداروں کی تمثِیل

(33) ایک اَور تمثِیل سُنو۔ ایک گھر کا مالِک تھا جِس نے تاکِستان لگایا اور اُس کی چاروں طرف اِحاطہ گھیرا اور اُس میں حَوض کھودا اور بُرج بنایا اور اُسے باغبانوں کو ٹھیکے پر دے کر پردیس چلا گیا۔ (34) اور جب پھل کا مَوسم قرِیب آیا تو اُس نے اپنے نَوکروں کو باغبانوں کے پاس اپنا پھل لینے کو بھیجا۔ (35) اور باغبانوں نے اُس کے نَوکروں کو پکڑ کر کِسی کو پِیٹا اور کِسی کو قتل کِیا اور کِسی کو سنگسار کِیا۔ (36) پھر اُس نے اَور نَوکروں کو بھیجا جو پہلوں سے زِیادہ تھے اور اُنہوں نے اِن کے ساتھ بھی وُہی سلُوک کِیا۔ (37) آخِر اُس نے اپنے بیٹے کو اُن کے پاس یہ کہہ کر بھیجا کہ وہ میرے بیٹے کا تو لحاظ کریں گے۔ (38) جب باغبانوں نے بیٹے کو دیکھا تو آپس میں کہا یِہی وارِث ہے۔ آؤ اِسے قتل کر کے اِس کی مِیراث پر قبضہ کر لیں۔ (39) اور اُسے پکڑ کر تاکِستان سے باہر نِکالا اور قتل کر دِیا۔

(40) پس جب تاکِستان کا مالِک آئے گا تو اُن باغبانوں کے ساتھ کیا کرے گا؟

(41) اُنہوں نے اُس سے کہا اُن بدکاروں کو بُری طرح ہلاک کرے گا اور باغ کا ٹھیکہ دُوسرے باغبانوں کو دے گا جو مَوسم پر اُس کو پھل دیں۔

(42) یِسُوع نے اُن سے کہا

کیا تُم نے کِتابِ مُقدّس میں کبھی نہیں پڑھا کہ جِس
پتّھر کو مِعماروں نے ردّ کِیا۔ وُہی کونے کے سِرے کا
پتّھر ہو گیا۔ یہ خُداوند کی طرف سے ہُؤا اور ہماری نظر
میں عجِیب ہے؟

(43) اِس لِئے مَیں تُم سے کہتا ہُوں کہ خُدا کی بادشاہی تُم سے
لے لی جائے گی اور اُس قَوم کو جو اُس کے پَھل لائے دے دی
جائے گی۔ (44) اور جو اِس پتّھر پر گِرے گا ٹُکڑے ٹُکڑے ہو جائے
گا لیکن جِس پر وہ گِرے گا اُسے پِیس ڈالے گا۔

(45) اور جب سردار کاہِنوں اور فرِیسیوں نے اُس کی تمثِیلیں
سُنِیں تو سمجھ گئے کہ ہمارے حق میں کہتا ہے۔ (46) اور وہ اُسے
پکڑنے کی کوشِش میں تھے لیکن لوگوں سے ڈرتے تھے کیونکہ وہ
اُسے نبی جانتے تھے۔

باب 22

شادی کی ضِیافت کی تمثِیل

(1) اور یِسُوع پِھر اُن سے تمثِیلوں میں کہنے لگا کہ۔ (2) آسمان
کی بادشاہی اُس بادشاہ کی مانِند ہے جِس نے اپنے بیٹے کی شادی کی۔
(3) اور اپنے نَوکروں کو بھیجا کہ بُلائے ہُوؤں کو شادی میں بُلا لائیں
مگر اُنہوں نے آنا نہ چاہا۔ (4) پِھر اُس نے اَور نَوکروں کو یہ کہہ کر
بھیجا کہ بُلائے ہُوؤں سے کہو کہ دیکھو مَیں نے ضِیافت تیّار کر لی ہے
۔ میرے بَیل اور موٹے موٹے جانور ذبح ہو چُکے ہیں اور سب کُچھ
تیّار ہے۔ شادی میں آؤ۔ (5) مگر وہ بے پروائی کر کے چل دِئے۔

آپ کے سفر کے لیے

۲۲:۱-۴۶

صورتِ حال

تین یہودی دھڑوں نے سیدنا یسوع کا سامنا کیا۔ فریسیوں نے رومی قبضے کی مخالفت کی۔ فلسطین کے ہیرودیئوں نے ہیرودیس انٹیپاس اور رومن پالیسیوں کی حمایت کی۔ صدوقی قیامت پر یقین نہیں رکھتے تھے، کیونکہ انہیں قیامت کے بارے میں براہ راست شریعت کی کتابوں سے حوالہ جات نہیں ملتے تھے۔

کوئی اپنے کھیت کو کوئی اپنی سَوداگری کو۔ (6) اور باقیوں نے اُس کے نَوکروں کو پکڑ کر بے عزت کِیا اور مار ڈالا۔ (7) بادشاہ غضبناک ہُوا اور اُس نے اپنا لشکر بھیج کر اُن خُونِیوں کو ہلاک کر دِیا اور اُن کا شہر جلا دِیا۔ (8) تب اُس نے اپنے نَوکروں سے کہا کہ شادی کی ضِیافت تو تیّار ہے مگر بُلائے ہُوئے لائِق نہ تھے۔ (9) پس راستوں کے ناکوں پر جاؤ اور جِتنے تمھیں مِلیں شادی میں بُلا لاؤ۔ (10) اور وہ نَوکر باہر راستوں پر جا کر جو اُنہیں مِلے کیا بُرے کیا بھلے سب کو جمع کر لائے اور شادی کی محفِل مِہمانوں سے بھر گئی۔

(11) اور جب بادشاہ مِہمانوں کو دیکھنے کو اندر آیا تو اُس نے وہاں ایک آدمی کو دیکھا جو شادی کے لِباس میں نہ تھا۔ (12) اور اُس نے اُس سے کہا مِیاں تُو شادی کی پوشاک پہنے بغَیر یہاں کیونکر آ گیا؟ لیکن اُس کا مُنہ بند ہو گیا۔ (13) اِس پر بادشاہ نے خادِموں سے کہا اُس کے ہاتھ پاؤں باندھ کر باہر اندھیرے میں ڈال دو۔ وہاں رونا اور دانت پِیسنا ہو گا۔

(14) کیونکہ بُلائے ہُوئے بُہت ہیں مگر برگُزِیدہ تھوڑے۔

جِزیہ دینے کے بارے میں سوال

(15) اُس وقت فرِیسِیوں نے جا کر مشورہ کیا کہ اُسے کیوں کر باتوں میں پھنسائیں۔ (16) پس اُنہوں نے اپنے شاگردوں کو ہیرودِیوں کے ساتھ اُس کے پاس بھیجا اور اُنہوں نے کہا اَے اُستاد ہم جانتے ہیں کہ تُو سچّا ہے اور سچّائی سے خُدا کی راہ کی تعلِیم دیتا ہے اور کِسی کی پروا نہیں کرتا کیونکہ تُو کِسی آدمی کا طرف دار نہیں۔ (17) پس ہمیں بتا۔ تُو کیا سمجھتا ہے؟ قَیصر کو جِزیہ دینا روا ہے یا نہیں؟

مشاہدہ

سیدنا یسوع نے یہ تعلیم دینا جاری رکھا کہ خدا کا کلام یہودی رہنماؤں کے انسانی استدلال سے اعلیٰ تھا۔

فیضیابی

اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ نے وہ بات سانجھی کی ہے جو آپ کو زخم یا تکلیف دیتی ہے۔ آپ پر نشانہ تاک کر لگایا گیا ہے۔ اور شاید ابھی تک درد محسوس ہو رہا ہو۔ جس سے آپ پیار کرتے ہیں یا جس پر بھروسہ کرتے ہیں وہ ایک دم آپ کو زمین بوس کر دیتا ہے۔ اور آپ پھر زمین پر شدید زخمی حالت میں پڑے ہوں۔

شاید اُن الفاظ کا مقصد آپ کو تکلیف دینا ہی تھا۔ زخم بہت گہرا ہے اور اندرونی چوٹیں بھی بہت گہری ہیں یعنی ٹوٹا ہوا دل، گہرا صدمہ اور گھائل احساسات۔ ہو سکتا ہے آپ کا زخم بہت پرانا ہو۔ پرانے درد کے غصے کی چنگاریاں غیر متوقع طور پر بھڑک اٹھتی ہیں اور یہ آپ کو ایسے الفاظ کی یاد دلاتی ہیں جو ابھی تک ناقابل معافی ہوں۔

اگر آپ کو کسی کی باتوں سے تکلیف ہوئی ہے یا زخم ملا ہے تو آپ کو یہ جان کر خوشی ہو گی کہ اس کے لیے ایک دوا ہے۔

آپ نے دیکھا کہ سیدنا یسوع نے کیا نہیں کیا؟ انہوں نے کسی سے کوئی بدلہ نہیں لیا۔ انہوں نے کسی کو دھمکی نہیں دی اور ایسا بھی نہیں کہا کہ میں تمھیں دیکھ لوں گا! انہوں نے اپنا فیصلہ رب العزت پر چھوڑ دیا۔ انہوں نے بدلہ نہیں لیا انہوں نے کسی سے معافی کا

فریسی

یسوع کے پیروکاروں کے لیے فریسی ہی تھے جو ان پر فوراً الزامات لگاتے اور سوالات کی بوچھاڑ کر دیتے تھے۔ وہ ہمیشہ ہی انہیں پھنسانے کے چکر میں رہتے تھے۔ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے سیدنا یسوع المسیح کو گہرے زخم اور غم دیا۔

فقہیوں اور صدوقیوں (یہودیوں کا ایک اور مذہبی گروہ) کے ساتھ مل کر فریسیوں نے سیدنا یسوع المسیح کی تعلیمات کو خطرناک قرار دیا۔ انہوں نے اُن کی شدید مخالفت کی، اُن پر الزمات لگائے اور اُن کے خلاف سازشیں کیں۔ آخر میں، فریسوں نے ہی پیلاطس پر دباؤڈالا کہ سیدنا یسوع کو صلیب دی جائے۔

فریسی ۱۶۷ قبل مسیح اور ۷۳ عیسوی کے درمیان یہودیوں میں ایک مذہبی فرقہ تھا۔ تعداد میں تقریباً چھ ہزار (یہودی مؤرخ جوزیفس کے مطابق)، فریسی سیاسی طور پر تو مقبول نہیں تھے لیکن وہ عوام میں بہت مقبول تھے۔ وہ متوسط طبقے سے تعلق رکھتے تھے اور صدوقیوں کی طرح امیر نہیں تھے۔ فریسی علیحدگی پسند تھے۔ وہ تمام یونانی اثرات سے نفرت کرتے تھے جو پہلی صدی کے اسرائیل میں پھیلے ہوئے تھے۔ وہ اس کشتی میں لگے رہتے تھے کہ خدا تعالیٰ کی شریعت کو زندگی پر کیسے لاگو کیا جائے۔ یہی وجہ ہے کہ ہم انجیلوں میں فریسیوں کو ہر وقت بائبل کے دلائل میں مصروف دیکھتے ہیں۔

ہم فریسیوں کو وِلن بناتے ہیں، لیکن سچ یہ ہے کہ اگر آپ پہلی صدی کے اسرائیل میں رہتے تو آپ چاہتے کہ آپ کی اولاد ان کے زیر سایہ رہے۔ وہ انتہائی با اخلاق اور خدا پرست تھے۔ وہ اسرائیل کی زمین کی واپسی اور بحالی کے لئے جدوجہد کر رہے تھے۔ ہو سکتا ہے آپ سوچتے ہوں کہ فریسی ہفتہ وار پارٹیاں کرتے ہوں اور بری زبان بولتے ہوں؟ نہیں ان کی زندگی ایسی نہیں تھی۔ وہ صاحب اختیار اور شائشتہ تھے اور ان کے گھر بھی بڑے شاندار اور خوبصورت تھے۔

آپ کی بھی خواہش ہو گی کہ یہ فریسی آپ کی کلیسا کا حصہ ہوں۔ وہ اپنی مجموعی آمدنی پر بڑی فیاضی سے دسواں حصہ دیتے تھے۔ اگر آپ کو بائبل کا سنجیدہ مطالعہ اور صحتمند مذہبی بحث پسند ہے، تو آپ بھی ان کے گروپوں کا بڑی بے تابی سے حصہ بنتے۔

فریسیوں کی مذمت میں ہم آسانی سے منافق بن سکتے ہیں۔ ان سب پر الزام لگانا، ان پر لیبل لگانا، اور ان پر لعن طعن کرنا آسان ہے۔ یہ آسان بھی ہے اور غلط بھی۔ ہمیں صرف فریسیوں کے گھمنڈ و تکبر کی نفی کرنا ہے—وہ یہ سمجھتے تھے کہ وہ خدا تعالیٰ کا فضل خود ہی پا سکتے ہیں اور خیال کرتے تھے کہ خدا تعالیٰ خوش قسمت ہے کہ ہم اس کی ٹیم کا حصہ ہیں۔

کیا آپ روح کے متکبر اور گھمنڈی ہیں یا کہ روح کے غریب؟

(18) یِسُوع نے اُن کی شرارت جان کر کہا اَے رِیاکارو مُجھے کیوں آزماتے ہو؟ (19) جِزیے کا سِکّہ مُجھے دِکھاؤ۔ وہ ایک دِینار اُس کے پاس لائے۔

(20) اُس نے اُن سے کہا یہ صُورت اور نام کِس کا ہے؟

(21) اُنہوں نے اُس سے کہا قَیصر کا۔ اس پر اُس نے اُن سے کہا پس جو قَیصر کا ہے قَیصر کو اور جو خُدا کا ہے خُدا کو ادا کرو۔ (22) اُنہوں نے یہ سُن کر تعجّب کِیا اور اُسے چھوڑ کر چلے گئے۔

مُردوں کی قِیامت کے بارے میں سوال

(23) اُسی دِن صدُوقی جو کہتے ہیں کہ قِیامت نہیں ہو گی اُس کے پاس آئے اور اُس سے یہ سوال کِیا کہ۔ (24) اَے اُستاد مُوسیٰ نے کہا تھا کہ اگر کوئی بے اَولاد مَر جائے تو اُس کا بھائی اُس کی بِیوی سے بیاہ کر لے اور اپنے بھائی کے لِئے نسل پَیدا کرے۔ (25) اب ہمارے درمِیان سات بھائی تھے اور پہلا بیاہ کر کے مَر گیا اور اِس سبب سے کہ اُس کے اَولاد نہ تھی اپنی بِیوی اپنے بھائی کے لِئے چھوڑ گیا۔ (26) اِسی طرح دُوسرا اور تِیسرا بھی ساتویں تک۔ (27) سب کے بعد وہ عَورت بھی مَر گئی۔ (28) پس وہ قِیامت میں اُن ساتوں میں سے کِس کی بِیوی ہو گی؟ کیونکہ سب نے اُس سے بیاہ کِیا تھا۔

(29) یِسُوع نے جواب میں اُن سے کہا کہ تُم گمراہ ہو اِس لِئے کہ نہ کِتابِ مُقدّس کو جانتے ہو نہ خُدا کی قُدرت کو۔ (30) کیونکہ قِیامت میں بیاہ شادی نہ ہو گی بلکہ لوگ آسمان پر فرِشتوں کی مانِند ہوں گے۔ (31) مگر مُردوں کے جی اُٹھنے کی بابت جو خُدا نے تمھیں

مطالبہ بھی نہیں کیا۔ اس کی بجائے انہوں نے سب کے لئے اپنی جان قربان کر دی۔ وہ ایسا کیسے کر سکتے تھے؟ مجھے نہیں معلوم۔ لیکن میں یہ جانتا ہوں کہ اچانک میرے زخم بے درد ہو گئے ہیں۔ میری رنجشیں اور گھائل احساسات اچانک شفایاب ہو گئے ہیں۔

اطلاق

جب کوئی آپ کی سالمیت کو چیلنج کرتا ہے تو وہ آپ کی رائے اور کام کو نظرانداز کرتا ہے پھر آپ اس کا کیسے جواب دیتے ہیں؟ کیا آپ شدید غصہ کرتے ہیں، دل میں بغض رکھتے ہیں یا اس شخص کو نیچا دکھانے کی ہر ممکن کوشش کرتے ہیں؟ اگلی بار جب آپ کو تنقید کا سامنا کرنا پڑے تو غور کریں کہ کس طرح سیدنا یسوع نے احتیاط سے اپنے الفاظ کا انتخاب کیا اور اپنے مخالفین کو جواب دینے کے لیے کلام مقدس سے جوابات دیئے۔

فرمایا تھا کیا تُم نے وہ نہیں پڑھا کہ۔ (32) مَیں ابرہام کا خُدا اور اِضحاق کا خُدا اور یعقُوب کا خُدا ہُوں؟ وہ تو مُردوں کا خُدا نہیں بلکہ زِندوں کا ہے۔ (33) لوگ یہ سُن کر اُس کی تعلِیم سے حَیران ہُوئے۔

سب سے بڑا حُکم

(34) اور جب فرِیسیوں نے سُنا کہ اُس نے صدُوقیوں کا مُنہ بند کر دِیا تو وہ جمع ہو گئے۔ (35) اور اُن میں سے ایک عالِمِ شرع نے آزمانے کے لِئے اُس سے پُوچھا۔ (36) اَے اُستاد تَورَیت میں کَونسا حُکم بڑا ہے؟

(37) اُس نے اُس سے کہا کہ خُداوند اپنے خُدا سے اپنے سارے دِل اور اپنی ساری جان اور اپنی ساری عقل سے مُحبّت رکھ۔ (38) بڑا اور پہلا حُکم یِہی ہے۔ (39) اور دُوسرا اِس کی مانِند یہ ہے کہ اپنے پڑوسی سے اپنے برابر مُحبّت رکھ۔ (40) اِنہی دو حُکموں پر تمام تَورَیت اور انبیا کے صحِیفوں کا مدار ہے۔

مسیح مَوعُود کے بارے میں سوال

(41) اور جب فرِیسی جمع ہُوئے تو یِسُوع نے اُن سے یہ پُوچھا۔

(42) کہ تُم مسیح کے حق میں کیا سمجھتے ہو؟ وہ کِس کا بیٹا ہے؟

اُنہوں نے اُس سے کہا داؤُد کا۔

(43) اُس نے اُن سے کہا پس داؤُد رُوح کی ہدایت سے کیونکر اُسے خُداوند کہتا ہے کہ۔

(44) خُداوند نے میرے خُداوند سے کہا میری دہنی طرف

بیٹھ جب تک مَیں تیرے دُشمنوں کو تیرے پاؤں کے
نیچے نہ کر دُوں؟
(45) پس جب داؤُد اُس کو خُداوند کہتا ہے تو وہ اُس کا بیٹا کیوں
کر ٹھہرا؟ (46) اور کوئی اُس کے جواب میں ایک حرف نہ کہہ سکا اور
نہ اُس دِن سے پِھر کِسی نے اُس سے سوال کرنے کی جُرأت کی۔

باب 23

یِسُوع شرع کے عالموں اور فرِیسیوں کے خِلاف خبردار کرتا ہے

(1) اُس وقت یِسُوع نے ہجوم سے اور اپنے شاگردوں سے یہ
باتیں کہیں کہ۔ (2) فقِیہہ اور فرِیسی مُوسیٰ کی گدّی پر بیٹھے ہیں۔
(3) پس جو کُچھ وہ تُمہیں بتائیں وہ سب کرو اور مانو لیکن اُن کے سے
کام نہ کرو کیونکہ وہ کہتے ہیں اور کرتے نہیں۔ (4) وہ اَیسے بھاری
بوجھ جِن کو اُٹھانا مُشکِل ہے باندھ کر لوگوں کے کندھوں پر رکھتے
ہیں مگر آپ اُن کو اپنی اُنگلی سے بھی ہِلانا نہیں چاہتے۔ (5) وہ اپنے
سب کام لوگوں کو دِکھانے کو کرتے ہیں کیونکہ وہ اپنے تعوِیذ بڑے
بناتے اور اپنی پوشاک کے کنارے چَوڑے رکھتے ہیں۔ (6) اور
ضِیافتوں میں صدر نشِینی اور عِبادت خانوں میں اعلیٰ درجے کی
کُرسِیاں۔ (7) اور بازاروں میں سلام اور آدمِیوں سے ربیّ کہلانا پسند
کرتے ہیں۔ (8) مگر تُم ربیّ نہ کہلاؤ کیونکہ تُمہارا اُستاد ایک ہی ہے
اور تُم سب بھائی ہو۔ (9) اور زمِین پر کِسی کو اپنا باپ نہ کہو کیونکہ
تُمہارا باپ ایک ہی ہے جو آسمانی ہے۔ (10) اور نہ تُم ہادی کہلاؤ

آپ کے سفر کے لیے

۲۳:۱-۳۹

صورتِ حال

فریسیوں کے نزدیک انسانی قوانین، طرزِ عمل اور تشریحات خدا کی شریعت اور آئین سے زیادہ اہم ہو گئے تھے۔ سیدنا یسوع نے فریسیوں کی ریاکاری کی مذمت کی۔

مشاہدہ

خدا مذہبی منافقت اور ریاکاری سے نفرت کرتا ہے۔

فیضیابی

یسوع نے کبھی کسی اور سے اتنی سختی اور غصے سے بات نہیں کی۔ لیکن جب اس نے مذہبی منافقت اور ریاکاری کو دیکھا تو اس نے ہر چھوٹے بڑے ریاکار کو سرِعام عیاں کر دیا۔ ”کیونکہ وہ عِبادت خانوں میں اور بازاروں کے موڑوں پر کھڑے ہو کر دُعا کرنا پسند کرتے ہیں تاکہ لوگ اُن کو دیکھیں۔“ (متی ۶:۵)

یہ منافقت کی عملی تعریف ہے ”تاکہ لوگ

کیونکہ تُمہارا ہادی ایک ہی ہے یعنی مسیح۔ (11) لیکن جو تم میں بڑا
ہے وہ تُمہارا خادِم بنے۔ (12) اور جو کوئی اپنے آپ کو بڑا بنائے گا وہ
چھوٹا کِیا جائے گا اور جو اپنے آپ کو چھوٹا بنائے گا وہ بڑا کِیا جائے
گا۔

یِسُوع اُن کی ریاکاری کی مذمّت کرتا ہے

(13) اَے رِیاکار فقِیہو اور فرِیسیو تُم پر افسوس! کہ آسمان کی
بادشاہی لوگوں پر بند کرتے ہو کیونکہ نہ تو آپ داخِل ہوتے ہو اور
نہ داخِل ہونے والوں کو داخِل ہونے دیتے ہو۔ (14) (اَے رِیاکار
فقِیہو اور فرِیسِیو تُم پر افسوس! کہ تُم بیواؤں کے گھروں کو دبا بَیٹھتے
ہو اور دِکھاوے کے لِئے نماز کو طُول دیتے ہو۔ تُمہیں زِیادہ سزا ہو
گی)۔

(15) اَے رِیاکار فقِیہو اور فرِیسیو تُم پر افسوس! کہ ایک مُرِید
کرنے کے لِئے تَری اور خُشکی کا دَورہ کرتے ہو اور جب وہ مُرِید ہو
چُکتا ہے تو اُسے اپنے سے دُونا جہنّم کا فرزند بنا دیتے ہو۔
(16) اَے اندھے راہ بتانے والو تُم پر افسوس! جو کہتے ہو کہ
اگر کوئی مَقدِس کی قَسم کھائے تو کُچھ بات نہیں لیکن اگر مَقدِس
کے سونے کی قَسم کھائے تو اُس کا پابند ہو گا۔ (17) اَے احمقو اور
اندھو سونا بڑا ہے یا ہیکل جِس نے سونے کو مُقدّس کِیا؟ (18) اور پھر
کہتے ہو کہ اگر کوئی قُربان گاہ کی قَسم کھائے تو کُچھ بات نہیں لیکن جو
نذر اُس پر چڑھی ہو اگر اُس کی قَسم کھائے تو اُس کا پابند ہو گا۔
(19) اَے اندھو نذر بڑی ہے یا قُربان گاہ جو نذر کو پاک کرتی ہے؟
(20) پس جو قُربان گاہ کی قَسم کھاتا ہے وہ اُس کی اور اُن سب چِیزوں

اُن کو دیکھیں" منافق یا ریاکار کے لیے یونانی لفظ hypokrites کا مطلب "اداکار" ہے۔ پہلی صدی کے اداکار ماسک پہنتے تھے۔ منافق یعنی ریاکار وہ ہے جو ماسک پہنے یعنی جھوٹا چہرہ پیش کرے۔

سیدنا یسوع نے یہ نہیں فرمایا کہ "اچھے کام نہ کرو" اور نہ ہی انہوں نے یہ ہدایت دی کہ "اپنے کاموں کو نظر نہ آنے دو" ہمیں اچھے کام کرنے چاہئیں تاکہ دوسرے اس سے متاثر ہوں جیسے کسی کو تعلیم دینا جس سے لوگ سیکھیں۔ تو یہ بات واضح ہونی چاہئے۔ اچھا کام کرنا اچھی بات ہے۔ لیکن اس لئے اچھا کام کرنا کہ لوگ دیکھیں ایسا ناپسندید ہ ہے۔ درحقیقت دکھاوے کے لئے نیکی کرنا ایک سنگین جرم ہے۔

منافقت اور ریاکاری لوگوں کو خدا تعالیٰ سے دور کر دیتی ہے۔ جب لوگ خدا کو دیکھنے کے لیے گرجاگھر میں داخل ہوتے ہیں لیکن اُس چرچ کی وجہ سے خدا کو نہیں دیکھ پاتے تو ایسا ہرگز مت سوچیں کہ رب تعالیٰ کا کوئی رد عمل نہیں ہو گا۔ "خبردار اپنے راستبازی کے کام آدمیوں کے سامنے دِکھانے کے لئے نہ کرو۔ نہیں تو تُمہارے باپ کے پاس جو آسمان پر ہے تُمہارے لئے کُچھ اجر نہیں ہے" (متی ۶:۱)

ریاکاری اور منافقت لوگوں کو خدا تعالیٰ کے خلاف کر دیتی ہے۔ تو خدا تعالیٰ کے پاس بھی عدم برداشت کی پالیسی ہے۔

اطلاق

کیا آپ اس پر عمل کرتے ہیں جس کی آپ

کی جو اُس پر ہیں قَسم کھاتا ہے۔ (21) اور جو ہیکل کی قَسم کھاتا ہے وہ اُس کی اور اُس کے رہنے والے کی قَسم کھاتا ہے۔ (22) اور جو آسمان کی قَسم کھاتا ہے وہ خُدا کے تخت کی اور اُس پر بیٹھنے والے کی قَسم کھاتا ہے۔

(23) اَے رِیاکار فقِیہو اور فرِیسیو تُم پر افسوس! کہ پودِینہ اور سَونف اور زِیرہ پر تو دَہ یکی دیتے ہو پر تُم نے شریعت کی زِیادہ بھاری باتوں یعنی اِنصاف اور رحم اور اِیمان کو چھوڑ دِیا ہے۔ لازِم تھا کہ یہ بھی کرتے اور وہ بھی نہ چھوڑتے۔ (24) اَے اندھے راہ بتانے والو جو مچھر کو تو چھانتے ہو اور اُونٹ کو نِگل جاتے ہو۔

(25) اَے رِیاکار فقِیہو اور فرِیسیو تُم پر افسوس! کہ پِیالے اور رکابی کو اُوپر سے صاف کرتے ہو مگر وہ اندر لُوٹ اور ناپرہیز گاری سے بھرے ہیں۔ (26) اَے اندھے فرِیسی! پہلے پِیالے اور رکابی کو اندر سے صاف کر تاکہ اُوپر سے بھی صاف ہو جائیں۔

(27) اَے رِیاکار فقِیہو اور فرِیسیو تُم پر افسوس! کہ تُم سفیدی پھری ہُوئی قبروں کی مانِند ہو جو اُوپر سے تو خُوبصُورت دِکھائی دیتی ہیں مگر اندر مُردوں کی ہڈّیوں اور ہر طرح کی نجاست سے بھری ہیں۔ (28) اِسی طرح تُم بھی ظاہِر میں تو لوگوں کو راستباز دِکھائی دیتے ہو مگر باطِن میں رِیاکاری اور بے دِینی سے بھرے ہو۔

یِسُوع اُن کی سزا کی پیشینگوئی کرتا ہے

(29) اَے رِیاکار فقِیہو اور فرِیسیو تُم پر افسوس! کہ نبیوں کی قبریں بناتے اور راستبازوں کے مقبرے آراستہ کرتے ہو۔ (30) اور کہتے ہو کہ اگر ہم اپنے باپ دادا کے زمانہ میں ہوتے تو

تبلیغ کرتے ہیں؟ یا کیا جب آپ لوگوں کو تبلیغ کرتے ہیں تو وہ آپ پر ہنستے ہیں؟ جو آپ ایمان رکھتے ہیں اسے زندہ رکھنے کے لئے دعا کریں۔

نبیوں کے خُون میں اُن کے شریک نہ ہوتے۔
(31) اِس طرح تُم اپنی نِسبت گواہی دیتے ہو کہ تُم نبیوں کے
قاتِلوں کے فرزند ہو۔ (32) غرض اپنے باپ دادا کا پَیمانہ بھر دو۔
(33) اَے سانپو! اَے افعی کے بچّو! تُم جہنّم کی سزا سے کیوں کر بچو
گے؟ (34) اِس لِئے دیکھو مَیں نبیوں اور داناؤں اور فقیہوں کو
تُمہارے پاس بھیجتا ہُوں۔ اُن میں سے تُم بعض کو قتل اور
مصلُوب کرو گے اور بعض کو اپنے عِبادت خانوں میں کوڑے مارو
گے اور شہر بشہر ستاتے پھرو گے۔ (35) تاکہ سب راستبازوں کا
خُون جو زمین پر بہایا گیا تُم پر آئے۔ راست باز ہابل کے خُون سے
لے کر برکیاہ کے بیٹے زکرِیاہ کے خُون تک جِسے تُم نے ہیکل اور
قُربان گاہ کے درمیان قتل کِیا۔ (36) مَیں تُم سے سچ کہتا ہُوں کہ یہ
سب کُچھ اِس زمانہ کے لوگوں پر آئے گا۔

یروشلیم کے لِئے یِسُوع کی مُحبّت

(37) اَے یرُوشلیم! اَے یرُوشلیم! تُو جو نبیوں کو قتل کرتا اور
جو تیرے پاس بھیجے گئے اُن کو سنگسار کرتا ہے! کِتنی بار مَیں نے
چاہا کہ جِس طرح مُرغی اپنے بچّوں کو پروں تلے جمع کر لیتی ہے اُسی
طرح مَیں بھی تیرے لڑکوں کو جمع کر لُوں مگر تُم نے نہ چاہا!
(38) دیکھو تُمہارا گھر تُمہارے لِئے وِیران چھوڑا جاتا ہے۔
(39) کیونکہ مَیں تُم سے کہتا ہُوں کہ اب سے مُجھے پھر ہرگز نہ دیکھو
گے جب تک نہ کہو گے کہ مُبارک ہے وہ جو خُداوند کے نام سے آتا
ہے۔

آپ کے سفر کے لیے

۲۴:۱-۵۱

صورتِ حال

سیدنا یسوع المسیح نے اپنی دوسری آمد کے بارے میں پیشین گوئی کی تھی۔ انہوں نے یہ تعلیم کوہ زیتون پر دی، جہاں زکریا نبی نے پیشین گوئی کی تھی کہ جب وہ اپنی بادشاہی قائم کرنے کے لیے دوبارہ آئیں گے تو وہ خود موجود ہوں گے۔

مشاہدہ

مسیحیوں کو مُستعد رہنے اور یسوع کی واپسی کے لیے تیار رہنے کی ضرورت ہے کیونکہ ہم نہیں جانتے کہ وہ کب آئیں گے۔

فیضیابی

ہمیں کیسا ہونا چاہیے؟ حضرت پطرس رسول ہمیں بتاتے ہیں کہ ہمیں اپنی زندگی پاکیزہ رکھ کر خدا کی خدمت کرنی ہے جیسا کہ ہم خدا کے دن کے منتظر ہیں۔

مستقبل کی امید، حال میں غیر ذمہ دار ہونا نہیں ہے۔ آیئے ہم انتظار کریں۔

لیکن ہم میں سے اکثر کے لیے انتظار ہمارا مسئلہ نہیں ہے یا شاید مجھے یہ بتانا چاہیے انتظار ہی ہمارا مسئلہ ہے۔ اور ہم غور کرنا بھی بھول جاتے ہیں۔ ہم اتنا صبر کرتے ہیں کہ ہم آسودہ ہو کر بھول ہی جاتے ہیں۔ ہم شاذونادر ہی آسمانوں کی کھوج کرتے ہیں۔ ہم کبھی کبھار ہی گرجاگھر جاتے ہیں۔ ہم شاذونادر ہی روح القدس کو اجازت دیتے ہیں کہ وہ ہمارے

باب 24

یِسُوع یروشلیم کی تباہی کی پیشن گوئی کرتا ہے

(1) اور یِسُوع ہَیکل سے نِکل کر جا رہا تھا کہ اُس کے شاگرد
اُس کے پاس آئے تاکہ اُسے ہَیکل کی عِمارتیں دِکھائیں۔ (2) اُس
نے جواب میں اُن سے کہا کیا تُم اِن سب چِیزوں کو نہیں دیکھتے؟
مَیں تُم سے سچ کہتا ہُوں کہ یہاں کِسی پتّھر پر پتّھر باقی نہ رہے گا جو
گِرایا نہ جائے گا۔

مُصِیبتیں اور ایذائیں

(3) اور جب وہ زَیتُون کے پہاڑ پر بَیٹھا تھا اُس کے شاگِردوں
نے الگ اُس کے پاس آ کر کہا ہم کو بتا کہ یہ باتیں کب ہوں گی؟ اور
تیرے آنے اور دُنیا کے آخِر ہونے کا نِشان کیا ہو گا؟

(4) یِسُوع نے جواب میں اُن سے کہا کہ خبردار! کوئی تُم کو
گمراہ نہ کر دے۔ (5) کیونکہ بُہتیرے میرے نام سے آئیں گے اور
کہیں گے مَیں مسیح ہُوں اور بُہت سے لوگوں کو گمراہ کریں گے۔
(6) اور تُم لڑائیاں اور لڑائیوں کی افواہ سُنو گے۔ خبردار! گھبرا نہ
جانا! کیونکہ اِن باتوں کا واقع ہونا ضرُور ہے لیکن اُس وقت خاتِمہ نہ
ہو گا۔ (7) کیونکہ قَوم پر قَوم اور سلطنت پر سلطنت چڑھائی کرے
گی اور جگہ جگہ کال پڑیں گے اور بَھونچال آئیں گے۔ (8) لیکن یہ
سب باتیں مُصِیبتوں کا شُرُوع ہی ہوں گی۔

(9) اُس وقت لوگ تُم کو اِیذا دینے کے لِئے پکڑوائیں گے اور
تُم کو قتل کریں گے اور میرے نام کی خاطِر سب قَومیں تُم سے

عداوت رکھّیں گی۔ (10) اور اُس وقت بُہتیرے ٹھوکر کھائیں گے
اور ایک دُوسرے کو پکڑوائیں گے اور ایک دُوسرے سے عداوت
رکھّیں گے۔ (11) اور بہُت سے جُھوٹے نبی اُٹھ کھڑے ہوں گے
اور بُہتیروں کو گمراہ کریں گے۔ (12) اور بے دِینی کے بڑھ جانے
سے بُہتیروں کی مُحبّت ٹھنڈی پڑ جائے گی۔ (13) مگر جو آخِر تک
برداشت کرے گا وہ نجات پائے گا۔ (14) اور بادشاہی کی اِس
خُوشخبری کی مُنادی تمام دُنیا میں ہو گی تا کہ سب قَوموں کے لِئے
گواہی ہو۔ تب خاتِمہ ہو گا۔

اُجاڑنے والی مکرُوہ چِیز

(15) پس جب تُم اُس اُجاڑنے والی مکرُوہ چِیز کو جس کا ذِکر دانی
ایل نبی کی معرفت ہُوا۔ مُقدّس مقام میں کھڑا ہُوا دیکھو (پڑھنے
والا سمجھ لے)۔ (16) تو جو یہُودیہ میں ہوں وہ پہاڑوں پر بھاگ
جائیں۔ (17) جو کوٹھے پر ہو وہ اپنے گھر کا اسباب لینے کو نِیچے نہ
اُترے۔ (18) اور جو کھیت میں ہو وہ اپنا کپڑا لینے کو پیچھے نہ لَوٹے۔
(19) مگر افسوس اُن پر جو اُن دِنوں میں حامِلہ ہوں اور جو دُودھ پِلاتی
ہوں! (20) پس دُعا کرو کہ تُم کو جاڑوں میں یا سبت کے دِن بھاگنا نہ
پڑے۔ (21) کیونکہ اُس وقت اَیسی بڑی مُصِیبت ہو گی کہ دُنیا کے
شُرُوع سے نہ اب تک ہُوئی نہ کبھی ہو گی۔ (22) اور اگر وہ دِن
گھٹائے نہ جاتے تو کوئی بشر نہ بچتا۔ مگر برگُزِیدوں کی خاطِر وہ دِن
گھٹائے جائیں گے۔

(23) اُس وقت اگر کوئی تُم سے کہے کہ دیکھو مسیح یہاں ہے یا
وہاں ہے تو یقِین نہ کرنا۔ (24) کیونکہ جُھوٹے مسیح اور جُھوٹے نبی

منصوبوں میں مخل ہو اور ہمیں عبادت کی طرف لے جائے تا کہ ہم سیدنا یسوع کو دیکھ سکیں۔

یہ ان لوگوں کے لیے ہے جو انتظار میں مضبوط اور غور و خوص میں کمزور ہیں کہ جب ہمارے آقا و مالک فرماتے ہیں، "لیکن اُس دِن اور اُس گھڑی کی بابت کوئی نہیں جانتا۔ نہ آسمان کے فِرشتے نہ بیٹا مگر صِرف باپ۔۔۔ پس جاگتے رہو کیونکہ تُم نہیں جانتے کہ تُمہارا خُداوند کِس دِن آئے گا ۔۔۔اِس لِئے تُم بھی تیّار رہو کیونکہ جِس گھڑی تُم کو گُمان بھی نہ ہو گا اِبنِ آدم آ جائے گا۔" (متی ۲۴:۳۶، ۴۲، ۴۴)

سیدنا مسیح کی آمد کے منتظر جناب شمعون ہمیں انتظار کا مطلب سمجھاتے ہیں۔ وہ ہمیں صبر سے چوکنا رہنا سکھاتے ہیں ۔ ایسا صبر بالکل بھی نہیں کہ ہم اپنا مقصد ہی بھول جائیں۔

آخر میں جناب شمعون کی دعا قبول ہوئی۔ "اُس نے بچے یسوع کو اپنی گود میں لِیا اور خُدا کی حمد کر کے کہا کہ۔ اے مالِک اب تُو اپنے خادِم کو اپنے قَول کے مُوافِق سلامتی سے رُخصت کرتا ہے۔"(لوقا ۲:۲۸-۲۹)

جناب شمعون نے سیدنا یسوع کے چہرے پر ایک نظر ڈالی وہ جانتے اور تیار تھے کہ اب جانے کا وقت آ گیا ہے۔ جو بھی اپنے نجات دہندہ کے چہرے پر ایک نظر ڈالے گا وہ بھی جناب شمعون کی مانند سب جان جائے گا۔

اطلاق

اگر سیدنا یسوع المسیح کی آج ہی آمد ہو تو کیا آپ تیار ہیں ؟ اگر نہیں، تو آپ کو مزید تیار رہنے کے لیے کون سے اقدامات کرنے

چاہئیں؟ غور کریں کہ خُداوند سب سے پہلے آپ کو تقویٰ و پرہیز گار زندگی گزارنے کی تلقین کرتے ہیں۔

اُٹھ کھڑے ہوں گے اور اَیسے بڑے نِشان اور عجِیب کام دِکھائیں گے کہ اگر مُمکِن ہو تو برگُزِیدوں کو بھی گمراہ کر لیں۔ (25) دیکھو مَیں نے پہلے ہی تُم سے کہہ دِیا ہے۔

(26) پس اگر وہ تُم سے کہیں کہ دیکھو وہ بیابان میں ہے تو باہر نہ جانا یا دیکھو وہ کوٹھرِیوں میں ہے تو یقِین نہ کرنا۔ (27) کیونکہ جَیسے بِجلی مشرق سے کَوند کر مغرب تک دِکھائی دیتی ہے وَیسے ہی اِبنِ آدم کا آنا ہو گا۔ (28) جہاں مُردار ہے وہاں گِدھ جمع ہو جائیں گے۔

اِبنِ آدم کی آمد

(29) اور فوراً اُن دِنوں کی مُصِیبت کے بعد سُورج تارِیک ہو جائے گا اور چاند اپنی رَوشنی نہ دے گا اور ستارے آسمان سے گِریں گے اور آسمانوں کی قُوّتیں ہلائی جائیں گی۔ (30) اور اُس وقت اِبنِ آدم کا نِشان آسمان پر دِکھائی دے گا۔ اور اُس وقت زمِین کی سب قَومیں چھاتی پِیٹیں گی اور اِبنِ آدم کو بڑی قُدرت اور جلال کے ساتھ آسمان کے بادلوں پر آتے دیکھیں گی۔ (31) اور وہ نرسنگے کی بڑی آواز کے ساتھ اپنے فرِشتوں کو بھیجے گا اور وہ اُس کے برگُزِیدوں کو چاروں طرف سے آسمان کے اِس کنارے سے اُس کنارے تک جمع کریں گے۔

انجیر کے درخت سے سبق

(32) اب انجیر کے درخت سے ایک تمثِیل سِیکھو۔ جُونہی اُس کی ڈالی نرم ہوتی اور پتّے نِکلتے ہیں تُم جان لیتے ہو کہ گرمی نزدِیک ہے۔ (33) اِسی طرح جب تُم اِن سب باتوں کو دیکھو تو جان لو کہ وہ

نزدِیک بلکہ دروازے پر ہے۔ (34) مَیں تُم سے سچ کہتا ہُوں کہ
جب تک یہ سب باتیں نہ ہو لیں یہ نسل ہرگز تمام نہ ہو گی۔
(35) آسمان اور زمین ٹل جائیں گے لیکن میری باتیں ہرگز نہ ٹلیں
گی۔

اُس دِن اور گھڑی کو کوئی نہیں جانتا

(36) لیکن اُس دِن اور اُس گھڑی کی بابت کوئی نہیں جانتا۔ نہ
آسمان کے فرِشتے نہ بیٹا مگر صرف باپ۔ (37) جَیسا نُوح کے دِنوں
میں ہُؤا وَیسا ہی اِبنِ آدم کے آنے کے وقت ہو گا۔ (38) کیونکہ جِس
طرح طُوفان سے پہلے کے دِنوں میں لوگ کھاتے پیتے اور بیاہ
شادی کرتے تھے اُس دِن تک کہ نُوح کشتی میں داخِل ہُؤا۔
(39) اور جب تک طُوفان آ کر اُن سب کو بہا نہ لے گیا اُن کو خبر نہ
ہُوئی اُسی طرح اِبنِ آدم کا آنا ہو گا۔ (40) اُس وقت دو آدمی کھیت
میں ہوں گے ایک لے لِیا جائے گا اور دُوسرا چھوڑ دِیا جائے گا۔
(41) دو عَورتیں چکّی پِیستی ہوں گی۔ ایک لے لی جائے گی اور
دُوسری چھوڑ دی جائے گی۔ (42) پس جاگتے رہو کیونکہ تُم نہیں
جانتے کہ تُمہارا خُداوند کِس دِن آئے گا۔ (43) لیکن یہ جان رکھّو
کہ اگر گھر کے مالِک کو معلُوم ہوتا کہ چور رات کے کَون سے پہر
آئے گا تو جاگتا رہتا اور اپنے گھر میں نقب نہ لگانے دیتا۔ (44) اِس
لِئے تُم بھی تیّار رہو کیونکہ جِس گھڑی تُم کو گُمان بھی نہ ہو گا اِبنِ
آدم آ جائے گا۔

دِیانتدار یا بددیانت نوکر

(45) پس وہ دِیانتدار اور عقلمند نوکر کَون سا ہے جِسے مالِک نے

اپنے نَوکر چاکروں پر مُقرّر کِیا تا کہ وقت پر اُن کو کھانا دے؟
(46) مُبارک ہے وہ نَوکر جِسے اُس کا مالِک آ کر اَیسا ہی کرتے پائے۔
(47) مَیں تُم سے سچ کہتا ہُوں کہ وہ اُسے اپنے سارے مال کا مُختار کر
دے گا۔

(48) لیکن اگر وہ خراب نَوکر اپنے دِل میں یہ کہہ کر کہ
میرے مالِک کے آنے میں دیر ہے۔ (49) اپنے ہم خِدمتوں کو مارنا
شُرُوع کرے اور شرابیوں کے ساتھ کھائے پِئے۔ (50) تو اُس
نَوکر کا مالِک اَیسے دِن کہ وہ اُس کی راہ نہ دیکھتا ہو اور اَیسی گھڑی کہ
وہ نہ جانتا ہو آ مَوجُود ہو گا۔ (51) اور خُوب کوڑے لگا کر اُس
کو رِیاکاروں میں شامِل کرے گا۔ وہاں رونا اور دانت پِیسنا ہو گا۔

باب 25

دَس کُنواریوں کی تمثِیل

(1) اُس وقت آسمان کی بادشاہی اُن دس کُنوارِیوں کی مانِند ہو
گی جو اپنی مشعلیں لے کر دُلہا کے اِستقبال کو نکلیں۔ (2) اُن میں
پانچ بیوُقُوف اور پانچ عقلمند تِھیں۔ (3) جو بیوُقُوف تِھیں اُنہوں نے
اپنی مشعلیں تو لے لِیں مگر تیل اپنے ساتھ نہ لِیا۔ (4) مگر عقلمندوں
نے اپنی مشعلوں کے ساتھ اپنی کُپّیوں میں تیل بھی لے لِیا۔ (5) اور
جب دُلہا نے دیر لگائی تو سب اُونگھنے لِگیں اور سو گئِیں۔

(6) آدھی رات کو دُھوم مچی کہ دیکھو دُلہا آ گیا! اُس کے
اِستقبال کو نکلو۔ (7) اُس وقت وہ سب کُنوارِیاں اُٹھ کر اپنی اپنی
مشعل دُرُست کرنے لگیں۔ (8) اور بیوُقُوفوں نے عقلمندوں سے

آپ کے سفر کے لیے

۲۵:۱-۴۶

صورتِ حال

سیدنا یسوع المسیح نے تمثیلوں کے ذریعے اپنے شاگردوں کو اپنی آمدِ ثانی کے بارے میں تیار کیا۔ انہوں نے اُنہیں چوکنا اور تیار رہنا سکھایا۔

مشاہدہ

سیدنا یسوع المسیح کی پہلی آمد بیت الحم میں شیر خوار کے طور پر تھی۔ اور جب اُن کی آمد ثانی ہو گی تو کوئی بھی اُن کے اختیار پر شک کرنے والا نہیں ہو گا۔

کہا کہ اپنے تیل میں سے کُچھ ہم کو بھی دے دو کیونکہ ہماری
مشعلیں بُجھی جاتی ہیں۔ (9) عقلمندوں نے جواب دِیا کہ شاید
ہمارے تُمہارے دونوں کے لِئے کافی نہ ہو۔ بہتر یہ کہ بیچنے والوں
کے پاس جا کر اپنے واسطے مول لے لو۔ (10) جب وہ مول لینے جا
رہی تِھیں تو دُلہا آ پُہنچا اور جو تیّار تِھیں وہ اُس کے ساتھ شادی کے
جشن میں اندر چلی گئِیں اور دروازہ بند ہو گیا۔

(11) پِھر وہ باقی کُنوارِیاں بھی آئِیں اور کہنے لگِیں اَے
خُداوند! اَے خُداوند! ہمارے لِئے دروازہ کھول دے۔ (12) اُس
نے جواب میں کہا مَیں تُم سے سچ کہتا ہُوں کہ مَیں تُم کو نہیں جانتا۔
(13) پس جاگتے رہو کیونکہ تُم نہ اُس دِن کو جانتے ہو نہ اُس
گھڑی کو۔

تِین نَوکروں یا توڑوں کی تمثِیل

(14) کیونکہ یہ اُس آدمی کا سا حال ہے جِس نے پردیس جاتے
وقت اپنے گھر کے نَوکروں کو بُلا کر اپنا مال اُن کے سپُرد کیا۔
(15) اور ایک کو پانچ توڑے دِئے۔ دُوسرے کو دو اور تِیسرے کو
ایک یعنی ہر ایک کو اُس کی لِیاقت کے مُطابِق دِیا اور پردیس چلا
گیا۔ (16) جِس کو پانچ توڑے مِلے تھے اُس نے فوراً جا کر اُن سے
لین دین کِیا اور پانچ توڑے اَور پَیدا کر لِئے۔ (17) اِسی طرح جِسے دو
مِلے تھے اُس نے بھی دو اَور کمائے۔ (18) مگر جِس کو ایک مِلا تھا اُس
نے جا کر زمِین کھودی اور اپنے مالِک کا رُوپیہ چُھپا دِیا۔ (19) بڑی
مُدّت کے بعد اُن نَوکروں کا مالِک آیا اور اُن سے حِساب لینے لگا۔

(20) جِس کو پانچ توڑے مِلے تھے وہ پانچ توڑے اَور لے کر آیا

فیضیابی

ہم دو آمدوں کے درمیان رہتے ہیں۔

دوسری آمد میں سیدنا مسیح کی اچانک ظاہری اور جسمانی آمد ہو گی۔ سیدنا یسوع المسیح نے وعدہ کیا، ”میں دوبارہ آؤں گا“ (یوحنا ۱۴:۳)۔ عبرانیوں کے خط کے مصنف نے اعلان کیا۔ ”اُسی طرح مسیح بھی ایک بار بُہت لوگوں کے گُناہ اُٹھانے کے لِئے قُربان ہو کر دُوسری بار بغَیر گُناہ کے نجات کے لِئے اُن کو دِکھائی دے گا جو اُس کی راہ دیکھتے ہیں۔“ (عبرانیوں ۹:۲۸)

جیسا کہ وہ تشریف لائے وہ پھر آئیں گے لیکن ایسے نہیں جیسے پہلے تشریف لائے تھے۔

وہ خاموشی سے بیت الحم میں تشریف لائے لیکن اب وہ للکارتے ہوئے جلال میں واپس آئیں گے۔ ”جتنے قبروں میں ہیں اُس کی آواز سُن کر نکلیں گے“ (یوحنا ۵:۲۸۔۲۹)۔

بیت لحم میں پیدا ہونے والے سیدنا مسیح کو مصلوب کر دیا گیا تھا۔ لیکن جب وہ واپس آئے گا، ”خُداوند خُود آسمان سے للکار اور مُقرّب فرِشتہ کی آواز اور خُدا کے نرسنگے کے ساتھ اُتر آئے گا۔“ (۱ تھسلنیکیوں ۴:۱۶)

ان کی پہلی آمد پر چند لوگوں نے انہیں دیکھا لیکن اُن کی دوسری آمد پر ”سب قومیں اُس کے سامنے جمع کی جائیں گی۔“ (متی ۲۵:۳۲)

بیت لحم میں، ولی یوسف نے سیدنا مسیح کو چرنی میں رکھا لیکن آمد ثانی پر وہ جلالی تخت پر بیٹھے ہوں گے ۔ ”جب اِبنِ آدم اپنے جلال میں آئے گا اور سب فرِشتے اُس کے ساتھ آئیں گے تب وہ اپنے جلال کے تخت پر بَیٹھے

غور طلب : مسیح کی دلہن

ہمارے نجات دہندہ کی آنکھوں میں دیکھو اور وہاں آپ کو ایک دلہن نظر آئے گی۔ وہ اسے دیکھتا ہے۔ وہ اس کا انتظار کرتا ہے اور وہ اس کا مشتاق ہے۔

اور وہ دلہن کون ہے؟ یہ حسن وجمال کون ہے جو سیدنا یسوع المسیح کے دل پر قبضہ کرتا ہے؟

آپ ہیں۔ آپ نے خدا کے دل پر قبضہ کر لیا ہے۔ ''جِس طرح دُلہا دُلہن میں راحت پاتا ہے اُسی طرح تیرا خُدا تُجھ میں مسرُور ہو گا۔'' (یسعیاہ ۶۲:۵)

چیلنج یہ ہے کہ آپ اسے یاد رکھیں۔ اس پر مراقبہ کریں۔ اس پر توجہ مرکوز کریں۔ اس کی محبت کو آپ کی طرف دیکھنے کا انداز بدلنے کی اجازت دینے کے لیے۔

آپ کو سیدنا مسیح نے چنا ہے۔ آپ اپنے پرانے گھر سے اور اپنی پرانی زندگی سے آزاد ہو گئے ہیں اور اُس نے آپ کو اپنا محبوب بنایا ہے۔ پھر آپ پوچھ سکتے ہیں کہ وہ کہاں ہے اور وہ ابھی تک کیوں نہیں آیا ہے۔

ایک ہی جواب ہے۔ اُس کی دلہن ابھی تیار نہیں ہے اور وہ ابھی تیار ہو رہی ہے۔

منگیتر بڑے جوش و خروش سے بہترین لباس کے چناؤ میں، خوبصورت بالوں کے گوندھنے میں اور شادی کے دیگر لوازمات کے انتظامات میں پورے جنون سے تیاری کر رہے ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ سب کچھ ٹھیک ہو۔ کیونکہ ان کا منگیتر اُن سے شادی کرے گا؟ نہیں صرف یہ ہی ایک وجہ نہیں بلکہ اِس کے برعکس وہ بہترین نظر آنا چاہتے ہیں اور سب سے بہتریں انتظامات کرنا چاہتے ہیں کیونکہ ان کی منگیتر ان سے شادی کر رہی ہے۔

ہمارے لیے بھی ایسا ہی ہے۔ ہم سیدنا مسیح کے لیے اپنا بہترین کرنا چاہتے ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے دل اور خیالات خالص سونے کی مانند صاف ہوں۔ ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے چہرے فضل سے اور آنکھیں محبت سے چمکیں۔ ہم بالکل تیار رہنا چاہتے ہیں۔

کیوں؟ اس امید میں کہ وہ ہم سے محبت کرے گا؟ نہیں، بالکل اس کے برعکس وہ پہلے ہی ہم سے محبت کرتا ہے۔

لوگ کہتے ہیں کہ آپ کی منگنی ہوئی ہے۔ آپ اب الگ کر دیئے گئے ہیں پاک دلہن کے لئے چن لئے گئے ہیں۔ آپ کو اُس کے محل کے لیے چنا گیا ہے۔ چند لمحوں کی خوشی کے لئے کسی اجنبی کی بانہوں میں مت جائیں۔ اپنی شادی کی تاریخ کو اپنے دماغ میں رکھیں، خوشی اور جوش سے اُس کا انتظار کریں۔ ہر وقت تاریخ کو اپنے ذہن میں رکھیں اور اپنی یادداشت کو تر و تازہ رکھیں۔ ایک نوٹ لکھ لیں، آیات حفظ کریں۔ یاد رکھنے کے لیے جو کچھ بھی کرنا ہو وہ کریں۔

''عالَمِ بالا کی چیزوں کے خیال میں رہو نہ کہ زمِین پر کی چِیزوں کے'' (کلسیوں ۳:۲)۔ آپ کی منگنی شاہی گھرانے میں ہوئی ہے اور آپ کا شہزادہ لینے آرہا ہے۔

مطالعے کے لئے رہنمائی

پڑھیں متی ۲۵:۱-۱۳

- اگر کوئی آپ سے پوچھے کہ سیدنا یسوع المسیح زمین پر واپس کیوں آئیں گے تو آپ کیا جواب دیں گے؟
- ایسی کونسی چیز ہے جو ہمیں یہ یقین کرنے سے روکتی ہے کہ خدا ہمارے ساتھ رہنا چاہتا ہے؟

- آج کے معاشرے میں کلیسیا کو کن طریقوں سے اپنے دولہا سیدنا مسیح سے ملنے کے لیے تیار رہنے کی ضرورت ہے؟
- ہمیں اپنے روحانی دولہے سیدنا یسوع المسیح کے لیے تیار رہنے کے لیے کس قسم کی زندگی گزارنے کی ضرورت ہے؟
- آپ کے خیال میں کن وجوہات کی بنا پر خدا تعالیٰ نے سیدنا مسیح کی واپسی کے وقت کو خفیہ رکھنے کا انتخاب کیا؟
- کیا سیدنا مسیح کی غیر متوقع آمد ثانی کی کیفیت آپ کو اُن کے آنے کے بارے میں زیادہ یا کم چوکنا بناتی ہے؟
- ان طریقوں کی وضاحت کریں جن سے ہم سیدنا مسیح کی آمد ثانی کی امید کرتے ہیں اگرچہ وقت غیر متوقع ہو گا۔
- آپ کے خیال میں ہم سیدنا یسوع المسیح کو دیکھنے کے لیے کن طریقوں سے بہترین تیاری کر سکتے ہیں؟

اور کہا اَے خُداوند! تُو نے پانچ توڑے مُجھے سپُرد کِئے تھے۔ دیکھ
مَیں نے پانچ توڑے اَور کمائے۔ [21] اُس کے مالِک نے اُس سے
کہا اَے اچھّے اور دِیانتدار نَوکر شاباش! تُو تھوڑے میں دِیانتدار
رہا۔ مَیں تجھے بہُت چِیزوں کا مُختار بناؤں گا۔ اپنے مالِک کی خُوشی میں
شریک ہو۔ [22] اور جِس کو دو توڑے مِلے تھے اُس نے بھی پاس آ
کر کہا اَے خُداوند تُو نے دو توڑے مُجھے سپُرد کِئے تھے۔ دیکھ مَیں
نے دو توڑے اَور کمائے۔ [23] اُس کے مالِک نے اُس سے کہا اَے
اچھّے اور دِیانتدار نَوکر شاباش! تُو تھوڑے میں دِیانتدار رہا۔ مَیں
تُجھے بہُت چِیزوں کا مُختار بناؤں گا۔ اپنے مالِک کی خُوشی میں شریک
ہو۔

[24] اور جِس کو ایک توڑا مِلا تھا وہ بھی پاس آ کر کہنے لگا اَے
خُداوند مَیں تجھے جانتا تھا کہ تُو سخت آدمی ہے اور جہاں نہیں بویا
وہاں سے کاٹتا ہے اور جہاں نہیں بکھیرا وہاں سے جمع کرتا ہے۔
[25] پس مَیں ڈرا اور جا کر تیرا توڑا زمِین میں چُھپا دِیا۔ دیکھ جو تیرا
ہے وہ مَوجُود ہے۔

گا۔" (۳۱ آیت)

پھر کیا ہو گا اور کیا کوئی امید بھی ہے؟ جواب ہے "اُس کے وعدہ کے مُوافِق ہم نئے آسمان اور نئی زمِین کا اِنتِظار کرتے ہیں جِن میں راستبازی بسی رہے گی۔" (۲ پطرس ۳:۱۳)

تاریخ بے معنی دائروں کی جانشینی نہیں ہے بلکہ ایک عظیم واقعے کی طرف ایک تحریک ہے۔ خدا تعالیٰ کی ایک ٹائم لائن ہے۔ اور بیت الحم کے عظیم واقعے کی وجہ سے ہم جانتے ہیں آج ہم کہاں کھڑے ہیں۔ جیسا کہ حضرت یوحنا رسول نے کہا، "میرے پیارے بچو، یہ آخری وقت ہے" (ایوحنا ۲:۱۸)۔ ہم پہلی آمد کے پھل سے لطف اندوز ہوتے ہیں لیکن دوسری کے جلال کی امید رکھتے ہیں۔ ہم یہ ماننے سے انکاری ہیں کہ یہ موجودہ دنیا انسانی وجود کا خلاصہ اور میزان ہے۔ ہم پہلی آمد کا جشن مناتے ہیں تاکہ دوسری کی امید رکھیں۔ ہم آمد ثانی کے مشتاق ہیں۔

(26) اُس کے مالِک نے جواب میں اُس سے کہا اَے شریر اور
سُست نَوکر! تُو جانتا تھا کہ جہاں مَیں نے نہیں بویا وہاں سے کاٹتا
ہُوں اور جہاں مَیں نے نہیں بکھیرا وہاں سے جمع کرتا ہُوں۔
(27) پس تجھے لازِم تھا کہ میرا رُوپیہ ساہُوکاروں کو دیتا تو مَیں آکر
اپنا مال سُود سمیت لیتا۔ (28) پس اِس سے وہ توڑا لے لو اور جِس کے
پاس دس توڑے ہیں اُسے دے دو۔

(29) کیونکہ جِس کے پاس ہے اُسے دِیا جائے گا اور اُس کے
پاس زِیادہ ہو جائے گا مگر جِس کے پاس نہیں ہے اُس سے وہ بھی جو
اُس کے پاس ہے لے لِیا جائے گا۔ (30) اور اِس نکمے نَوکر کو باہر
اندھیرے میں ڈال دو۔ وہاں رونا اور دانت پِیسنا ہو گا۔

آخِری عدالت

(31) جب اِبنِ آدم اپنے جلال میں آئے گا اور سب فرِشتے
اُس کے ساتھ آئیں گے تب وہ اپنے جلال کے تخت پر بیٹھے گا۔
(32) اور سب قَومیں اُس کے سامنے جمع کی جائیں گی اور وہ ایک کو
دُوسرے سے جُدا کرے گا جَیسے چرواہا بھیڑوں کو بکریوں سے جُدا
کرتا ہے۔ (33) اور بھیڑوں کو اپنے دہنے اور بکریوں کو بائیں کھڑا
کرے گا۔ (34) اُس وقت بادشاہ اپنے دہنی طرف والوں سے کہے
گا آؤ میرے باپ کے مُبارک لوگو جو بادشاہی بِنایِ عالَم سے
تُمہارے لِئے تیّار کی گئی ہے اُسے مِیراث میں لو۔ (35) کیونکہ مَیں
بُھوکا تھا۔ تُم نے مُجھے کھانا کِھلایا۔ مَیں پیاسا تھا۔ تُم نے مُجھے پانی
پِلایا۔ مَیں پردیسی تھا۔ تُم نے مُجھے اپنے گھر میں اُتارا۔ (36) ننگا تھا۔
تُم نے مُجھے کپڑا پہنایا۔ بیمار تھا۔ تُم نے میری خبر لی۔ قَید میں تھا۔ تُم

اطلاق

بائبل پڑھ کر، دعا کر کے، اور دوسروں کی خدمت کر کے سیدنا یسوع المسیح کی آمد ثانی کے لئے مسلسل خود کو تیار کریں۔

میرے پاس آئے۔

(37) تب راستباز جواب میں اُس سے کہیں گے اَے خُداوند! ہم نے کب تجھے بُھوکا دیکھ کر کھانا کِھلایا یا پِیاسا دیکھ کر پانی پِلایا؟ (38) ہم نے کب تجھے پردیسی دیکھ کر گھر میں اُتارا؟ یا ننگا دیکھ کر کپڑا پہنایا؟ (39) ہم کب تجھے بیمار یا قَید میں دیکھ کر تیرے پاس آئے؟ (40) بادشاہ جواب میں اُن سے کہے گا مَیں تُم سے سچ کہتا ہُوں کہ جب تُم نے میرے اِن سب سے چھوٹے بھائیوں میں سے کِسی ایک کے ساتھ یہ سُلُوک کِیا تو میرے ہی ساتھ کِیا۔

(41) پِھر وہ بائیں طرف والوں سے کہے گا اَے ملعُونو میرے سامنے سے اُس ہمیشہ کی آگ میں چلے جاؤ جو اِبلیس اور اُس کے فرِشتوں کے لِئے تیّار کی گئی ہے۔ (42) کیونکہ مَیں بُھوکا تھا۔ تُم نے مُجھے کھانا نہ کِھلایا۔ پِیاسا تھا۔ تُم نے مُجھے پانی نہ پِلایا۔ (43) پردیسی تھا تُم نے مُجھے گھر میں نہ اُتارا۔ ننگا تھا۔ تُم نے مُجھے کپڑا نہ پہنایا۔ بیمار اور قَید میں تھا۔ تُم نے میری خبر نہ لی۔

(44) تب وہ بھی جواب میں کہیں گے اَے خُداوند! ہم نے کب تجھے بُھوکا یا پِیاسا یا پردیسی یا ننگا یا بیمار یا قَید میں دیکھ کر تیری خِدمت نہ کی؟ (45) اُس وقت وہ اُن سے جواب میں کہے گا مَیں تُم سے سچ کہتا ہُوں کہ جب تُم نے اِن سب سے چھوٹوں میں سے کِسی کے ساتھ یہ سلُوک نہ کِیا تو میرے ساتھ نہ کِیا۔ (46) اور یہ ہمیشہ کی سزا پائیں گے مگر راستباز ہمیشہ کی زِندگی۔

باب 26

یِسُوع کے خِلاف سازباز

(1) اور جب یِسُوع یہ سب باتیں ختم کر چُکا تو اَیسا ہُوا کہ اُس
نے اپنے شاگردوں سے کہا۔ (2) تُم جانتے ہو کہ دو دِن کے بعد عِیدِ
فسح ہو گی اور اِبنِ آدم مصلُوب ہونے کو پکڑوایا جائے گا۔

(3) اُس وقت سردار کاہِن اور قَوم کے بُزُرگ کائِفا نام سردار
کاہِن کے دِیوان خانہ میں جمع ہُوئے۔ (4) اور مشورہ کِیا کہ یِسُوع کو
فریب سے پکڑ کر قتل کریں۔ (5) مگر کہتے تھے کہ عِید میں نہیں۔
اَیسا نہ ہو کہ لوگوں میں بلوا ہو جائے۔

بَیت عَنیاہ میں یِسُوع پر عطر ڈالا جاتا ہے

(6) اور جب یِسُوع بَیت عَنِیاہ میں شمعُون کوڑھی کے گھر میں
تھا۔ (7) تو ایک عَورت سنگِ مرمر کے عِطردان میں قِیمتی عِطر
لے کر اُس کے پاس آئی اور جب وہ کھانا کھانے بیٹھا تو اُس کے
سر پر ڈالا۔ (8) شاگرد یہ دیکھ کر خفا ہُوئے اور کہنے لگے کہ یہ کِس
لِئے ضائع کِیا گیا؟ (9) یہ تو بڑے داموں کو بِک کر غرِیبوں کو دِیا جا
سکتا تھا۔

(10) یِسُوع نے یہ جان کر اُن سے کہا کہ اِس عَورت کو کیوں
دِق کرتے ہو؟ اِس نے تو میرے ساتھ بھلائی کی ہے۔ (11) کیونکہ
غرِیب غُربا تو ہمیشہ تمہارے پاس ہیں لیکن مَیں تُمہارے پاس
ہمیشہ نہ رہُوں گا۔ (12) اور اِس نے تو میرے دفن کی تیّاری کے
لِئے یہ عِطر میرے بدن پر ڈالا۔ (13) مَیں تُم سے سچ کہتا ہُوں کہ

آپ کے سفر کے لیے

۲۶: ۱-۷۵

صورتِ حال

سیدنا یسوع المسیح نے فسح اور اپنی موت کو پیشگی دیکھا۔ اس نے اپنے شاگردوں کو تبلیغ کر کے اور تنہا دعا میں وقت گزار کر تیار کیا۔

مشاہدہ

سیدنا یسوع نے اپنی موت تک کے واقعات کو خوشی اور اپنی مرضی سے قبول کیا اور رب تعالیٰ کی اطاعت کی مثال بنے۔ اُن کی اس فرمانبرداری نے نجات کو ممکن بنایا۔

فیضیابی

سیدنا یسوع المسیح کی موت سے ایک رات پہلے ہی اُن پر پریشانیوں اور دکھوں کے پہاڑ ٹوٹ پڑے تھے۔ گتسمنی کی دعا کے بعد کے واقعات انسانی تاریخ کے سیاہ ترین واقعات میں سے ایک ہیں۔

بارہ شاگردوں میں ایک شاگرد یہوداہ اسکریوتی بڑی بھیڑ، سردار کاہنوں، لوگوں اور بزرگوں کے ساتھ لاٹھیاں اور تلواریں لے کر چڑھ آئے تھے۔ "انہوں نے یسوع پر ہاتھ ڈالے اور اُسے گرفتار کر لیا۔" (۴۷ اور ۵۰ آیت)

یہوداہ ایک مشتعل ہجوم کے ساتھ پہنچا۔ حضرت یوحنا رسُول اور بھی وضاحت سے لکھتے ہیں۔ وہ جو یونانی زبان کی اصطلاح استعمال کرتے ہیں وہ یونانی لفظ speira ہے،

تمام دُنیا میں جہاں کہِیں اِس خُوشخبری کی مُنادی کی جائے گی یہ بھی جو اِس نے کِیا اِس کی یادگاری میں کہا جائے گا۔

یہُوداہ یِسُوع کو دھوکے سے پکڑوانے پر اِتفاق کرتا ہے

(14) اُس وقت اُن بارہ میں سے ایک نے جِس کا نام یہُوداہ اسکریُوتی تھا سردار کاہِنوں کے پاس جا کر کہا کہ۔ (15) اگر مَیں اُسے تُمہارے حوالے کرا دُوں تو مُجھے کیا دو گے؟ اُنہوں نے اُسے تِیس چاندی کے سِکّے گِن کر دے دِیئے۔ (16) اور وہ اُس وقت سے اُس کے پکڑوانے کا موقع ڈُھونڈنے لگا۔

یِسُوع اپنے شاگردوں کے ساتھ فسح کا کھانا کھاتا ہے

(17) اور عِیدِ فطِیر کے پہلے دِن شاگردوں نے یِسُوع کے پاس آ کر کہا تُو کہاں چاہتا ہے کہ ہم تیرے لِئے فسح کھانے کی تیّاری کریں؟

(18) اُس نے کہا شہر میں فلاں شخص کے پاس جا کر اُس سے کہنا اُستاد فرماتا ہے کہ میرا وقت نزدِیک ہے۔ مَیں اپنے شاگردوں کے ساتھ تیرے ہاں عِیدِ فسح کرُوں گا۔

(19) اور جَیسا یِسُوع نے شاگردوں کو حکم دِیا تھا اُنہوں نے وَیسا ہی کِیا اور فسح تیّار کِیا۔

(20) جب شام ہُوئی تو وہ بارہ شاگردوں کے ساتھ کھانا کھانے

مطلب "فوجیوں کا دستہ" (یوحنا ۱۸:۳)۔ speira میں کم از کم دو سو فوجیوں کا دستہ ہوتا تھا۔

یقیناً سیدنا یسوع المسیح کے گروہ میں کوئی تو ہو گا جو اُس کا دفاع کرے گا۔ انہوں نے بہت سے لوگوں کی مدد کی۔ انہوں نے بہت سے خطبات دیئے اور ان گنت معجزات کئے اُن میں کوئی تو ہو گا جو کہے کہ "یسوع بالکل بے قصور ہیں"۔ لیکن ایسا کوئی بھی شخص سامنے نہیں آتا جن لوگوں کو وہ بچانے آیا تھا وہ ہی اُن کے خلاف ہو گئے۔

ہم ہجوم کو تقریباً معاف کر سکتے ہیں۔ ہجوم کا سیدنا مسیح کے ساتھ تعلق یا رابطہ اتنا نہیں ہو گا جتنا شاگردوں کا تھا اور ہجوم شاید اُسے بہتر طور سے جانتا بھی نہیں تھا لیکن شاگرد تو اُسے جانتے تھے اور اُس کے ساتھ رہے تھے۔ لیکن کیا انہوں نے سیدنا یسوع کا دفاع کیا؟ سب سے کڑوی گولی جو سیدنا یسوع کو نگلنی پڑی وہ شاگردوں کا ناقابل یقین دھوکہ تھا۔ "سب شاگرد اُسے چھوڑ کر بھاگ گئے" (متی ۲۶:۵۶)۔

انسانی نقطہ نظر سے، سیدنا یسوع المسیح کی دنیا تباہ ہو چکی تھی۔ اگر آپ غور کریں نہ لوگوں کی کوئی مدد اور نہ ہی دوستوں کی وفاداری وہ تن تنہا ہی ساری صورت حال کا سامنا کر رہے تھے۔ لیکن سیدنا یسوع نے اسے اس طرح نہیں دیکھا۔ انہوں نے مکمل طور پر کچھ اور دیکھا۔ وہ حالات سے غافل نہیں تھے۔ وہ صرف ان تک محدود نہیں تھے۔ وہ برائی میں بھی اچھائی کو دیکھنے کے قابل تھے۔ شدید درد

میں بھی وہ اپنے مقصد پر مرکوز تھے اور مشکلات میں بھی خدا کی حضوری میں تھے۔

اطلاق

کیا آپ واقعی باپ کی مرضی کے مطابق سیدنا مسیح کی مثال کی پیروی کرنا چاہتے ہیں؟ اور آپ اپنے منصوبے، خیالات، رویئے اور برتاؤ خدا کی حضوری میں سوپنے کو تیار ہیں؟ اور اگر ایسی اطاعت آپ کے لئے مشکل ہے تو خاص طور سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کی مدد فرمائے۔

بیٹھا تھا۔ (21) اور جب وہ کھا رہے تھے تو اُس نے کہا مَیں تم سے سچ کہتا ہُوں کہ تُم میں سے ایک مُجھے پکڑوائے گا۔

(22) وہ بُہت ہی دِلگیر ہُوئے اور ہر ایک اُس سے کہنے لگا اَے خُداوند کیا مَیں ہُوں؟

(23) اُس نے جواب میں کہا جِس نے میرے ساتھ طباق میں ہاتھ ڈالا ہے وُہی مُجھے پکڑوائے گا۔ (24) اِبنِ آدم تو جَیسا اُس کے حق میں لِکھا ہے جاتا ہی ہے لیکن اُس آدمی پر افسوس جِس کے وسیلے سے اِبنِ آدم پکڑوایا جاتا ہے! اگر وہ آدمی پَیدا نہ ہوتا تو اُس کے لِئے اچھا ہوتا۔

(25) اُس کے پکڑوانے والے یہُوداہ نے جواب میں کہا ”اَے ربّی کیا مَیں ہُوں؟“ اُس نے اُس سے کہا تُو نے خُود کہہ دِیا۔

عشائِ ربّانی

(26) جب وہ کھا رہے تھے تو یِسُوع نے روٹی لی اور برکت دے کر توڑی اور شاگردوں کو دے کر کہا لو کھاؤ۔ یہ میرا بدن ہے۔

(27) پھر پیالہ لے کر شُکر کِیا اور اُن کو دے کر کہا تُم سب اِس میں سے پیِو۔ (28) کیونکہ نئے عہد کا یہ میرا خُون ہے جو بُہتیروں کے لِئے گُناہوں کی مُعافی کے واسطے بہایا جاتا ہے۔ (29) مَیں تُم سے کہتا ہُوں کہ انگُور کا یہ شِیرہ پھر کبھی نہ پِیُوں گا۔ اُس دِن تک کہ تُمہارے ساتھ اپنے باپ کی بادشاہی میں نیا نہ پِیُوں۔

(30) پھر وہ گیت گا کر باہر زَیتُون کے پہاڑ پر گئے۔

پطرس کے انکار کی نبوت

(31) اُس وقت یِسُوع نے اُن سے کہا تُم سب اِسی رات میری بابت ٹھوکر کھاؤ گے کیونکہ لِکھا ہے کہ

مَیں چرواہے کو مارُوں گا اور گلّہ کی بھیڑیں پراگندہ ہو جائیں گی۔

(32) لیکن مَیں اپنے جی اُٹھنے کے بعد تُم سے پہلے گلِیل کو جاؤں گا۔

(33) پطرس نے جواب میں اُس سے کہا "گو سب تیری بابت ٹھوکر کھائیں لیکن مَیں کبھی ٹھوکر نہ کھاؤں گا۔" (34) یِسُوع نے اُس سے کہا مَیں تجھ سے سچ کہتا ہُوں کہ اِسی رات مُرغ کے بانگ دینے سے پہلے تُو تِین بار میرا اِنکار کرے گا۔

(35) پطرس نے اُس سے کہا "اگر تیرے ساتھ مُجھے مرنا بھی پڑے تَو بھی تیرا اِنکار ہرگز نہ کرُوں گا" اور سب شاگردوں نے بھی اِسی طرح کہا۔

یِسُوع گتسِمنی باغ میں دُعا مانگتا ہے

(36) اُس وقت یِسُوع اُن کے ساتھ گتسِمنی نام ایک جگہ میں آیا اور اپنے شاگردوں سے کہا یہیں بیٹھے رہنا جب تک کہ مَیں وہاں جا کر دُعا کرُوں۔ (37) اور پطرس اور زبدی کے دونوں بیٹوں کو ساتھ لے کر غمگِین اور بیقرار ہونے لگا۔ (38) اُس وقت اُس نے اُن سے کہا میری جان نہایت غمگین ہے۔ یہاں تک کہ مرنے کی نَوبت پُہنچ گئی ہے۔ تُم یہاں ٹھہرو اور میرے ساتھ جاگتے رہو۔

(39) پھر ذرا آگے بڑھا اور مُنہ کے بل گِر کر یُوں دُعا کی کہ اَے میرے باپ! اگر ہو سکے تو یہ پیالہ مُجھ سے ٹل جائے۔ تو بھی نہ جَیسا مَیں چاہتا ہُوں بلکہ جَیسا تُو چاہتا ہے وَیسا ہی ہو۔

(40) پھر شاگردوں کے پاس آ کر اُن کو سوتے پایا اور پطرس سے کہا کیا تُم میرے ساتھ ایک گھڑی بھی نہ جاگ سکے؟ (41) جاگو اور دُعا کرو تا کہ آزمایش میں نہ پڑو۔ رُوح تو مُستعِد ہے مگر جِسم کمزور ہے۔

(42) پھر دوبارہ اُس نے جا کر یُوں دُعا کی کہ اَے میرے باپ! اگر یہ میرے پِئے بغَیر نہیں ٹل سکتا تو تیری مرضی پُوری ہو۔ (43) اور آ کر اُنہیں پھر سوتے پایا کیونکہ اُن کی آنکھیں نِیند سے بھری تھِیں۔

(44) اور اُن کو چھوڑ کر پھر چلا گیا اور پھر وُہی بات کہہ کر تِیسری بار دُعا کی۔ (45) تب شاگردوں کے پاس آ کر اُن سے کہا اب سوتے رہو اور آرام کرو۔ دیکھو وقت آ پُہنچا ہے اور اِبنِ آدم گُنہگاروں کے حوالہ کِیا جاتا ہے۔ (46) اُٹھو چلیں ۔ دیکھو میرا پکڑوانے والا نزدِیک آ پُہنچا ہے۔

یِسُوع کی گرفتاری

(47) وہ یہ کہہ ہی رہا تھا کہ یہُوداہ جو اُن بارہ میں سے ایک تھا آیا اور اُس کے ساتھ ایک بڑا ہجوم تلواریں اور لاٹھیاں لِئے سردار کاہِنوں اور قَوم کے بُزرگوں کی طرف سے آ پہنچا۔

(48) اور اُس کے پکڑوانے والے نے اُن کو یہ نِشان دِیا تھا کہ

شمعون کوڑھی

اُسے ”شمعون کوڑھی“ کہا جاتا ہے (متی ۶:۲۶)

اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ نئے عہد نامہ میں مذکور آٹھ شمعون نامی لوگوں میں سے ممتاز ہیں۔ عنوان سے صاف ظاہر ہے کہ جناب شمعون ایک سابق کوڑھی ہے۔ ہم یہ اس لیے کہتے ہیں کیونکہ کوڑھی عام طور پر ڈنر پارٹیوں کا اہتمام نہیں کرتے تھے اور اگر وہ ایسا کرتے تھے تو غیر کوڑھی عام طور پر اس میں شرکت نہیں کرتے تھے۔

یہ شمعون بیت عنیاہ میں رہتے تھے۔ کیونکہ مریم، مارتھا، اور لعزر بھی بیت عنیاہ میں رہتے تھے (دیکھئے یوحنا ۱:۱۱)۔ کچھ لوگوں نے قیاس کیا ہے کہ جناب شمعون مارتھا کے شوہر یا جناب لعزر کا کوئی اور نام ہو سکتا ہے۔ ہم یہ نہیں جانتے ہیں۔

لہٰذا، جناب شمعون اپنے گھر پر بڑے ڈنر کی میزبانی کر رہا ہے اور سیدنا یسوع المسیح مہمان خصوصی ہیں۔ یہ سیدنا مسیح کے اعزاز میں کھانا ہے۔ اور کیوں نہیں؟ ہو سکتا ہے کہ جناب شمعون کو بھی سیدنا مسیح نے چھوا ہو جب وہ ”ہر قسم کی بیماری اور ہر قسم کے روگوں سے شفا دے رہے تھے۔“ (متی ۴: ۲۳)۔ یا ہو سکتا ہے کہ وہ، وہ شخص تھے جسے سیدنا یسوع المسیح نے پہاڑ پر خطبہ دینے کے فوراً بعد جذام یعنی کوڑھ سے شفا دی تھی (دیکھیں متی ۸:۱۔۴)۔ یا ہو سکتا ہے کہ جناب شمعون اُن ناشکرے نو کوڑھیوں میں سے ایک تھے جنہیں سیدنا یسوع نے شفا دی تھی اور صرف ایک یعنی شمعون ہی شکریہ ادا کرنے آئے (دیکھیں لوقا ۱۷:۱۱۔۱۸)۔

ہم سب کو ایک طرف رکھتے ہوئے جانتے ہیں کہ جناب شمعون کی سابقہ زندگی نہایت خوفناک تھی۔ اُن کا جیون تنہائی، بگاڑ، شرمندگی اور ناامیدی کا مظہر تھا۔ پرانی کہاوت سچ ہے، ہم اپنی اچھی صحت کی اس وقت تک تعریف اور قدر نہیں کرتے جب تک یہ بری طرح بگڑ نہ جائے۔

اس رات، جناب شمعون میز کے ارد گرد اپنے خاندان اور دوستوں اور اپنے معجزے کو حیرت سے دیکھتا ہے۔ اور جب بھی کوئی بات کرتا ہے تو وہ فوراً اپنے نجات دہندہ پر نظر ڈالتا ہے۔ جب جناب شمعون کی آنکھیں نم ہونے لگتی ہیں تو وہ فوراً نظریں ہٹا کر پرے دیکھتا ہے۔

محبت کی کونسی قسم ہے جو کسی کو کوڑھی کے زخم چھونے پر مجبور کرتی ہے؟ کون سی طاقت ہے جو ایک گلی سڑی انگلی کو پوری انگلی میں تبدیل کر سکتی ہے جسے بعد میں نواسا یا نواسی تھام سکے؟ جناب شمعون اپنے بازو کو دیکھتے ہیں - اس نرم و ملائم جلد کو یہاں کبھی زخم اور پھپھولے ہی تھے۔

پر لطف کھانا، محفل کا سرور، شکر گزاری کے جذبات اُن کے دل کو بہا دیتے ہیں۔ یہ ہی ہے جو جناب شمعون سوچتے ہیں یعنی خوشی، محبت اور کاملیت۔ یہ اللہ تعالیٰ کا سلام ہے! یہ وہ زندگی ہے جو نہایت قابل قدر ہے۔ اپنے سیاہ دنوں میں جناب شمعون نے کبھی ایسے تجربے کا تصور بھی نہیں کیا ہو گا۔

جِس کا مَیں بوسہ لُوں وُہی ہے۔ اُسے پکڑ لینا۔ (49) اور فوراً اُس نے
یِسُوع کے پاس آ کر کہا ''اَے ربیّ سلام!'' اور اُس کے بوسے لِئے۔
(50) یِسُوع نے اُس سے کہا میاں! جِس کام کو آیا ہے وہ کر
لے۔ اِس پر اُنہوں نے پاس آ کر یِسُوع پر ہاتھ ڈالا اور اُسے پکڑ
لِیا۔ (51) اور دیکھو یِسُوع کے ساتِھیوں میں سے ایک نے ہاتھ بڑھا
کر اپنی تلوار کھینچی اور سردار کاہِن کے نَوکر پر چلا کر اُس کا کان اُڑا
دِیا۔
(52) یِسُوع نے اُس سے کہا اپنی تلوار کو مِیان میں کر لے
کیونکہ جو تلوار کھینچتے ہیں وہ سب تلوار سے ہلاک کِئے جائیں گے۔
(53) کیا تُو نہیں سمجھتا کہ مَیں اپنے باپ سے مِنّت کر سکتا
ہُوں اور وہ فرِشتوں کے بارہ تُمن سے زِیادہ میرے پاس ابھی
مَوجُود کر دے گا؟ (54) مگر وہ نوِشتے کہ یُونہی ہونا ضرُور ہے کیونکر
پُورے ہوں گے؟ (55) اُسی وقت یِسُوع نے ہجوم سے کہا کیا تُم
تلواریں اور لاٹھیاں لے کر مُجھے ڈاکُو کی طرح پکڑنے نکلے ہو؟
مَیں ہر روز ہَیکل میں بیٹھ کر تعلیم دیتا تھا اور تُم نے مُجھے نہیں پکڑا۔
(56) مگر یہ سب کُچھ اِس لِئے ہُؤا ہے کہ نبیوں کے نوِشتے پُورے
ہوں اِس پر سب شاگرد اُسے چھوڑ کر بھاگ گئے۔

صدر عدالت کے سامنے یِسُوع کی پیشی

(57) اور یِسُوع کے پکڑنے والے اُس کو کائِفا نام سردار کاہِن
کے پاس لے گئے جہاں فقیہہ اور بُزُرگ جمع ہو گئے تھے۔ (58) اور
پطرس دُور دُور اُس کے پیچھے پیچھے سردار کاہِن کے دِیوان خانہ
تک گیا اور اندر جا کر پِیادوں کے ساتھ نتیجہ دیکھنے کو بَیٹھ گیا۔

(59) اور سردار کاہن اور سب صدر عدالت والے یِسُوع کو مار ڈالنے کے لِئے اُس کے خِلاف جُھوٹی گواہی ڈُھونڈنے لگے۔ (60) مگر نہ پائی گو بُہت سے جُھوٹے گواہ آئے۔ لیکن آخِر کار دو گواہوں نے آکر کہا کہ۔ (61) اِس نے کہا ہے "مَیں خُدا کے مَقدِس کو ڈھا سکتا اور تِین دِن میں اُسے بنا سکتا ہُوں۔"

(62) اور سردار کاہن نے کھڑے ہو کر اُس سے کہا تُو جواب نہیں دیتا؟ یہ تیرے خِلاف کیا گواہی دیتے ہیں؟ (63) مگر یِسُوع خاموش ہی رہا۔ سردار کاہن نے اُس سے کہا مَیں تجھے زِندہ خُدا کی قَسم دیتا ہُوں کہ اگر تُو خُدا کا بیٹا مسیح ہے تو ہم سے کہہ دے۔

(64) یِسُوع نے اُس سے کہا تُو نے خُود کہہ دِیا بلکہ مَیں تُم سے کہتا ہُوں کہ اِس کے بعد تُم اِبنِ آدم کو قادِرِ مُطلق کی دہنی طرف بیٹھے اور آسمان کے بادلوں پر آتے دیکھو گے۔

(65) اِس پر سردار کاہن نے یہ کہہ کر اپنے کپڑے پھاڑے کہ اُس نے کُفر بکا ہے۔ اب ہم کو گواہوں کی کیا حاجت رہی؟ دیکھو تُم نے ابھی یہ کُفر سُنا ہے۔ تُمہاری کیا رائے ہے؟ (66) اُنہوں نے جواب میں کہا وہ قتل کے لائِق ہے۔

(67) اِس پر اُنہوں نے اُس کے مُنہ پر تُھوکا اور اُس کے مُکّے مارے اور بعض نے طمانچے مار کر کہا۔ (68) اَے مسیح ہمیں نبُوّت سے بتا کہ تجھے کِس نے مارا؟

پطرس یِسُوع کا اِنکار کرتا ہے

(69) اور پطرس باہر صحن میں بیٹھا تھا کہ ایک لَونڈی نے اُس کے پاس آکر کہا تُو بھی یِسُوع گلیلی کے ساتھ تھا۔

(70) اُس نے سب کے سامنے یہ کہہ کر اِنکار کِیا کہ ”مَیں نہیں جانتا تُو کیا کہتی ہے۔“

(71) اور جب وہ ڈیوڑھی میں چلا گیا تو دُوسری نے اُسے دیکھا اور جو وہاں تھے اُن سے کہا یہ بھی یِسُوع ناصری کے ساتھ تھا۔

(72) اُس نے قَسم کھا کر پھر اِنکار کِیا کہ ”مَیں اِس آدمی کو نہیں جانتا۔“

(73) تھوڑی دیر کے بعد جو وہاں کھڑے تھے اُنہوں نے پطرس کے پاس آ کر کہا بیشک تُو بھی اُن میں سے ہے کیونکہ تیری بولی سے بھی ظاہِر ہوتا ہے۔

(74) اِس پر وہ لَعنت کرنے اور قَسم کھانے لگا کہ ”مَیں اِس آدمی کو نہیں جانتا“ اور فی الفَور مُرغ نے بانگ دی۔

(75) پطرس کو یِسُوع کی وہ بات یاد آئی جو اُس نے کہی تھی کہ مُرغ کے بانگ دینے سے پہلے تُو تِین بار میرا اِنکار کرے گا اور وہ باہر جا کر زار زار رویا۔

باب 27

یِسُوع کی پِیلاطُس کے سامنے پیشی

(1) جب صُبح ہُوئی تو سب سردار کاہِنوں اور قَوم کے بُزُرگوں نے یِسُوع کے خِلاف مشورَہ کِیا کہ اُسے مار ڈالیں۔ (2) اور اُسے باندھ کر لے گئے اور پِیلاطُس حاکِم کے حوالہ کِیا۔

یہُوداہ کی مَوت

(3) جب اُس کے پکڑوانے والے یہُوداہ نے یہ دیکھا کہ وہ

آپ کے سفر کے لیے

۲۷:۱-۶٦

صورتِ حال

یہودی رہنماؤں نے فیصلہ کیا کہ سیدنا یسوع کو صلیبی موت دی جائے۔ چونکہ انہیں خود سزا سنانے کی اجازت نہیں تھی اس لئے

انہوں نے سیدنا مسیح کو رومیوں کے حوالے کر دیا۔ سیدنا یسوع المسیح اپنے مصلوب ہونے سے پہلے پنطس پیلاطس (سامریہ اور یہودیہ

مُجرِم ٹھہرایا گیا تو پچھتایا اور وہ تِیس چاندی کے سکے سردار کاہِنوں اور بُزرگوں کے پاس واپس لا کر کہا۔ (4) مَیں نے گُناہ کیا کہ بے قُصُور کو قتل کے لِئے پکڑوایا اُنہوں نے کہا ہمیں کیا؟ تُو جان۔

(5) اور وہ چاندی کے سکوں کو ہیکل میں پھینک کر چلا گیا اور جا کر اپنے آپ کو پھانسی دی۔

(6) سردار کاہِنوں نے سکے لے کر کہا اِن کو ہَیکل کے خزانے میں ڈالنا روا نہیں کیونکہ یہ خُون کی قیمت ہے۔ (7) پس اُنہوں نے مشورَہ کر کے اُن چاندی کے سکوں سے کُمہار کا کھیت پردیسِیوں کے دفن کرنے کے لِئے خرِیدا۔ (8) اِس سبب سے وہ کھیت آج تک خُون کا کھیت کہلاتا ہے۔

(9) اُس وقت وہ پُورا ہُوا جو یرمیاہ نبی کی معرفت کہا گیا تھا کہ جِس کی قِیمت ٹھہرائی گئی تھی اُنہوں نے اُس کی قیمت کے وہ تِیس چاندی کے سکے لے لِئے۔ (اُس کی قِیمت بعض بنی اِسرائیل نے ٹھہرائی تھی)۔ (10) اور اُن کو کُمہار کے کھیت کے لِئے دِیا جیسا خُداوند نے مُجھے حکم دِیا۔

پِیلاطُس یِسُوع سے تفتیش کرتا ہے

(11) یِسُوع حاکم کے سامنے کھڑا تھا اور حاکم نے اُس سے یہ پُوچھا کہ کیا تُو یہُودِیوں کا بادشاہ ہے؟ یِسُوع نے اُس سے کہا تُو خُود کہتا ہے۔ (12) اور جب سردار کاہِن اور بُزرگ اُس پر اِلزام لگا رہے تھے اُس نے کُچھ جواب نہ دِیا۔

(13) اِس پر پِیلاطُس نے اُس سے کہا کیا تُو نہیں سُنتا یہ تیرے خِلاف کِتنی گواہیاں دیتے ہیں؟ (14) اُس نے ایک بات کا بھی اُس

کے گورنر کے سامنے ۲۶ سے ۳۶ عیسوی) کے درمیان پیش ہوئے

مشاہدہ

یہودی رہنماؤں نے سیدنا یسوع المسیح کو مسیحا ماننے سے انکار کر دیا اور اصرار کیا کہ پنطس پیلاطس اسے موت کی سزا دئے۔ اس کے باجود سیدنا یسوع المسیح نے اپنے مصلوب کرنے والوں اور ہمارے گناہوں کی خاطر صلیبی موت کا مزہ چکھا۔

فیضیابی

چھ گھنٹے، ایک جمعہ کے دن

میں آپ سے ایک سوال پوچھتا ہوں، آپ تاریخ میں اس دن کیا کرتے ہیں؟ آپ اُن دعووں کے ساتھ کیا کرتے ہیں؟

اگر واقعی ایسا ہوا۔۔اگر خدا نے اپنی مصلوبیت کا حکم خود دیا تھا۔۔اگر رب تعالیٰ نے اس دن اپنے بیٹے سے منہ موڑ لیا تھا۔۔۔ اگر اُس نے شیطان پر حملہ کیا تھا تو پھر اس جمعے کے وہ چھ المناک گھنٹے فتح سے بھرپور تھے ۔ اگر اس صلیب پر رب تعالیٰ تھا تو کھوپڑی کہلانے والی پہاڑی نہایت سخت اور بے حد مضبوط چٹان ہے جس پر آپ لنگر انداز ہو سکتے ہیں۔

وہ چھ گھنٹے کوئی عام چھ گھنٹے نہیں تھے۔ وہ تاریخ کے سب سے نازک اور تشویشناک گھنٹے تھے۔ اُس جمعے کو ان چھ گھنٹوں کے دوران، خدا نے زمین پر تین اینکر پوائنٹس لگائے جو کسی بھی طوفان کا مقابلہ کرنے کے لیے بے حد مضبوط تھے۔

کو جواب نہ دِیا۔ یہاں تک کہ حاکم نے بُہت تعجُّب کِیا۔

یِسُوع کو سزائے مَوت سُنائی جاتی ہے

(15) اور حاکم کا دستُور تھا کہ عِید پر لوگوں کی خاطِر ایک قَیدی
جِسے وہ چاہتے تھے چھوڑ دیتا تھا۔ (16) اُس وقت برابّا نام اُن کا ایک
مشہور قَیدی تھا۔ (17) پس جب وہ اکٹھے ہُوئے تو پِیلاطُس نے اُن
سے کہا تُم کِسے چاہتے ہو کہ مَیں تُمہاری خاطِر چھوڑ دُوں؟ برابّا کو یا
یِسُوع کو جو مسِیح کہلاتا ہے؟۔ (18) کیونکہ اُسے معلُوم تھا کہ اُنہوں
نے اِس کو حسد سے پکڑوایا ہے۔

(19) اور جب وہ تختِ عدالت پر بیٹھا تھا تو اُس کی بیوی نے
اُسے کہلا بھیجا کہ تُو اِس راستباز سے کُچھ کام نہ رکھ کیونکہ مَیں نے
آج خواب میں اِس کے سبب سے بُہت دُکھ اُٹھایا ہے۔

(20) لیکن سردار کاہِنوں اور بُزرگوں نے لوگوں کو اُبھارا کہ
برابّا کو مانگ لیں اور یِسُوع کو ہلاک کرائیں۔ (21) حاکِم نے اُن سے
کہا کہ اِن دونوں میں سے کِس کو چاہتے ہو کہ تُمہاری خاطِر چھوڑ
دُوں؟ اُنہوں نے کہا برابّا کو۔

(22) پِیلاطُس نے اُن سے کہا پھِر یِسُوع کو جو مسِیح کہلاتا ہے کیا
کرُوں؟ سب نے کہا وہ مصلُوب ہو۔ (23) اُس نے کہا کیوں اُس
نے کیا بُرائی کی ہے؟ مگر وہ اَور بھی چِلاّ چِلاّ کر کہنے لگے وہ مصلُوب
ہو۔

(24) جب پِیلاطُس نے دیکھا کہ کُچھ بَن نہیں پڑتا بلکہ اُلٹا بلوا
ہوتا جاتا ہے تو پانی لے کر لوگوں کے رُوبرُو اپنے ہاتھ دھوئے اور
کہا مَیں اِس راستباز کے خُون سے بری ہُوں۔ تُم جانو۔

اینکر پوائنٹ نمبر ا-میری زندگی بیکار اور فضول نہیں ہے۔ یہ چٹان آپ کے دل کے جہاز کو محفوظ رکھتی ہے۔اس کا واحد کام آپ کو کچھ ایسا دینا ہے جس سے آپ بے ثمری، نسبیت اور علاقائیت جیسی لہروں کا سامنا کرتے ہوئے انہیں گرفت میں لے سکتے ہیں۔ یہ سب کسی کے قابو میں ہیں اور اسکا ایک مقصد ہے۔

اینکر پوائنٹ نمبر ۲ -میری ناکامیاں مہلک نہیں ہیں۔ایسا نہیں ہے کہ جو آپ نے کیا ہے وہ اس سے پیار کرتا ہے، لیکن آپ جیسے بھی ہیں وہ آپ سے پیار کرتا ہے۔ وہ جس کے پاس سزا کا حق ہے اُسی نے آپ کو بری بھی کیا ہے۔ آپ غلطیاں کرتے ہیں لیکن رب تعالیٰ تو ہرگز نہیں کرتا اور یاد رکھیں اسی نے آپ کو خلق کیا ہے۔

اینکر پوائنٹ نمبر ۳ - میری موت حتمی نہیں ہے۔ ایک اور پتھر ہے جس سے آپ کو بندھے رہنا ہے۔ اس نے قبر کا دروازہ بند کر دیا ہے۔ یہ پتھر اتنا بڑا نہیں تھا وہ صرف یہ ثابت کرنے کے لیے قبر کے اندر گیا کہ وہ باہر آنے کی بھی قدرت رکھتا ہے۔ اور واپسی پر وہ یہ پتھر ساتھ لے گیا اور اُسے اینکر پوائنٹ میں بدل دیا۔ اپنے آپ کو اس چٹان سے باندھ لو تو ایسٹر سنڈے پر خوفناک طوفان پرسکون بہار کی ٹھنڈی ہوا میں تبدل ہو جاتے ہیں۔

یہ وہی ہیں، تین اینکر پوائنٹس یعنی صلیب کے تین اینکر پوائنٹس

یہوداہ اسکریوتی

پرانی کاروباری کہاوت ہے، کسی کو ملازمت سے برطرف کرنے کا بہترین وقت کسی اور کو ملازمت پر رکھ لینے کا ہے، اس کا اطلاق زندگی کے دوسرے میدانوں پر بھی ہوتا ہے۔ کیا کسی کو یقین ہے کہ امریکہ کے بانی اجداد نے انقلابی جنگ کے دوران بینیڈکٹ آرنلڈ کو ایک جنرل بنایا تھا اور جب تک انہیں احساس ہوا کہ وہ ایک دن غدار بن گیا بہت دیر ہو چکی تھی؟

یہ ہمیں یہوداہ اسکریوتی کی یاد دلاتا ہے، سیدنا یسوع المسیح نے رسول کے طور پر ایک غدار کیوں منتخب کیا؟

سچ بات یہ ہے کہ ہم نہیں جانتے۔ بائبل کے مطابق سیدنا یسوع شروع سے جانتے تھے کہ یہوداہ کا یہ چناؤ کیا رنگ دکھائے گا (دیکھئے یوحنا ۶:۶۴)۔ ظاہر ہے کہ سیدنا یسوع کے ذریعے اُس کا چناؤ پیشینگوئی کی تکمیل تھا (دیکھیں متی ۲۶:۴۷۔۵۶، یوحنا ۱۳:۱۸)۔ اور یقیناً یہوداہ بھی فضل کی ایک شاندار دوہری تصویر ہے مطلب قبول کرنے اور انکار کرنے کی۔

غدار بننے والے شاگرد کا خلاصہ یہ ہے کہ تین سال تک یہوداہ سیدنا یسوع کے ساتھ اسی طرح چلتا رہا جیسے دوسرے گیارہ رسول چلتے رہے تھے۔ اس نے اسے دیکھا اور اس کی تعلیم بھی پائی۔ ایک وقت میں وہ اس گروپ کا خزانچی بھی تھا (دیکھئے یوحنا ۱۲:۶؛ ۱۳:۲۹) یہوداہ سیدنا یسوع المسیح کے مسیحائی دعوؤں سے واقف تھا۔ اس نے اپنی آنکھوں سے حیرت انگیز اور مافوق الفطرت معجزات بھی دیکھے تھے۔ اگرچہ یہوداہ نے سیدنا مسیح کے ساتھ خدمت میں بھی حصہ لیا (دیکھیں متی ۱۰:۱۔۱۵؛ مرقس ۳:۱۴۔۱۵) لیکن وہ پوری دل سے ایمان نہ لایا (دیکھیں یوحنا ۶:۶۴؛ ۱۳:۱۰۔۱۱؛ ۱۷:۱۲)

بالآخر، یہوداہ نے گروپ کے کھاتے سے رقم کا غبن شروع کر دیا۔ اور شاید جب رقم کم ہونے لگی تو یہوداہ سردار کاہنوں کے پاس گیا اور کہا، "اگر میں یسوع المسیح کو تمھارے حوالے کر دوں تو تم مجھے اس کے بدلے کیا دو گے؟" اور اُنھوں نے اُس کے لیے چاندی کے تیس سِکے دیئے پھر وہ اس وقت سے سیدنا مسیح کو پکڑوانے کا موقع ڈھونڈنے لگا (متی ۲۶:۱۴۔۱۶)

کچھ لوگوں نے یہ نظریہ پیش کیا ہے کہ یہوداہ محض سیدنا یسوع المسیح کو حیلے حربوں سے مجبور کر رہا تھا۔ ہو سکتا ہے کہ وہ ان اسرائیلیوں میں سے تھا جو ایک مسیحا چاہتے تھے جو رومیوں کے خلاف بغاوت کی قیادت کرے کیوں کہ اسرائیلی رومیوں کے غاصبانہ قبضے کے خلاف لڑ رہے تھے اور ان نفرت سے کرتے تھے ۔ شاید ایک تصادم کا بندوبست کر کے وہ سیدنا یسوع کی توجہ صرف روحانی حل پر ہی نہیں بلکہ سیاسی حل پر بھی مبذول کروانا چاہتا تھا۔ دوسروں کا خیال ہے کہ وہ محض ایک بھاڑے کا ٹاٹوٹ اور غدار تھا۔

قیاس آرائیاں ایک طرف لیکن بینیڈکٹ آرنلڈ کی اداس اور مسیحی ایمان زدہ زندگی کے چند اہم اسباق بھی ہیں۔ ایک یہ کہ سیدنا یسوع کے ساتھ صرف اٹھنا بیٹھنا ہی سیدنا یسوع کے ساتھ کامل عہد و پیمان اور وابستگی نہیں ہے۔ اور دوسرا سیدنا یسوع سے اس طرح کام کروانے سے باز رہیں جو آپ چاہتے ہیں کہ اُسے کرنے چاہییں۔

[25] سب لوگوں نے جواب میں کہا اِس کا خُون ہماری اور ہماری اَولاد کی گردن پر!

[26] اِس پر اُس نے براؔبا کو اُن کی خاطِر چھوڑ دِیا اور یِسُوع کو کوڑے لگوا کر حوالے کِیا کہ مصلُوب ہو۔

سپاہی یِسُوع کو ٹھٹّھوں میں اُڑاتے ہیں

[27] اِس پر حاکِم کے سِپاہیوں نے یِسُوع کو قلعے میں لے جا کر ساری پلٹن اُس کے گِرد جمع کی۔ [28] اور اُس کے کپڑے اُتار کر اُسے قِرمزی چوغہ پہنایا۔ [29] اور کانٹوں کا تاج بنا کر اُس کے سر پر رکھّا اور ایک سرکنڈا اُس کے دہنے ہاتھ میں دِیا اور اُس کے آگے گُھٹنے ٹیک کر اُسے ٹھٹّھوں میں اُڑانے لگے کہ اَے یہُودِیوں کے بادشاہ آداب! [30] اور اُس پر تُھوکا اور وُہی سرکنڈا لے کر اُس کے سر پر مارنے لگے۔ [31] اور جب اُس کا ٹھٹّھا کر چُکے تو چوغہ کو اُس پر سے اُتار کر پِھر اُسی کے کپڑے اُسے پہنائے اور مصلُوب کرنے کو لے گئے۔

یِسُوع کو مصلُوب کِیا جاتا ہے

[32] جب باہر آئے تو اُنہوں نے شمعُون نام ایک کُرینی آدمی کو پا کر اُسے بیگار میں پکڑا کہ اُس کی صلِیب اُٹھائے۔ [33] اور اُس جگہ جو گُلگُتا یعنی کھوپڑی کی جگہ کہلاتی ہے پُہنچ کر۔ [34] پِت مِلی ہُوئی مَے اُسے پینے کو دی مگر اُس نے چکھ کر پِینا نہ چاہا۔

[35] اور اُنہوں نے اُسے مصلُوب کِیا اور اُس کے کپڑے قُرعہ ڈال کر بانٹ لِئے۔

اطلاق

کچھ لوگ اپنی زندگی پر قابو پانے کی بجائے سیدنا یسوع کو مرا دیکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ آپ کی زندگی کے محل کے کون سے کمرے (کیریئر، خاندان، چرچ) کو سیدنا مسیح کے کنٹرول میں دینے کی ضرورت ہے؟ بالکل بھی نہ ہچکچائیں۔ ابھی دعا شروع کریں، اپنی زندگی پوری طرح اُسے سونپ دیں۔

(36) اور وہاں بیٹھ کر اُس کی نگہبانی کرنے لگے۔ (37) اور اُس
کا اِلزام لکھ کر اُس کے سر سے اُوپر لگا دِیا کہ یہ

"یہُودِیوں کا بادشاہ یِسُوع ہے"۔

(38) اُس وقت اُس کے ساتھ دو ڈاکُو مصلُوب ہُوئے۔ ایک
دہنے اور ایک بائیں۔

(39) اور راہ چلنے والے سر ہِلا ہِلا کر اُس کو لَعن طَعن کرتے اور
کہتے تھے۔ (40) اَے مَقدِس کے ڈھانے والے اور تِین دِن میں
بنانے والے اپنے تئِیں بچا۔ اگر تُو خُدا کا بیٹا ہے تو صلِیب پر سے
اُتر آ۔

(41) اِسی طرح سردار کاہِن بھی فقیہوں اور بُزرگوں کے
ساتھ مِل کر ٹھٹّھے سے کہتے تھے۔ (42) اِس نے اَوروں کو بچایا۔
اپنے تئِیں نہیں بچا سکتا۔ یہ تو اِسرائیل کا بادشاہ ہے۔ اب صلِیب پر
سے اُتر آئے تو ہم اِس پر اِیمان لائیں۔ (43) اِس نے خُدا پر بھروسا
کِیا ہے اگر وہ اِسے چاہتا ہے تو اب اِس کو چُھڑا لے کیونکہ اِس نے
کہا تھا مَیں خُدا کا بیٹا ہُوں۔

(44) اِسی طرح ڈاکُو بھی جو اُس کے ساتھ مصلُوب ہُوئے
تھے اُس پر لَعن طَعن کرتے تھے۔

یِسُوع کی مَوت

(45) اور دوپہر سے لے کر تیِسرے پہر تک تمام مُلک میں
اندھیرا چھایا رہا۔ (46) اور تیِسرے پہر کے قرِیب یِسُوع نے بڑی
آواز سے چِلّا کر کہا

ایلی۔ ایلی۔ لَما شَبقتَنِی؟

آپ کے سفر کے لیے

۲۸: ۱-۲۰

صورتِ حال

جب سیدنا یسوع المسیح مُردوں میں سے جی اُٹھے ، تو اُنہوں نے گناہ اور موت پر فتح حاصل کی۔ مریم مگدلینی اور دوسری مریم، پہلی تھیں جنھوں نے خالی قبر اور جی اٹھے نجات دہندہ کو دیکھا۔

مشاہدہ

سیدنا یسوع المسیح کے جی اُٹھنے سے ثابت ہوا کہ انہوں نے جو فرمایا اور سکھایا تھا وہ سو فیصد درست تھا۔ جب انہوں نے "ارشادِ اعظم" دیا تو انہوں نے اپنا حتمی اختیار استعمال کیا اور اپنے پیروکاروں کے ساتھ ہمیشہ رہنے کا وعدہ کر کے اپنی لا محدود قدرت کا مظاہرہ کیا۔

فیضیابی

مریم مگدلینی اور دوسری مریم جانتی تھیں کہ انہیں ایک کام کرنا ہے یعنی سیدنا یسوع کی لاش کو تدفین کے لیے تیار کرنا ہے۔ حضرت پطرس رسول نے ایسا کرنے کی پیشکش نہیں کی تھی ۔ جناب اندریاس نے بھی کوئی کام نہیں کیا تھا۔ معافی یافتہ زانی یا شفایاب کوڑھی بھی کہیں نظر نہیں آتے۔ تو دونوں مریم نے ایسا کرنے کا فیصلہ کیا۔

مجھے حیرت ہے کہ کیا وہ قبر کے آدھے راستے پر بیٹھ گئے تھے اور کیا انہوں نے اس بات پر دوبارہ غور کیا تھا۔ کیا ہوتا اگر وہ ایک دوسرے کی طرف دیکھتے اور کندھے اچکاتے

یعنی اَے میرے خُدا! اَے میرے خُدا! تُو نے مُجھے کیوں چھوڑ دِیا؟

(47) جو وہاں کھڑے تھے اُن میں سے بعض نے سُن کر کہا یہ ایلیّاہ کو پُکارتا ہے۔ (48) اور فوراً اُن میں سے ایک شخص دَوڑا اور سپنج لے کر سِرکے میں ڈبویا اور سرکنڈے پر رکھ کر اُسے چُسایا۔

(49) مگر باقیوں نے کہا ٹھہر جاؤ۔ دیکھیں تو ایلیّاہ اُسے بچانے آتا ہے یا نہیں۔

(50) یِسُوع نے پھر بڑی آواز سے چِلاّ کر جان دے دی۔

(51) اور مَقدِس کا پردہ اُوپر سے نِیچے تک پھٹ کر دو ٹُکڑے ہو گیا اور زمین لرزی اور چٹانیں تڑک گئیں۔ (52) اور قبریں کُھل گئیں اور بہت سے جِسم اُن مُقدّسوں کے جو سو گئے تھے جی اُٹھے۔ (53) اور اُس کے جی اُٹھنے کے بعد قبروں سے نِکل کر مُقدّس شہر میں گئے اور بُہتوں کو دِکھائی دِیئے۔

(54) پس صُوبے دار اور جو اُس کے ساتھ یِسُوع کی نِگہبانی کرتے تھے بَھونچال اور تمام ماجرا دیکھ کر بہُت ہی ڈر کر کہنے لگے کہ بیشک یہ خُدا کا بیٹا تھا۔

(55) اور وہاں بہُت سی عَورتیں جو گلِیل سے یِسُوع کی خِدمت کرتی ہُوئی اُس کے پِیچھے پِیچھے آئی تِھیں دُور سے دیکھ رہی تِھیں۔ (56) اُن میں مریم مگدلینی تھی اور یعقوب اور یوسیس کی ماں مریم اور زبدی کے بیٹوں کی ماں۔

یِسُوع کی تدفِین

(57) جب شام ہُوئی تو یُوسُف نام ارِمتیاہ کا ایک دَولتمند آدمی آیا جو خُود بھی یِسُوع کا شاگِرد تھا۔ (58) اُس نے پِیلاطُس کے پاس جا

اور کہتے ہمیں کیا فائدہ؟ اگر وہ ہار مان لیتے؟ کیا ہوتا اگر وہ مایوسی کے عالم میں ماتم اور آہ و بکاہ کرتے، "صرف میں ہی ہوں جو کل سے جُوج رہا ہوں اب میں تھک گیا ہوں؟" اب اندریاس کو بھی کچھ کرنا چاہیئے، نتھنی ایل کو تھوڑا کام کرنا چاہیئے۔

چاہے وہ آزمائش میں پڑے ہوں یا نہیں مجھے خوشی ہے کہ انہوں نے ساتھ نہیں چھوڑا۔ اگر ایسا کرتے تو یہ بہت افسوسناک ہوتا۔ آپ نے دیکھا ہم جانتے ہیں جو انہوں نے نہیں کیا۔ ہم جانتے ہیں کہ باپ دیکھ رہا تھا۔ مریم مگدلینی اور دوسری مریم نے سوچا کہ وہ اکیلی ہیں۔ وہ اکیلی نہیں تھیں۔ اُن کا خیال تھا کہ ان کے سفر پر کسی کا دھیان نہیں ہے۔ وہ غلط تھیں۔ رب العزت جانتا تھا کہ وہ پہاڑ پر چڑھ رہی ہیں۔ وہ اُن کے قدموں کو گن رہا تھا اور اُن کی آہٹ تک سن رہا تھا۔ وہ دل ہی دل میں مسکرا رہا تھا اور ان کی عقیدت پر خوش تھا۔ اور دونوں مریم کو سرپرائز دینے کا منتظر تھا۔

فرشتے نے پتھر کیوں ہلایا؟ فرشتے نے پتھر کس کے لیے لڑھکایا؟

سیدنا یسوع کے لیے؟ میں ہمیشہ یہی سوچتا تھا۔ میں نے صرف یہ سمجھا کہ فرشتے نے پتھر ہلایا تا کہ سیدنا یسوع باہر آ سکیں۔ لیکن اس پر غور کریں۔ کیا سیدنا یسوع کو باہر نکلنے کے لیے پتھر کو ہٹانا پڑا؟ کیا رب تعالیٰ کو اُس کی مدد کرنی تھی؟ کیا موت کا فاتح اتنا کمزور تھا کہ وہ ایک چٹان کو دور نہیں دھکیل سکتا تھا؟ (ارے، کیا وہاں کوئی ہے جو اس چٹان کو ہٹا دے تا کہ میں باہر نکل سکوں؟)

کر یِسُوع کی لاش مانگی اور پِیلا طُس نے دے دینے کا حکم دِیا۔
(59) اور یُوسُف نے لاش کو لے کر صاف مہین چادر میں لپیٹا۔
(60) اور اپنی نئی قبر میں جو اُس نے چٹان میں کُھدوائی تھی رکھّا۔ پِھر
وہ ایک بڑا پتھّر قبر کے مُنہ پر لُڑھکا کر چلا گیا۔ (61) اور مریم مگدلینی
اور دُوسری مریم وہاں قبر کے سامنے بیٹھی تِھیں۔

قبر پر پہرہ

(62) دُوسرے دِن جو تیّاری کے بعد کا دِن تھا سردار کاہِنوں
اور فرِیسیوں نے پِیلا طُس کے پاس جمع ہو کر کہا۔ (63) خُداوند!
ہمیں یاد ہے کہ اُس دھوکے باز نے جیتے جی کہا تھا مَیں تین دِن کے
بعد جی اُٹھوں گا۔ (64) پس حکم دے کہ تِیسرے دِن تک قبر کی
نِگہبانی کی جائے۔ کہِیں اَیسا نہ ہو کہ اُس کے شاگرد آ کر اُسے چُرا
لے جائیں اور لوگوں سے کہہ دیں کہ وہ مُردوں میں سے جی اُٹھا
اور یہ پچھلا دھوکا پہلے سے بھی بُرا ہو۔
(65) پِیلا طُس نے اُن سے کہا تُمہارے پاس پہرے والے
ہیں۔ جاؤ جہاں تک تُم سے ہو سکے اُس کی نِگہبانی کرو۔ (66) پس وہ
پہرے والوں کو ساتھ لے کر گئے اور پتھّر پر مُہر کر کے قبر کی
نِگہبانی کی۔

باب 28

یِسُوع کا جی اُٹھنا

(1) اور سبت کے بعد ہفتے کے پہلے دِن پَو پھٹتے وقت مریم
مگدلینی اور دُوسری مریم قبر کو دیکھنے آئیں۔ (2) اور دیکھو ایک بڑا

مجھے ایسے نہیں لگتا۔ متن یہ تاثر دیتا ہے کہ سیدنا یسوع المسیح پتھر لڑھکانے سے پہلے ہی قبر سے باہر تھے! اناجیل میں کہیں بھی نہیں کہا گیا کہ فرشتے نے سیدنا یسوع کے لیے پتھر لڑھکایا تھا۔ پھر پتھر کس کے لیے ہٹایا گیا؟

سنو فرشتہ کیا کہتا ہے۔" آؤ، یہ جگہ دیکھو جہاں خداوند پڑا تھا۔"(۶ آیت)

پتھر ہلایا گیا تھا اس لئے نہیں کہ سیدنا یسوع باہر آ سکیں بلکہ اُن عورتوں کے لئے کہ وہ اندر دیکھ سکیں۔

"اور جلد جا کر اُس کے شاگردوں سے کہو کہ وہ مُردوں میں سے جی اُٹھا ہے اور دیکھو وہ تُم سے پہلے گلیل کو جاتا ہے۔ وہاں تُم اُسے دیکھو گے۔"(۷ آیت)

مریم مگدلینی اور دوسری مریم کو دوبار بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔ وہ مڑیں اور یروشلیم کی جانب دوڑیں۔ اندھیرا چھٹ گیا ہے۔ سورج مشرق سے نکلا اور بیٹا قبر سے اور بیٹے کا کبھی خاتمہ نہ ہوا اور نہ ہو گا۔

ایک سرپرائز ابھی بھی ان کا منتظر ہے۔

"اور وہ خوف اور بڑی خُوشی کے ساتھ قبر سے جلد روانہ ہو کر اُس کے شاگردوں کو خبر دینے دوڑیں۔ اور دیکھو یِسُوع اُن سے مِلا اور اُس نے کہا سلام! اُنہوں نے پاس آ کر اُس کے قدم پکڑے اور اُسے سجدہ کیا۔ اِس پر یِسُوع نے اُن سے کہا ڈرو نہیں۔ جاؤ میرے بھائیوں سے کہو کہ گلیل کو چلے جائیں۔ وہاں مجھے دیکھیں گے۔"(۸ تا ۱۰ آیات)

عجائبات کا خدا پھر حیران کرتا ہے۔ اس نے ایسا ہر گز نہیں کہا کہ میں اور انتظار نہیں کر سکتا،

یوسف رامتی

سیدنا یسوع المسیح کے چند شاگرد اعلیٰ اشرافیہ میں سے تھے۔ اس کے پیروکاروں کی ایک بڑی تعداد اس کی خدمت کی حمایت کرتی تھی اور بہت سوں نے آخر تک حمایت کی (دیکھیں لوقا ۸:۲-۳؛ ۱۰:۱؛ متی ۲۷:۵۵)۔ یوحنا کی انجیل کے مطابق سیدنا یسوع المسیح کے بہت سے پیروکار ایسے تھے جو منظر عام پر نہیں تھے اور پوشیدگی سے ایمان لائے تھے۔

"تَو بھی سرداروں میں سے بھی بُہتیرے اُس پر اِیمان لائے مگر فرِیسیوں کے سبب سے اِقرار نہ کرتے تھے تاکہ اَیسا نہ ہو کہ عِبادت خانہ سے خارِج کِئے جائیں۔" (یوحنا ۱۲:۴۲)

سر عام سیدنا یسوع المسیح کا اقرار نہ کرنے والے ایمانداروں میں سے ایک یوسف تھا جو اریتاہ کا امیر آدمی تھا (متی ۲۷:۵۷) اور یہودی صدر عدالت کا ایک ممتاز رکن تھا (مرقس ۱۵:۴۳)۔ مقدس یوحنا رسول اسے یسوع کا شاگرد لکھتے ہیں لیکن وہ ان شاگردوں میں سے تھا جو یہودیوں کے ڈر سے سر عام سیدنا مسیح کا اقرار نہیں کرتے تھے۔ (یوحنا ۱۹:۳۸)

یہاں "خفیہ شاگرد" بننے کی کوشش میں مسئلہ تو ہے یا تو خفیہ پن شاگرد کو مروا دیتا ہے یا پھر شاگردی خفیہ پن کو مخفی نہیں رہنے دیتی۔

سچا ایمان چاہے رائی کے دانے کے برابر ہی کیوں نہ ہو ضرور اگے گا۔ وہ پھلے پھولے گا، شاخیں نکالے گا اور پھر پھل لائے گا۔ یہ زیادہ دیر تک چھپا نہیں رہ سکتا۔

جب خدا تعالیٰ کی روح آپ میں داخل ہوتی ہے تو اُس کا مقصد آپ کو تبدیل کرنا ہوتا ہے۔ رب العزت تو نہایت بے نیاز ہے اور جب وہ آپ کی زندگی میں کام کرتا ہے تو آپ بڑی بڑی آبشاروں جیسا کہ نیاگرا فال کو بھی بند کر سکتے ہیں۔

یہ واضح نہیں ہے کہ کب یوسف رامتی سیدنا یسوع المسیح پر ایمان لایا۔ لیکن یہ سوچنا تکلیف دہ ہے کہ وہ کتنی بار صدر عدالت کے اجلاس میں خاموش بیٹھا ہو گا اس کا دل دھڑک رہا ہو گا اس کا دماغ تذبذب کا شکار ہو گا کہ مجھے بات کرنی ہے! مجھے سیدنا مسیح کی مدد کرنی ہے! میں اپنے نجات دہندہ کے ساتھ ایسا سلوک کرنے نہیں دے سکتا!

طویل عرصے تک یوسف نے ہمت نہیں باندھی ہو گی۔ بہت کچھ داؤ پر لگا ہوا تھا۔ سیدنا یسوع کے ساتھ عوامی شناخت ظاہر کرنے کے لئے اسے اپنی مذہبی حیثیت کی قیمت چکانا پڑی ہو گی۔ اُسے سماج سے بے دخل کر دیا جائے گا۔ اسے مالی طور پر بہت بڑا نقصان پہنچے گا۔ جب صدر عدالت نے پیلاطس پر سیدنا یسوع کی مذمت کرنے کے لیے دباؤ ڈالا ہو گا تو یوسف گھر گیا ہو گا اور بچے کی طرح رویا ہو گا۔ لیکن اس مخلصانہ دکھ نے کسی نہ کسی طرح صفائی کا اثر کیا۔ جب سب کچھ آنسوؤں میں بہہ گیا تو اسے اپنی روح میں ایک نیا عزم ابھرتا ہوا محسوس ہوا ہو گا۔

یوسف نے "پیلاطس کے پاس جا کر یسوع کی لاش مانگی۔" (متی ۲۷:۵۸) اس کے بعد نیکودیمس ایک

اور ڈرپوک رہنما بھی یوسف کے ساتھ مل گیا (دیکھئے یوحنا ۳۹:۱۹)۔ دونوں نے ایک ساتھ، بڑی دلیری اور محبت کے ساتھ سیدنا مسیح کو خُدا اور سب کے سامنے دفن کیا اور ہمیشہ کے لیے خفیہ شاگردوں کے طور پر اپنی حیثیت کو دفن کر دیا۔

بَھونچال آیا کیونکہ خُداوند کا فرِشتہ آسمان سے اُترا اور پاس آکر پتّھر
کو لُڑھکا دِیا اور اُس پر بیٹھ گیا۔
(3) اُس کی صُورت بِجلی کی مانِند تھی اور اُس کی پوشاک برف
کی مانِند سفید تھی۔ (4) اور اُس کے ڈر سے نِگہبان کانپ اُٹھے اور
مُردہ سے ہو گئے۔ (5) فرِشتے نے عَورتوں سے کہا
”تُم نہ ڈرو کیونکہ مَیں جانتا ہُوں کہ تُم یِسُوع کو
ڈھُونڈتی ہو جو مصلُوب ہُوا تھا۔
(6) وہ یہاں نہیں ہے کیونکہ اپنے کہنے کے مُطابِق جی اُٹھا
ہے۔ آؤ یہ جگہ دیکھو جہاں خُداوند پڑا تھا۔ (7) اور جلد جا کر اُس کے
شاگِردوں سے کہو کہ وہ مُردوں میں سے جی اُٹھا ہے اور دیکھو وہ تُم
سے پہلے گلِیل کو جاتا ہے۔ وہاں تُم اُسے دیکھو گے۔ دیکھو مَیں نے
تُم سے کہہ دِیا ہے۔“
(8) اور وہ خَوف اور بڑی خُوشی کے ساتھ قبر سے جلد روانہ ہو
کر اُس کے شاگِردوں کو خبر دینے دوڑِیں۔
(9) اور دیکھو یِسُوع اُن سے مِلا اور اُس نے کہا سلام! اُنہوں
نے پاس آکر اُس کے قدم پکڑے اور اُسے سِجدہ کِیا۔ (10) اِس پر

شاگرد اتنی دور سے مجھے ملنے آئے ہیں، میں فوراً ہی ان پر ظاہر ہوں گا اور انہیں ملوں گا۔

خدا تعالیٰ اپنے وفاداروں کے لیے ایسا ہی کرتا ہے۔ جب سارہ حمل ٹھہرنے کی عمر سے گزر گئی تو وہ حاملہ ہو جاتی ہے۔ اور جب ناکامی اور پاپ اتنے بڑھ جائیں کہ لگے فضل نہیں ہو گا تو حضرت داؤد کو معاف کر دیا جاتا ہے۔ اور جب مریم مگدلینی اور دوسری مریم کے لیے سڑک بہت تاریک ہوتی ہے تو فرشتہ روشنی بنتا اور نجات دہندہ دکھاتا ہے اور اب دونوں عورتیں کبھی بھی پہلے جیسی نہیں رہیں۔

سبق؟ صرف تین الفاظ۔ ہمت نہ ہاریں۔

کیا پگڈنڈی تاریک ہے؟ چلتے رہو

کیا راستہ لمبا ہے؟ چلتے رہو

کیا رات تاریک ہے؟ چلتے رہو

رب العزت دیکھ رہا ہے۔ ہو سکتا ہے اُسی وقت وہ فرشتے سے پتھر ہٹانے کو کہہ رہا ہو۔

ہو سکتا ہے آپ کا چیک ڈاک میں ہو۔

ہو سکتا ہے معافی کی تیاری ہو رہی ہو۔

ہو سکتا ہے نوکری کا معاہدہ میز پر ہو۔

یِسُوع نے اُن سے کہا ڈرو نہیں۔ جاؤ میرے بھائیوں سے کہو کہ گلیل کو چلے جائیں۔ وہاں مُجھے دیکھیں گے۔

پہریداروں کا بیان

(11) جب وہ جا رہی تِھیں تو دیکھو پہرے والوں میں سے بعض نے شہر میں آ کر تمام ماجرا سردار کاہِنوں سے بیان کِیا۔ (12) اور اُنہوں نے بُزرگوں کے ساتھ جمع ہو کر مشورہ کِیا اور سپاہیوں کو بُہت سا رُوپیہ دے کر کہا۔ (13) یہ کہہ دینا کہ رات کو جب ہم سو رہے تھے اُس کے شاگِرد آ کر اُسے چُرا لے گئے۔ (14) اور اگر یہ بات حاکِم کے کان تک پُہنچی تو ہم اُسے سمجھا کر تُم کو خطرے سے بچا لیں گے۔ (15) پس اُنہوں نے رُوپیہ لے کر جَیسا سِکھایا گیا تھا وَیسا ہی کِیا اور یہ بات آج تک یہُودِیوں میں مشہور ہے۔

یِسُوع اپنے شاگِردوں پر ظاہر ہوتا ہے

(16) اور گیارہ شاگِرد گلیل کے اُس پہاڑ پر گئے جو یِسُوع نے اُن کے لِئے مُقرّر کِیا تھا۔ (17) اور اُنہوں نے اُسے دیکھ کر سِجدہ کِیا مگر بعض نے شک کِیا۔

(18) یِسُوع نے پاس آ کر اُن سے باتیں کِیں اور کہا کہ آسمان اور زمِین کا کُل اِختیار مُجھے دِیا گیا ہے۔ (19) پس تُم جا کر سب قَوموں کو شاگِرد بناؤ اور اُن کو باپ اور بیٹے اور رُوحُ القُدس کے نام سے بپتِسمہ دو۔ (20) اور اُن کو یہ تعلِیم دو کہ اُن سب باتوں پر عمل کریں جِن کا مَیں نے تُم کو حکم دِیا اور دیکھو مَیں دُنیا کے آخِر تک ہمیشہ تُمہارے ساتھ ہُوں۔ آمین

ترک مت کریں، ہمت مت ہاریں، اگر ہمت ہارتے اور ترک کرتے ہیں تو ہو سکتا ہے آپ اپنی دعاؤں کا جواب کھو دیں۔

رب العزت اب بھی فرشتے بھیجتا ہے اور پتھروں کو لڑھکا دیتا ہے

اطلاق

کیا متی ۲۸ باب ۱۸ سے ۲۰ آیت میں بیان "ارشاد اعظم "آپ کی زندگی میں کوئی عملی تبدیلی لایا ہے؟ ہو سکتا ہے آپ کے چرچ کے آؤٹ ریچ پروگرام میں آپ کی مدد درکار ہو۔ جب آپ کو رضاکارانہ طور پر بلایا جاتا ہے تو خدا سے حکمت طلب کریں۔

حرفِ آخر

کیا آپ ایمان لاتے ہیں؟

اگر آپ متی کی معرفت لکھی گئی انجیل کا بغور مطالعہ کرتے ہیں تو آپ جان پاتے ہیں کہ یہ انجیل خاص طور پر یہودیوں کے لئے تحریر کی گئی جس میں خداوند یسوع المسیح کا نسب نامہ بڑی ترتیب سے پیش کیا گیا تا کہ یہودی جانیں کہ نجات کی روشنی نبیوں کی پیشن گوئیوں کے مطابق ان کی ہی نسل یعنی حضرت داؤد کی نسل سے آئی اور پوری کائنات کو نور و نجات سے منور کر گئی۔ جناب متی رسول جو کہ ایک ٹیکس جمع کرنے والے بدنام پیشے سے وابستہ تھے کیسے ایمان کی روح سے بہرور ہوئے اور پھر بعد میں کیسے سیدنا یسوع المسیح کی گواہی ان مذہبی شدت پسندوں کے درمیان دلیری اور بے خوفی سے دیتے رہے۔ وہ بڑی تفصیل سے خدا تعالیٰ کی نجات کے وعدے کو پورا کرنے کو بیان کرتے ہیں اور بڑی دلیری سے یسوع المسیح کے کامل انسان اور کامل خدا ہونے کی حقیقت کو بیان کرتے ہیں۔

وہ فرماتے ہیں کہ سیدنا یسوع نے انہیں بلاہٹ دی اور وہ اُس سے کبھی نہیں پھرے اور انہوں نے اپنی جان میرے جیسے (حضرت متی) لوگوں کے لئے قربان کر دی۔ تو وہ ہمیں بھی قائل کرتے ہیں کہ جیسے میرے کے لئے جگہ ہے ویسے ہی آپ سب کے لئے بھی ہے۔

گناہ جس نے انسان کو خدا سے جدا کیا وہ گناہ "بے اعتقادی" تھا۔ جب کہ انسان نے جو گناہ کئے ہیں اس کی فہرست تو بہت لمبی ہے لیکن جس گناہ نے انسان کو خدا سے جدا کیا وہ گناہ خداوند یسوع المسیح اُسکے بیٹے سے "بے اعتقادی اور بے یقینی کا گناہ" ہے۔

اس انجیل میں جناب متی رسول، زندگی کے لئے صرف یسوع کو ہی تکنے اور اُس پر ہی بھروسہ کرنے کو کہتے ہیں۔ خدا نے اپنے بیٹے سیدنا یسوع المسیح کو ہمارے گناہوں کی خاطر صلیب پر قربان کر دیا۔ جب آپ اُس پر ایمان لاتے ہیں، تو آپ اُسے پہچان پاتے ہیں اور ابدی زندگی کے وارث بن جاتے ہیں اور پھر خدا آپ کو ہمیشہ کے لئے اس کے ساتھ جینے کے لئے زندہ کرے گا۔ "کیوں کہ خدا نے دنیا سے ایسی محبت رکھی کہ اُس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخش دیا، تا کہ جو کوئی اُس پر ایمان لائے، ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے۔" یوحنا ۱۶:۳

اور اب؟ سیدنا یسوع المسیح کا یہ دعوی واضح طور پر آپ کے سامنے ہے۔ آپ کے سامنے اب دو انتخاب

ہیں۔۔۔اُسے قبول کرنا یا پھر نہ قبول کرنا۔اُسے آپ کی صلاحیتوں یا پھر روپے پیسے کی ضرورت نہیں۔سیدنا مسیح کے سامنے آنے سے پہلے، آپ کو اچھا بننے کی بھی ضرورت نہیں ہے۔اُسے آپ کے مذہبی عقائد یا کسی چرچ سے تعلق، کسی عبادت خانے سے، کسی میٹنگز سے، یا سیاسی عقائد سے تعلق، یا پھر کسی طرح کی پرستش کرنے کی بھی ضرورت نہیں۔۔سیدنا مسیح تو اس کی بھی پروا نہیں کرتے؟ کہ آپ کے ماضی کے گناہ یا موجودہ گناہ یا پھر آپ کی بری عادات کیا ہیں۔آپ جیسے بھی ہیں وہ آپ سے پیار کرتے ہیں۔

اعلان یسوع

سیدنا یسوع المسیح آپ سے کہہ رہے ہیں کہ میں آپ سے بہت پیار کرتا ہوں، اور میں اپنی جان آپ کے گناہوں کی خاطر دیتا ہوں۔میں چاہتا ہوں کہ آپ میرے ساتھ ہوں۔میں وعدہ کرتا ہوں کہ کبھی آپ کو نہ چھوڑوں گا۔میرے باپ کے گھر میں بہت سے مکان ہیں۔میں نے آپ کے لئے بھی تیار کئے ہیں۔

آؤ!میرے بن جاؤ

اب کیا؟

کیا آپ نے اپنا انتخاب کر لیا ہے؟ اگر آپ نے درست انتخاب کیا ہے تو پھر آپ یہ شاندار کام کریں جو آج سے ہی آپ کی مدد کریں گے۔

۱۔ خدا تعالیٰ سے بات کریں (دعا کریں)۔آپ اُسے باپ کہہ سکتے ہیں۔وہ آپ سے پیار کرتا ہے اور آپ کی سنتا ہے۔

۲۔ متی کی معرفت انجیل کا پھر سے مطالعہ کریں۔اور اس مرتبہ آہستگی (کم رفتار) سے پڑھیں۔

۳۔ کچھ حصے بلند آواز میں پڑھیں، خاص طور پر سیدنا یسوع المسیح کے الفاظ بلند آواز سے پڑھیں۔

۴۔ نئے عہد نامے کی کاپی لیں۔متی کی انجیل سے شروع کریں اور مکاشفہ کی کتاب تک اس کا بغور مطالعہ کریں۔

۵۔ کچھ مسیحی دوستوں کو اپنے حیران کن فیصلے سے آگاہ کریں۔

نمبر شمار	عنوان	آیات	صفحہ نمبر
1.	تعارف ۔ کتاب کے بارے میں		3
2.	تعارف	1:1-3	5
3.	یِسُوع مسیح کا نسب نامہ	1:1-17	7
4.	یِسُوع مسیح کی پَیدائش	1:18-25	8
5.	مشرق سے آنے والے مجوسی	2:1-12	10
6.	مِصر کو ہجرت	2:13-15	14
7.	بچّوں کا قتلِ عام	2:16-18	15
8.	مِصر سے ناصرت میں واپسی	2:19-23	15
9.	یُوحنّا بپتِسمہ دینے والے کی مُنادی	3:1-12	16
10.	خداوند یِسُوع مسیح کا بپتِسمہ	3:13-17	17
11.	یِسُوع مسیح کی آزمائش	4:1-11	18
12.	یِسُوع گلیل میں خِدمت شرُوع کرتا ہے	4:12-17	19
13.	چار شاگردوں کا چناؤ	4:18-22	19
14.	شفا کے بارے میں خداوند یِسُوع کی تعلِیم	4:23-25	20
15.	پہاڑی وعظ	5:1-2	21
16.	مبارک بادیاں	5:3-12	21
17.	نمک اور نُور	5:13-16	22
18.	توریت کے بارے میں تعلیم	5:17-20	22
19.	غُصے کے بارے میں تعلِیم	5:21-26	24
20.	زِنا کے بارے میں تعلِیم	5:27-30	25

.21	طلاق کے بارے میں تعلیم	5:31-32	25
.22	قَسموں کے بارے میں تعلیم	5:33-37	25
.23	اِنتقام کے بارے میں تعلیم	5:38-42	26
.24	دُشمنوں سے مُحبّت	5:43-48	26
.25	خَیرات کے بارے میں تعلیم	6:1-4	27
.26	دُعا کے بارے میں تعلیم	6:5-15	27
.27	روزے کے بارے میں تعلیم	6:16-18	28
.28	آسمان پر خزانہ جمع کرنا	6:19-21	29
.29	بدن کا چراغ	6:22-23	29
.30	خُدا اور دولت	6:24	29
.31	فکر اور پریشانی	6:25-34	31
.32	دُوسروں کی عیب جوئی	7:1-6	32
.33	مانگنا، ڈھونڈنا اور کھٹکھٹانا	7:7-12	33
.34	تنگ دروازہ	7:13-14	33
.35	دَرخت اور اُس کا پھل	7:15-20	35
.36	یسوع سے واقفیت	7:21-23	35
.37	چٹان پر گھر	7:24-27	35
.38	یِسُوع کا اِختیار	7:28-29	36
.39	یِسُوع ایک کوڑھی کو شِفا دیتا ہے	8:1-4	36
.40	یِسُوع ایک رُومی صُوبے دار کے نَوکر کو شِفا دیتا ہے	8:5-13	37
.41	یِسُوع پطرس کی ساس کو شفا دیتا ہے	8:14-15	38
.42	یِسُوع بُہت لوگوں کو شِفا دیتا ہے	8:16-17	38

.43	یِسُوع کی شاگردی	8:18-22	38
.44	یِسُوع طوفان کو تھما دیتا ہے	8:23-27	39
.45	یِسُوع دو بدرُوح گرفتہ آدمیوں کو شِفا دیتا ہے	8:28-34	39
.46	یِسُوع ایک مفلُوج کو شِفا دیتا ہے	9:1-8	40
.47	متّی کو دعوت رسالت	9:9-13	41
.48	روزے کے بارے میں سوال	9:14-17	41
.49	ایک سردار کی بیٹی اور وہ عورت جس نے یسوع کی پوشاک چھُوئی	9:18-26	42
.50	یِسُوع دو اندھوں کو شِفا دیتا ہے	9:27-31	43
.51	یِسُوع ایک گُونگے کو شِفا دیتا ہے	9:32-34	43
.52	یِسُوع کو لوگوں پر ترس آتا ہے	9:35-38	44
.53	بارہ رسُول	10:1-4	44
.54	بارہ رسُولوں کا مشن	10:5-15	44
.55	آنے والی ایذائیں	10:16-25	45
.56	یسوع خدا کا خوف سکھاتے ہیں	10:26-31	46
.57	دوسروں کے سامنے مسیح کا اقرار کرنا	10:32-33	48
.58	مسیح بٹوارہ کرتے ہیں	10:34-39	48
.59	اَجر	10:40-42	49
.60	یُوحنّا بپتِسمہ دینے والے کے قاصد	11:1-19	49
.61	اِیمان نہ لانے والے شہر	11:20-24	51
.62	سکون اور اطمینان	11:25-30	51
.63	یسوع سبت کا بھی مالک ہے	12:1-8	52

.64	سبت کے دن شفا	12:9-14	53
.65	خُدا کا چُنا ہوا خادم	12:15-21	53
.66	یِسُوع اور بَعَل زبُول	12:22-30	54
.67	ناقابل معافی گناہ	12:31-32	55
.68	دَرخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے	12:33-37	55
.69	نِشان (معجزہ) کا مطالبہ	12:38-42	56
.70	بدرُوح کی واپسی	12:43-45	56
.71	یِسُوع کے رشتہ دار	12:46-50	57
.72	بیج بونے والے کی تمثِیل	13:1-9	57
.73	تمثیلوں کا مقصد	13:10-17	58
.74	یِسُوع بیج بونے والے کی تمثِیل سمجھاتا ہے	13:18-23	59
.75	کڑوے دانوں کی تمثِیل	13:24-30	59
.76	رائی کے دانے کی تمثِیل	13:31-32	61
.77	خمیر کی تمثِیل	13:33	61
.78	یِسُوع تمثیلوں میں کلام کرتا ہے	13:34-35	62
.79	یِسُوع کڑوے دانوں کی تمثِیل سمجھاتا ہے	13:36-43	62
.80	پوشیدہ خزانے کی تمثِیل	13:44	63
.81	موتی کی تمثِیل	13:45-46	63
.82	جال کی تمثِیل	13:47-50	63
.83	نئی اور پُرانی سچائیاں	13:51-52	63
.84	یسوع کا ناصرت میں رد کیے جانا	13:53-58	64
.85	یُوحنّا بپتسمہ دینے والے کی شہادت	14:1-12	64

.86	یِسُوع پانچ ہزار کو کھلاتا ہے	14:13-21	65
.87	یِسُوع کا جھیل (پانی) پر چلنا	14:22-33	67
.88	یِسُوع گنیسّرت میں ایک آدمی کو شِفا دیتا ہے	14:34-36	68
.89	بزُرگوں کی روایت	15:1-9	69
.90	وہ باتیں جو آدمی کو ناپاک کرتی ہیں	15:10-20	70
.91	ایک عَورت کا اِیمان	15:21-28	71
.92	یِسُوع بُہت لوگوں کو شِفا دیتا ہے	15:29-31	71
.93	یِسُوع چار ہزار کو کھلاتا ہے	15:32-39	72
.94	آسمانی نِشان کا مطالبہ	16:1-4	73
.95	فرِیسیوں اور صدُوقیوں کا خمِیر	16:5-12	73
.96	یِسُوع کے بارے میں پطرس کا اِقرار	16:13-20	75
.97	یِسُوع اپنے دُکھ اُٹھانے اور مَوت کا ذکر کرتا ہے	16:21-28	76
.98	یِسُوع کی صُورت کا بدل جانا	17:1-13	77
.99	یِسُوع ایک بدرُوح گرفتہ لڑکے کو شِفا دیتا ہے	17:14-21	78
.100	یِسُوع دوبارہ اپنی مَوت کی بات کرتا ہے	17:22-23	79
.101	ہَیکل کے ٹیکس کی ادائیگی	17:24-27	79
.102	سب سے بڑا کَون ہے؟	18:1-5	80
.103	یسوع جرائم سے خبردار کرتے ہیں	18:6-9	80
.104	کھوئی ہُوئی بھیڑ کی تمثِیل	18:10-14	81
.105	گناہگار بھائی سے معاملہ طے کرنا	18:15-17	81
.106	یسوع کا وعدہ	18:18-20	82
.107	مُعاف نہ کرنے والے نَوکر کی تمثِیل	18:21-34	82

.108	طلاق کے بارے میں یِسُوع کی تعلِیم	19:1-12	84
.109	یِسُوع چھوٹے بچّوں کو برکت دیتا ہے	19:13-15	85
.110	دولتمند نوجوان	19:16-30	85
.111	تاکِستان اور مزدُور	20:1-16	89
.112	یِسُوع تیسری بار اپنی مَوت کی بات کرتا ہے	20:17-19	90
.113	ایک ماں کی اِلتجا	20:20-28	90
.114	یِسُوع دو اندھوں کو شِفا دیتا ہے	20:29-34	91
.115	یروشلیِم میں شاہانہ / فاتحانہ داخلہ	21:1-11	92
.116	تاجروں کا ہیکل سے نکالا جانا	21:12-17	93
.117	یِسُوع شجرِ انجیر پر لَعنت کرتا ہے	21:18-22	94
.118	یِسُوع کے اِختیار پر اعتراض	21:23-27	94
.119	دو بیٹوں کی تمثِیل	21:28-32	95
.120	بے ایمان ٹھیکیداروں کی تمثِیل	21:33-46	96
.121	شادی کی ضِیافت کی تمثِیل	22:1-14	97
.122	جِزیہ دینے کے بارے میں سوال	22:15-22	98
.123	مُردوں کی قِیامت کے بارے میں سوال	22:23-33	100
.124	سب سے بڑا حکم	22:34-40	101
.125	مسیح مَوعُود کے بارے میں سوال	22:41-46	101
.126	یِسُوع شرع کے عالموں اور فرِیسیوں کے خِلاف خبردار کرتا ہے	23:1-12	102
.127	یِسُوع اُن کی ریاکاری کی مذمّت کرتا ہے	23:13-28	103
.128	یِسُوع اُن کی سزا کی پیشینگوئی کرتا ہے	23:29-36	104

.129	یروشلیم کے لئے یِسُوع کی مُحبّت	23:37-39	105
.130	یِسُوع یروشلیم کی تباہی کی پیش گوئی کرتا ہے	24:1-2	106
.131	مُصِیبتیں اور ایذائیں	24:3-14	106
.132	اُجاڑنے والی مکرُوہ چِیز	24:15-28	107
.133	اِبنِ آدم کی آمد	24:29-31	108
.134	انجیر کے درخت سے سبق	24:32-35	108
.135	اُس دِن اور گھڑی کو کوئی نہیں جانتا	24:36-44	109
.136	دِیانتدار یا بددیانت نَوکر	24:45-51	109
.137	دَس کُنواریوں کی تمثِیل	25:1-13	110
.138	تِین نَوکروں یا توڑوں کی تمثِیل	25:14-30	111
.139	آخری عدالت	25:31-46	114
.140	یِسُوع کے خِلاف سازباز	26:1-5	116
.141	بَیت عَنیاہ میں یِسُوع پر عطر ڈالا جاتا ہے	26:6-13	116
.142	یہُوداہ یِسُوع کو دھوکے سے پکڑوانے پر اِتفاق کرتا ہے	26:14-16	117
.143	یِسُوع اپنے شاگردوں کے ساتھ فسح کا کھانا کھاتا ہے	26:17-25	117
.144	عشائےِ ربّانی	26:26-30	118
.145	پطرس کے انکار کی نبوت	26:31-35	119
.146	یِسُوع گتسِمنی باغ میں دُعا مانگتا ہے	26:36-46	119
.147	یِسُوع کی گرفتاری	26:47-56	120
.148	صدر عدالت کے سامنے یِسُوع کی پیشی	26:57-68	122
.149	پطرس یِسُوع کا اِنکار کرتا ہے	26:69-75	123

.150	یِسُوع کی پیلاطُس کے سامنے پیشی	27:1-2	124
.151	یہُوداہ کی مَوت	27:3-10	124
.152	پیلاطُس یِسُوع سے تفتیش کرتا ہے	27:11-14	125
.153	یِسُوع کو سزائے مَوت سُنائی جاتی ہے	27:15-26	126
.154	سپاہی یِسُوع کو ٹھٹّھوں میں اُڑاتے ہیں	27:27-31	128
.155	یِسُوع کو مصلُوب کِیا جاتا ہے	27:32-44	128
.156	یِسُوع کی مَوت	27:45-56	129
.157	یِسُوع کی تَدفِین	27:57-61	130
.158	قبر پر پہرہ	27:62-66	131
.159	یِسُوع کا جی اُٹھنا	28:1-10	131
.160	پہریداروں کا بیان	28:11-15	134
.161	یِسُوع اپنے شاگردوں پر ظاہر ہوتا ہے	28:16-20	134
.162	حرفِ آخر	—	135